

شکریہ

قیمت { فی پرچہ ۵ روپے
سالانہ دس روپے }
نئے پیسے

مادرِ وطن کی فلاح و بہبود کے لیے
ہمارے اقدامات

نہایت نفیس اور پائدار و ہموار

اونی ویونگ یارن

جدید ترین طریقے سے تیار کیے جاتے ہیں
گر نیڈا سے کم کوئی اون قبول نہ کیجیے

ہینڈ ٹنگ وول

پانچ دلکش رنگوں میں دستیاب : میرا پارک اور سا دھنا کلاکار اور ٹونگ
اپنی پسند کے مطابق سیٹ طلب کیجیے



گوکل چند رتن چند وولن ملز پرائیویٹ لمیٹڈ بمبئی • دہلی • امرتسر

نگار

ایڈیٹر: اکبر علی خاں

ضروری اعلان
پاکستانی خریدار نگار کا سالانہ چندہ
اس پتہ پر بھیجیں۔ رسالہ جاری کرنا جائیگا
نمائندہ نگار ۹۱۷ سمن آباد۔ لاہور

جلد ۴۲	فہرست مضامین تاریخ نمبر جولائی ۱۹۶۳ء	شمارہ ۷
--------	--------------------------------------	---------

۲۰	ملاحظات
۳	افادہ تاریخ
۱۷	تاریخ لطیف (تعارف)
۲۳	تاریخ لطیف

ملاحظات

موجودہ شمارے کے ساتھ نگار اپنی نئی زندگی کی دوسری ششماہی میں قدم رکھ رہا ہے اس لیے ہم نے یہ طے کیا ہے کہ عام شمارے کے صفحات کے بعد رہی سہی مگر کسی ایک ہی موضوع پر مفید مواد پیش کیا جائے۔ چنانچہ دو کتابیں ایک تمام و کمال اور دوسری بصورت تلخیص حاضر ہیں۔ ان میں سے پہلی کتاب افادہ تاریخ از جلال کو دوسری کتاب کے مقدمے کے طے پر پڑھنا چاہیے۔ جلال کا مرتبہ لکھنؤ اسکول کے نمائندہ اکابر میں ہوتا ہے۔ اس معتبر استاد کی کتاب شایع کرتے ہوئے یہ خیال ہے کہ کوئی سند مانگ بیٹھے گا۔ تاریخ نامے وفات سے شایع جس بیش قیمت کتاب تاریخ لطیف کا خلاصہ شایع کیا جا رہا ہے۔ اس کی طوالت اگر مانع نہ آتی رہی ہوتی تو جیسا کہ ارادہ تھا ضروری کے غالب سے متعلق شمارے کے بعد شایع کر دی جاتی۔ جنوری سے اب تک رکھی ہوئی اس کی کتابت شدہ کاپیوں کے بگڑ جانے کا اندیشہ نہ درمیش ہوتا تو ابھی اشاعت میں کچھ اور تاخیر کا امکان تھا۔ اب کبھی حرب منشا چھپائی ہو جائے یہ احتمال کم ہے۔ بہر حال سالانہ ہذا کے سالوں میں شمارے تک تقویت سے ایک یہ پہلو ضرور نکل آیا کہ نئی ششماہی کے آغاز پر قارئین نگار کو عام تعداد صفحات میں ایک خصوصی شمارہ پہنچ رہا ہے۔

کوشش تو یہ کی گئی ہے کہ تاریخوں کو پوری صحت کے ساتھ درج کیا جائے مگر اتنی بڑی تعداد میں غلطی کا امکان ہے۔ امید ہے کہ قارئین اس بے چارگی کو پیش نظر رکھیں گے۔

اقادہ تاریخ

ضامن علی جلال

مردوق:

الحمد لله والمنتهى الى نسخة نایاب ورسالة افادت انتساب یعنی

رسالہ قواعد تاریخ گوئی

موسوم باسم تاریخی
اقادہ تاریخ

۱۳۰۲ھ

از تصنیفات جناب محقق دوراں علامہ زماں سرآمد شاعر اہل کمال حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنؤ
در مطبع جعفری واقع لکھنؤ باہتمام مولوی مرزا محمد علی صاحب طبع شد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہٖ الطیبین الطاهرین بعد اس کے عرض کرتا ہوں کہ یہ سچا ہے کہ تاریخ
بیان خوشہ چین نہیں اہل سخن نابلد کوچہ ہر علم و فن کمترین بندگان انیر و متعال تنگ سخنوران مافی و مال بیکر سید ضامن علی جلال لکھنؤی کہ کچھ تک کئی رسالہ قواعد
تاریخ گوئی و شرح اقسام تاریخ میں اس شرح و بسط کے ساتھ کہ کچھ نئی تاریخ گوئی کو قواعد قوانین تاریخ گوئی سے گاہی دینے کے لیے کافی دوائی ہو جاتا نہیں تھا
گیا اور بعضے احباب کو بھی اس امر میں نہایت مہم پڑا یا علی انھیں میں سچا اس کے ایک قدراں کو فرماتے ہیں کہ اس جلالی عبدالقادر شمس القادری المدثر بہ شادہ مرشد علی
صاحب لکھنؤی البغدادی اصلاد المیہ فی فوری مولد اعاصی تخلص نسیم کلکتہ سلمہ رب نے کہ ادعا شاگردی سچا اس بھی فرماتے ہیں کمال اصرار فرمایا پچاس برس قیام میں سچا
کو قواعد کوہ سے آگاہی و اطلاع تھی اور جو کچھ اپنے اساتذہ محقق سے اس باب میں پایہ تحقیق کو پہونچا تھا بقید قلم لایا اور بنا اس رسالہ مختصرہ کی ایک مقدمہ و تین باب اور ایک
خاتمہ پر کہ وہ بھی شکل چند فائدوں پر ہے قائم کی جاتی ہے اور نام تاریخی اس رسالہ کے آغاز تالیف کا مادہ تاریخ اور ختم تالیف کا افادہ تاریخ رکھ جاتا ہے
وہو المتوفی والمستعان -

۱۳۰۲ھ

(۱۲۹۲ھ)

مقدمہ

جانتا چاہیے کہ تاریخ لغت میں کسی چیز کے وقت کے ظاہر کرنے کو کہتے ہیں اور مؤرخین یعنی تاریخ گوئوں کی اصطلاح میں کسی ام غنیم اور دولت و تہذیب
و مشہور مانند کسی بادشاہ کی سلطنت یا کسی فتنہ و فساد و جنگ و کارزار یا شادی و مرگ یا بنائے عمارت و بارغ وغیرہ دیگر سوانح روزگار کی ابتداء کی مدد کے

معیّن کرنے کو کہتے ہیں اور جب تاریخ لغوی اور اصطلاحی دونوں کی تعریف بیان ہو چکی تو اب تاریخ گو کہ لکھا جاتا چاہیے کہ تاریخ کی جو ایک قسم سنوی ہے جس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھ کر ہوگا۔ اس میں بحث اعدا و حروف سے کی جاتی ہے۔

پس آگاہ ہونا چاہیے کہ تاریخ میں حروف مکتبی کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ حروف لفظی معتبر نہیں ہوتے یعنی جو صرف کتابت میں آئے۔ اس کے عدد لیے جاتے ہیں۔ اور جو فقط بولا جائے کتابت میں نہ آئے۔ اس کے عدد نہیں لیے جاتے ہیں۔ بخلاف حروف کے کہ حروفی کے نزدیک تعلق میں حروف لفظی معتبر ہوتے ہیں مکتبی کا اعتبار نہیں کیا جاتا مثلاً کتابت عربی میں جوائف بعد واو جی کے لکھا جاتا ہے جیسے واو آمواد غیرہ کے بعد یا لفظ آنا کے آخر میں بدو ن حالت وقفہ کے آتے ہیں یا الف دسل جائزائے کلمات میں مثل بیکر آجاتا ہے جیسے وائتو ہم میں اور واو کرام عمرو بانق کے آخر میں لکھتے ہیں یہاں یہ سب الفاظ اور حروف تاریخ میں ضرور لیے جائیں گے اور مثلاً فارسی میں بھی الف و صل کا اور واو عطف کا جو دونوں کے درمیان میں لکھا جاتا ہے اور بقیہ انکم اکثر لفظ میں نہیں آتا جیسے سن از تو (بوزن فعلی) اور دل و جاں (بوزن فعلی) میں اس تاریخ میں اس الف اور واو کا بھی محبوب کرنا ضرور چاہیے۔ اور ہے (۱) کہ لفظ کہ دیر کے آخر میں لکھی جاتی ہے اور لفظ میں نہیں آتی اور واو و جلفظ و و د کو جو غیرہ کے آخر میں لکھا جاتا ہے اور لفظ میں نہیں آتا ان حروف کا بھی تاریخ میں محبوب کرنا ضرور چاہیے۔ اور مثلاً کلمات سنہی میں بھی جو ہا و یلے غلو و التلفظ اور واو و لون غلو و التلفظ آتے ہیں جیسے اُجبار، اُجبار، اُجبار اور سیان گیان دھیان اور ادب آل اہمال اور مانگ ساگ وغیرہ میں یہ بھی تاریخ میں محبوب ہوں گے اور مثلاً عربی میں الف اللہ کا بعد لام کے اور سموات کا بعد میم کے اور اسحق کا بعد حا کے اور ہننا کا بعد ہا کے اور واو کہ کا اور می بہ کی جو بعد ہا کے ظاہر ہوتی ہے اور تنوین کا اول (اور حرف مشدّد سے جو دسرا حرف پیدا ہوتا ہے ان میں سے کوئی حرف تاریخ میں نہیں لیا جاتا اس واسطے کہ مکتوب نہیں ہے تو پس تاریخ وفات نواب آصف الدولہ بہادر مرجم میں جو کسی بزرگ نے فرمائی ہے سنہ ۱۲۱۷ھ میں الف ہننا کا جو بعد ہا سے اول کے لفظ میں آتا ہے اس کا بھی ایک عدد لے لیا ہے یہ ہرگز درست نہ ہوگا۔ اور فارسی میں بھی الف عمدہ جیسے لفظ آب قائم میں پایا جاتا ہے اور تشدید رائے لفظ اڑہ و برآن و حرم و خرم وغیرہ سے جو دوسری لے پیدا ہوتی ہے یہ حرف تاریخ میں نہ محبوب ہوں گے اس لیے کہ کتابت میں نہیں آتے اور سنہی میں بھی الف عمدہ جیسے لفظ آپ اور آگ میں آتا ہے تاریخ میں نہ محبوب ہوگا؟

اور جب یہ بھی معلوم ہو چکا کہ تاریخ میں ان حروف کا اعتبار کیا جاتا ہے اور یہ حروف معتبر نہیں ہوتے تو اب طریقہ تدریج کہنے کا بیان کیا جاتا ہے کہ کہنہ یا کلام یا فقر ثریا مصرع نظم یا ایک بیت یا چند ابیات کو مورخ بہ فکر و غور و تامل مادہ تاریخ کا قرار دے مگر شرط یہ ہے کہ ان لفظ یا جن الفاظ کو ان تاریخ کا قرار دے وہ بامعنی ہوں بے معنی و سہل نہ ہوں اور وہ الفاظ کچھ مناسبت بھی ضرور رکھتے ہوں اس واقعہ سے جس کی تاریخ مورخ کو کہنا منظور ہے تاکہ سامع بھی سمجھ جائے کہ یہ تاریخ فلاں امر کی ہے کیونکہ اگر الفاظ مادہ تاریخ کے سہل و بے معنی ہوں گے یا کچھ مناسبت اپنے واقعہ سے نہ رکھتے ہوں گے تو اس پر اطلاق تاریخ کا کسی طرح نہ کیا جائے گا جیسا کہ اکثر اشخاص اہل نظر و بے معنی اور الفاظ غیر مناسب سے کسی واقعہ کی تاریخ پیدا کرتے ہیں پس یہ درست نہیں اور نابالغ معنی ہے کیونکہ سامع کسی طرح مادہ تاریخ سے نہیں سمجھ سکتا کہ یہ فلاں واقعہ کی تاریخ ہے چنانچہ ایک بزرگ نے مولف کے دیوان اول کی طبع کی تاریخ غرق (۱۳۰۰ھ) فرمائی تھی مولف نے بسبب اس کی بھلیت کے اپنے دیوان میں اسے داخل نہ کیا یا کسی بزرگ نے کسی مسجد بکھنوں کی بنا کی تاریخ لفظ تاریخ میں کمالی بھنی اور وہ یہ ہے

شنیدم خالق از غور شید و مرغ - کہ تاریخ بنائے دست تاریخ (۱۲۱۱ھ)

یا کسی نے کسی کی وفات کی تاریخ فی زمانہ لفظ انتقام میں نکالی ہے غ

کہہ دو فقط مشیت خالق کا اقتضا (۱۳۰۲ھ)

پس ملاحظہ ہو کہ کجا بیت دیوان کا سال اور کجا لفظ غرق اور کجا مسجد کی نہائے سینس اور کجا کلمہ تاریخ اور کجاں وقت اور کجاں لفظ اقتضا ہیں ان تینوں تاریخوں کے الفاظ کو کسی طرح کی مناسبت اپنے واقعے سے غور فرمائیے تو ہرگز نہیں ہے اور اس طرح کی تاریخوں کو تاریخ ہرگز مولیٰ ہجرت کی رائے ناقص ہیں کہیں گے ناہم

ہیں اگر مشعر تاریخ محض الفاظ مادہ تاریخ کے ہوں گے اس کو تاریخ صوری کہیں گے کہ گویا نیا ہر اس کا مشعر تاریخ ہے اور اگر اعداد حروف و صورت منظر تاریخ کے ہوں گے جس کے منظر ہوں خواہ سنہ موسوی خواہ سنہ عبیدی خواہ سنہ ہجری خواہ سنہ فسلوی وغیرہ اور ان سب اعداد کو یکجا کرنے سے تاریخ پیدا ہوگی اس تاریخ کو معنوی کہیں گے کہ گویا باطن اس کا منظر تاریخ ہے اور اگر الفاظ اور اعداد حروف و صورت دونوں انظار تاریخ میں شامل ہوں گے اس تاریخ کو ہم صوری و معنوی قرار دیں گے پس بحسب استقرار تمام قین و تین تاریخ مصطلح کی قرار پاتے ہیں ایک صوری دوسری معنوی تیسری صوری و معنوی فقط

یعنی جس میں صرف الفاظ مشعر تاریخ پر ہوتے ہیں یعنی ذکر سال و ماہ و روز و وقت کا

باب پہلا تاریخ صوری کے بیان میں

اس میں ہوتا ہے اور اعداد حروف سے کچھ سرکار نہیں ہوتا مثال اس کی جیسے

درمان مدت کہ مارا وقت خوش بود ز ہجرت شش صد پنجاہ و شش بود

یا جیسے کسی اور نے قدما میں سے یہ تاریخ شاہ تیمور کی ولادت و خروج و وفات کی کہی ہے

دبائی

سلطان تیمور کہ مثل ادشاہ نبود در ہفتاد و یکے کہ خروج

در ہفتاد و یکے کہ خروج در ہفتاد و یکے کہ خروج

(منقول از قلمزم ہفتم کتاب ہفت قلمزم)

یعنی جس میں محض اعداد حروف منظر تاریخ ہوتے ہیں فقط سال و ماہ و روز و وقت کا

باب دوسرا تاریخ معنوی کے بیان میں

اعداد سے پیدا ہوتا ہے اور الفاظ سے کچھ بحث نہیں ہوتی البتہ الفاظ کا با معنی ہونا اور اپنے واقف سے کسی قدر مناسبت رکھنا شرط ہے اور یہ

تین قسم پر ہے سالم الاعداد۔ زمانہ الاعداد۔ ناقص الاعداد۔ سالم الاعداد اس تاریخ کہتے ہیں جس کے اعداد پورے ہوں کم زیادہ

نہ ہوں مثال اس کی جیسے نواب آصف الدولہ بہادر مرحوم کے انتقال کی تاریخ کسی نے غریب (۱۲۱۲ھ) کہی ہے کہ ایک کلمہ میں ہے یا جیسے ناسخ

مرحوم استاذ الاستاذ نے مولف کے اپنے دیوان دم کی ترتیب کی تاریخ کہ پریشانی آمد و رفت آبادی فرمائی ہے۔ دفتر پریشان (۱۲۰۷ھ)

یا کسی کے دو فرزندوں کی وفات کی تاریخ فرمائی ہے داغ جگر (۱۲۲۸ھ) و داغ دگر (۱۲۱۹ھ) کہ ایک نے ایک سال میں وفات کی تھی اور

دوسرے نے دوسرے سال میں یا مولف نے اپنی ولی فہمی نواب محمد سب علی خاں صاحب بہادر خسرو خسرواں دم اقبالہم کے دیوان ہجرت کے طبع کی تاریخ

کہی ہے۔ دفتر ولی (۱۳۰۲ھ) کہ یہ سب تاریخیں دو دو لفظوں میں یعنی کلام میں پائی جاتی ہیں یا جیسے مولف نے ایک شاعر کے مہم دیوان کی تاریخ

کہی ہے آئینہ معشوق سخن (۱۳۰۲ھ) کہ یہ فقرہ شری ہے یا جیسے غنی کشمیری نے ابوطالب کلیم کی وفات کی تاریخ کہی ہے

گفت تاریخ وفات او غنی طور معنی بود در دشن از کلیم (۱۰۶۱ھ)

یا جناب شیخ ناسخ مرحوم نے مرزا غازی الدین حیدر بہادر بادشاہ لکھنؤ کے عبوس فرمانے کی اور نواب معتمد الدولہ بہادر کے ذریعہ ہونے کی تاریخ

فرمائی ہے

شہ اسکندر در زیر اسطخا لاس (۱۲۳۲ھ)

تاریخ سعید کرد ناسخ تحریر

یا استاد اول مولف میر علی اسطخا شک مرحوم نے اپنے استاد جناب شیخ ناسخ مخفون کے انتقال کی تاریخ فرمائی ہے۔

حین گمزدید تہ خاک نہان دادیلا

مقتدا می من و استاد من و قبلہ من

مرقد ناسخ اعجاز نہان دادیلا

رہنک تاریخ پے لوح مرادش گفتم

۱۲۵۶ھ

استاد دوم مولف کے مرزا برقی مغفور کتھانی پسر واجد علی شاہ بہادر اعداد اللہ مکہ و سلطنت کی تاریخ فرماتے ہیں ع

کہ خدا داد سلیمان جہاں را بقیں

یا مولف نے اپنے دلی نغمی خسرو خسرواں اعلیٰ حضرت نواب محمد سلب علی خاں صاحب بہادر دام، اقبالہم کی مسند نشینی اور دیوان دہم کی طبع کی

جلوہ فرمودہ سرسند اقبال دھرم

گو سر ذیب وہ گوش سخن

یا مولف نے نواب ضیا الدین احمد خاں صاحب بہادر ریشی دہلوی نیر غلط کی وفات کی تاریخ کہی ہے ع

دہلی کا بچھا چراغ ہے آہ

کہ یہ سب تاریخیں ایک ایک مصرع نظم میں ہیں اور یہ نظم تاریخ کی اکثر فی زمانہ ایک مصرع میں ہی کہی جاتی ہے اور بیشتر پورے مصرع میں

ہوتی ہے اور ادنیٰ تر یہی ہے کہ پورے مصرع میں ہو اور الفاظ مصرع کے بے تکلف ہوں اور بھرتی کے لفظ کم ہوں بلکہ نہیں تو بہتر ہے اور

یہ نظم یعنی سالم الاعداد اگرچہ اپنی اور دونوں قسموں سے بہتر و خوب تم ہے اور بجائے خود ہی ایک صنعت ہے لیکن اساتذہ نے اس میں چند تکلفات و

منابع دیگر کو بھی دخل دیا ہے چنانچہ ایک ان میں سے صنعت منقوطہ ہے یعنی صنعت معجزہ اور وہ یہ ہے کہ حروف منقوطہ میں تاریخ نکالی جائے

چنانچہ مولف کے ایک شاگرد دانش غلط نے مولف کے رسالہ کارآمد شعرا کی طبع کی تاریخ جو بحث تذکیر و تانیث میں ہے اسی صنعت میں کہی ہے

دانش شدہ این نسخہ موصوف جو مطبوع در معجزہ تاریخ شدہ فیض جلال است

دوسری صنعت غیر منقوطہ ہے یعنی صنعت مہملہ اور وہ یہ ہے کہ حروف غیر منقوطہ میں تاریخ پیدا ہو چنانچہ مولف کے ایک شاگرد رفعت

غلط نے مولف کے دیوان اول کے طبع کی تاریخ اسی صنعت میں کہی ہے

کلام حضرت استاد باکمال چہا

تمام خلق ہو روشن قمر گراس کو کہہ

دماغ جاں ہو معطر وہ ہے گل بوکہ

ہے زیب باغ سخن کا شجر گراس کو کہہ

عجب مہم میں مکملہ سال اے رفعت

سرور ہر دل والا گہر گراس کو کہہ

تیسرہ صنعت بیئات ہے اور وہ یہ ہے کہ بیئات جنسے حروف ملفوظی مراد ہیں یعنی حروف باطنی ہر حرف کے لئے کہ تاریخ پیدا کریں اور زبر

یعنی حروف مکتوبی کو ترک کر دیں چنانچہ باتنا شاخا خارا زاطا ظافا ہا یا میں آ اور جیم میں می آ اور دال ذال میں آ۔ ل اور سین سین میں

سی۔ ن اور ماد حاد میں آ۔ د اور عین عین میں ی۔ ن اور قان کان میں آ۔ ف اور لام میں آ۔ م اور تیم میں می۔ م اور نون میں ن۔ ن اور

واد میں آ۔ و بیئات ہوتے ہیں اور بیئات کو اسم کہتے ہیں اور زبر و یتمین کو اسمی چنانچہ ایک شاعر نے مولف کے دیوان اول کے طبع کی تاریخ اسی

صنعت میں کہی ہے

سال تاریخش محقق زبر و یتمین در بیئات

چوتھی صنعت یہ ہے کہ زبر و بیئات یعنی اسمی اور اسم حروف دونوں کے اعداد لے کر تاریخ نکالتے ہیں جیسے مولف کے ایک شاگرد یاس

غلط نے مولف کے دیوان اول کے ختم کی تاریخ اسی صنعت میں کہی ہے

سائش زبر و بیئات است دیوان جلال باکمال این

مگر اس میں یہ شرط ضرور ہے کہ جس طرح نہ بر تمامہ الفاظ تاریخ میں محسوب ہوتے ہیں اسی طرح بیئات بھی تمامہ بیے جائیں یہ جائز نہیں کہ

بعض بیئات کو لے لیں اور بعض کو ترک کریں جیسا کہ مرزا سلامت علی دبیر مغفور مرثیہ گوئی مشہور نے میر میر علی انیس مرثیہ گوئی مرحوم کی وفات کی

تاریخ زبر و بیئات میں فرمائی ہے اور وہ یہ ہے

طور سینا بے حکیم اللہ منبر ہے انیس

ادریہی کیا ہے کہ بعض بیانات کو اخذ کیا ہے اور بعض بیانات کو ترک کیا ہے یہ مولف ہیچداں کے نزدیک کسی طرح جائز نہیں ہے اساتذہ میں سے ایسا کسی نے نہیں کیا۔ اور ایک صورت بیانات میں تاریخ پیدا کرنے کی یہ بھی ہے کہ کسی لفظ کے زبر کے اعداد سے کسی لفظ کے بیانات کے الفاظ کو برابر کریں جیسے کسی نے شاہ عباس کے اعداد سے کہ حساب زبر ۳۹۴۰ ہوتے ہیں خلد اللہ ملکہ کے بیانات کے مساوی کیا ہے یعنی غا کا لام کی آ م دال کی ال الف کی ل ت لام کی آم کا آ میم کی می لام کے آ م کا ف کی آ ت ہا کا آ ج سے بچے تو ان سب کے اعداد برابر اعداد زبر شاہ عباس کے ہوتے ہیں۔ یا جیسے فیضی نے اعداد زبر سے اکبر بادشاہ کے اعداد بیانات آفتاب کے برابر کیے ہیں۔

دباعتی

نوریکہ زمر عالم آرا پیدا است از جہم شاہنشہ والد پیدا است

اکبر کہ ز آفتاب دارد نسبت این نمکۃ ز بیانات اسما پیدا است

یعنی اعداد اکبر کے کہ ہ حساب زبر ۲۲۳ ہوتے تھے پس جس وقت آفتاب سے دونوں لفظ لکھے لیے گئے اور دونوں الف مساے ترک کر دیے گئے دولف باقی رہے پس دولف کے اعداد دوسو میں ہوئے بعد اس کے بیانات قادیان کے کہ تین ہوتے ہیں ان کے تین عدد یہ ہیں مجموع اعداد بیانات آفتاب کے ۲۲۳ ہوئے اور وہ برابر اعداد زبر اکبر کے ہو گئے فافہم۔

پانچویں صورت بہ تکلف تاریخ لکھنے کی تعداد حرفت ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی لفظ مناسب واقفہ کے پس اور اس لفظ کے حرف کے اعداد ترتیب درجات اعداد لکھیں یعنی حرف اول کے عدد مرتبہ آحاد میں اور حرف دوم کے عدد مرتبہ عشرات میں اور حرف سوم کے عدد مرتبہ اآت میں اور حرف چہارم کے عدد مرتبہ اوفت میں لکھیں جیسے کسی نے لفظ طوبا کے حرفت کے عدد بترتیب درجات لکھ کر کسی کے بارغ کی تاریخ نکالی ہے کہ بارہ سناختہ ۱۲۶۹ھ ہوتے ہیں در نہ حرف طوبا کے عدد اگر بترتیب درجات اعداد لکھے جائیں تو حرف اشعارہ عدد ہوں گے اسی طرح اگر کسی نے لفظ طوبا کے حرفت کے عدد بترتیب درجات اعداد لکھ کر کسی کے غرق ہو جانے کی تاریخ نکالی ہے کہ بارہ سو چونتہ ۱۲۶۳ھ ہوتے ہیں چھٹی صورت تاریخ کی بہ تکلف ایجاد کرنے کی یہ ہے کہ کسی لفظ مناسب واقفہ سے کوئی حرف لے پس اور اس حرف کے عدد در عدد لے کر اسی طرح بہ ترتیب درجات اعداد لکھ کر تاریخ پیدا کریں جیسے شیخ ناسخ مفور کی یہ تاریخ مشہور ہے

افتاد حکیم از مراتب تاریخ بطرز نورقم کن

زحاک حکیم ہشت برگیر سر مرتبہ لفظ لفظ کم کن

یعنی فقط حکیم کی ح لے لیجئے تو اس سے آٹھ عدد حاصل ہوں گے اور ان کو مرتبہ آحاد میں لکھ دیجئے پھر لفظ ان میں سے کم کر دیجئے تو چارہ جائیں گے ان کو مرتبہ عشرات میں لکھ دیجئے پھر ان چار کی تصنیف کیجئے تو در در جائیں گے ان کو مرتبہ مات میں ثبت کیجئے پھر ان دو کو لفظ کیجئے ایک رہ جائے گا اس کو مرتبہ اوفت میں لکھیجئے اس طور پر تو بارہ سواٹھ ۱۲۳۸ھ ہوتے ہیں ادریہی سال ہے اس واقعہ کا جس کی تاریخ شیخ ناسخ مرحوم نے نکالی ہے اور یہ ممکن عمدہ تکلفات تاریخ سے ہے اور شیخ عبد الجلیل بلگرامی مرحوم نے بھی فتح ستارہ گڑھ کی تاریخ جو سنہ یکہزار یکھدو یازدہ ہجری میں واقع ہوئی تھی کہی ہے فقط تاریخ

جو شاد ابہام زہر خضر آدرہ بود اسم اعظم در شمارہ

زانگشتان مشہر مد ابہام برابر چار الف کا دم نظارہ

مولف کی ناقص رائے میں یہ صورت بھی صورت مذکور القدر میں داخل ہے کہ یہاں بھی وہی صورت رقی اعداد بترتیب درجات معتبر ہے یعنی ان کے انگلیوں سے استغلوہ چار الف کا کر کے چار عدد اس طور پر لیجئے ہیں کہ ایک مرتبہ آحاد میں دوسرا مرتبہ عشرات میں تیسرا مرتبہ مات میں چوتھا مرتبہ اوفت میں قرار دیا جائے یعنی اس طور پر ۱۱۱۱ تو سترہ ہو جاتے ہیں۔ ساتواں طریقہ بہ تکلف تاریخ پیدا کرنے کا یہ ہے کہ الفاظ مادہ تاریخ میں جو حرف متحرک ہوں انھیں ان میں تاریخ کیلئے چنانچہ مولف کے ایک شاگرد

تیز تخلص نے مولف کے رسالہ کار آمد شعرا کی طبع کی تاریخ اسی صفت میں نکالی ہے قطعہ

مرے استاد نے حقیقت میں یہ رسالہ لکھا عجیب غریب
فکر تاریخ اے تیز جو کی مادہ مل گیا عجیب غریب
متحرک حروف کو جلیبا ہوئی تاریخ کیا عجیب غریب

۱۲۹۳ھ

آٹھواں تکلف یہ ہے کہ الفاظ مادہ تاریخ میں جو حرف ساکن ہوں ان میں تاریخ نکلے
نویں صورت یہ ہے کہ کسی اور کے کلام غیر تاریخی مشہور کو اپنا کلام کر کے اس میں تاریخ نکالے جیسے شیخ ناسخ مغفور نے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ
کے اس مصرع میں۔ ع اے با آرزو کہ خاک شدہ

تاریخ وفات مرزا غازی الدین حیدر بہادر شاہ لکھنؤ کی نکالی ہے کہ ۱۲۴۲ھ اس میں پیدا ہوتے ہیں الحاصل ایسے تکلفات و فنائع تاریخ
مضوی میں بہت سے ممکن الوقوع ہیں کہ ان کا احسن ممکن ہے فقط۔

نائد الاعداد اس تاریخ سے مراد ہے کہ مادہ تاریخ میں کچھ عدد حساب سے زیادہ ہوتے ہوں پس مورخ تاریخ کے پورا کرنے کے لیے ان
اعداد زائد کا تجربہ معی کے طور پر کرے یعنی کوئی لفظ ہم عدد ان اعداد زائد کا کہ مناسب مقام ہو تجویز کرے اور مادہ تاریخ میں سے اس لفظ کے خارج
کر دیے کا اشتعار کرے مثال اس کی جیسے یہ تاریخ مشہور ہے قتل سید الشہداء علیہ السلام کی کہ ۶۰ھ میں قتل مذکور واقع ہوا تھا اور اس تاریخ کو غوث
مولوی روم علیہ الرحمۃ کی طرف کرتے ہیں

من چہ گویم کہ بلا را دانتات آہ بیرون آمدہ از اسم ذات

کہ لفظ اللہ کہ اسم ذات ہے پس یہ مادہ تاریخ ہے اور اس میں چھ عدد زیادہ ہوتے تھے پس مورخ نے لفظ آہ کو لے کر کہ اس کے بھی چھ عدد
تھے اور مناسب مقام بھی تھا اللہ میں سے خارج کر دیا یعنی الف دہا کو نکال ڈالا تاریخ پوری ہو گئی یعنی ۶۰ عدد دولا مول کے باقی رہ گئے اور یہ بھی
تاریخ اسی واقعہ کی اور اسی قسم کی ہے اور اس کو بھی لوگ منسوب مولوی روم علیہ الرحمۃ کی طرف کرتے ہیں ع

سر دین را برید بے دینی

کہ مادہ تاریخ لفظ دین ہے اور اس میں چار عدد زیادہ ہوتے تھے پس مورخ نے سر دین یعنی حرف د کو جدا کر دیا تاریخ پوری ہو گئی یعنی ۶۰
عدد آئی اور ان کے باقی رہ گئے ایک تاریخ اور اسی واقعہ کی مشہور ہے اور اسی قسم کی ہے لا ادری ع

بخی بیدل شدہ در ماتم اد

کہ لفظ بخی جب بے دل ہو گیا یعنی بخی میں سے نکل گئی تو تاریخ پوری ہو گئی ایک تاریخ اور اسی واقعہ کی گوش زد مولف ہے کہ وہ بھی اسی
قسم کی ہے کہ بعد تجربہ اعداد زائد کے جو کچھ باقی رہتا ہے اس کے زبرد اور بنیات دونوں میں تاریخ پیدا ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ سر حسین برید۔
فانہم یا جیسے یہ تاریخ مشہور ہے ع ز لغت خانہ بیرون کن لگس را۔ یا یہ تاریخ معروف کسی کلمے از حوض لطیف آب بردا بہ کہ یہ بھی دونوں
تاریخیں اسی قسم کی ہیں۔ یا جیسے یہ تاریخ وفات شیخ عبدالحی حیاتی تخلص خلف شیخ جمال دہلوی کی کہ سید شاہ میرک جواد لاد سید شریف جرجانی سے
بختے ان کی کہی ہوئی ہے قطعہ

نادرا لعمر شیخ عبدالحی کہ بوفش مرا زبان بنود
وقت نزعش بسر سید من گفت اے چون تو در جہان بنود
سال تاریخ خویش خود فرما کہ جزا درد در زمان بنود
گفت تاریخ من بود نامم بندہ و قتیکہ در میان بنود

شیخ عبدالحی مادہ تاریخ تھا اس میں لفظ عبد کے عدد زیادہ ہوتے تھے پس اس کا ناسی میں مرادف جو لفظ بندہ تھا اس کو نام تاریخ سے

کمال ٹالہ تاریخ پوری ہو گئی یعنی ۵۹ باقی رہ گئے فافہم۔ یا جیسے شیخ تاریخ مغفور کی یہ تاریخ قطع
 در در خانہ تاریخ چوڑہ نقیب المتب نہ زردیم نہ بد مس نخل آمد ببردن
 بہر تاریخ مسیحی پوریدم سرد زو در دا خانہ مغلس نخل آمد ببردن
 کہ ای قسم میں داخل ہے تنبیہ اور یہ طریقہ تحریر اعداد کا جو اس شاہ فیہم و ہری کی تاریخ میں پایا جاتا ہے قطع تاریخ
 بشب عرس حضرت محبوب میر باقر علی جوگشت شہید
 بے شش پنج گفتم این تاریخ سرکہ ادر ایکشت بود نیزید

منقول از تذکرہ آب حیات مطبوعہ مولانا دہلوی محمد حسین صاحب دہلوی سلمہ آزاد نخلض از حاشیہ صفحہ ۲۵۵ و صفحہ ۲۵۶ مولف ہجیدان کے
 میں یہ میں ناجائز و نام درست ہے کیونکہ بے شش و پنج گفتم منقولہ مورخ کا ٹھکانہ تاریخ میں سے نہ ٹھکانہ فاضل اور قطع نظر اس
 کے مورخین ثقات کی تاریخوں میں یہ طریقہ تحریر اعداد کا پایا بھی نہیں گیا اور بعض نے اس قسم کی تاریخ کا نام تنبیہ خارجی بھی رکھا ہے اور یہ جو بعضوں نے
 اس قسم کو باسم تحریر محض موسوم کیا ہے یہ تنبیہ غلط ہے ہاں تنبیہ یا تحریر کہتے تو درست تھا کہ اس واسطے کہ تنبیہ مجازاً یعنی معاً گفتم لذت میں آگیا ہے کذانی
 غیثات اللغات پس یہ معاً گفتم کو تحریر اعداد و متخلل اعداد دونوں شامل ہیں فافہم۔ ناقص الا اعداد اس تاریخ سے عبارت ہے کہ مادہ تاریخ میں کچھ عدد
 کم ہوتے ہوں پس مورخ تاریخ کے پورا کرنے کے لیے ان اعداد کا دخل دے کے طور پر گئے یعنی کوئی نقصان اعداد کا کہ مناسب مقام ہوئے گئے
 مادہ تاریخ میں اس لفظ کے داخل کرنے کا اشارہ کرے مثال اس کی جیسے یہ تاریخ مولف کے استاد دوم مرزا محمد رضا برقی مغفور کی قطع

در مکان مرزا حسن صاحب جو جو فیہ سافند شد برائے ہر نمازی بیگمان خبر العمل
 سال تاریخش بلور نقیب گفتم رضا لطف نوبآب دار و حوض قمریے بدل

کہ مادہ تاریخ حوض قمریے بدل ہے پس اس میں تین کم ہوتے تھے مولد نے لفظ آب کو کہ اس کے بھی تین عدد ہوتے تھے اور مناسب مقام
 بھی تھا داخل مادہ تاریخ کر دیا تاریخ پوری ہو گئی یعنی ۱۲۵۵ھ ہو گئی کہ یہی سنین مورخ کو مفہود تھے اور بعضوں نے اس قسم تاریخ کا نام تنبیہ
 داخلی بھی رکھا ہے۔

تنبیہ اور طریقہ مدخلہ اعداد کا جیسے اس تاریخ میں ہے یہ
 گفتم فائق باد و حرمت خون دل
 یا اس تاریخ میں دل سے

گشت زمین العابدین داخل بحق

سال تاریخ تولد گفتم عقل از سر بہجت کہ بر خور دار باد
 یا اس تاریخ میں مرزا اسد اللہ خاں غالب دہلوی مغفور کی کہ علت نواب میر جعفر علی خاں مرحوم کی ہے دباغی
 گردید بہان بہر جہان تاب درین شد تیرہ جہان بچشم احباب دریغ
 این واقفہ راز ردی زاری غالب تاریخ رقم کرد کہ نواب دریغ
 یا اس میں کہ ولادت فرزند نواب میر غلام بابا خاں کی ہے قطع
 میر بابا یافت فرزند کی کہ ماہ چارہ بر فراز بوح گردن نگرہ تمثال دوست
 فرخی بینی دیا بی بہرہ اندازہ طرب از سر ناز و طرب فرزند فرخ سال دوست

اول از صفحہ ۳۰ - دوم از صفحہ ۳۱ کتاب اردو معطلای مطبوعہ مولانا حضرت غالب دہلوی مرحوم مولف ہجیدان کے نزدیک ناجائز و نام درست
 ہے اس واسطے کہ یہ اشارہ تہ خلل اعداد کا مادہ تاریخ میں نہ ٹھکانہ بلکہ منقولہ مورخ ٹھکانہ مورخ نے باندہ حرف حزن دل یعنی محزون ہو کر اس طرح کہا کہ گشت
 زمین العابدین داخل بحق یا از سر بہجت یعنی خوش ہو کر یوں کہا کہ بر خور دار باد یا از سر ناز و طرب کہا کہ فرزند فرخ فافہم

اور ایک قسم تاریخ کی اور ہے کہ اگرچہ جدا جدا ہے لیکن قسم تاریخ زائد اعداد ناقص اعداد میں داخل ہے یعنی تقیم یا تحریر و تقیم یا مذخلہ دونوں کو شامل ہے مثال اس کی جیسے یہ تاریخ مشہور نعت خاں عالی کی۔ قطع

بواحسن داشت جا بجا رمل بدوش کر دزان میاں تقدیر
از چرخ فاستہ بجاش نشست شاہ از رنگ زریب عالم گیر

مادہ تاریخ لفظ چار محل ہے اس کے ۲۸۲ عدد ہوتے تھے پس اس میں سے تاریخ نے بواحسن کو اس کے ۱۵۰ عدد ہوتے ہیں خارج کیا اب مدگئے مادہ تاریخ کے ۱۱۵ عدد ان میں شاہ از رنگ زریب عالم گیر کے عدد ۹۷۲ ہوتے ہیں داخل کر دیے پس تاریخ تقیم یا تحریر و تقیم یا مذخلہ دونوں کو شامل ہو گئی اور ۸۸۰ حاصل ہوئے پس یہی سنین مورخ کو مقصود تھے۔

باب تیسرا قسم تاریخ ہم صوری و ہم معنوی کے بیان میں

تاریخ صوری و معنوی اُسے کہتے ہیں جس کے ظاہر و باطن دونوں تاریخ ہونے پر دلالت کریں یعنی الفاظ بھی شعر تاریخ پر ہوں اور اعداد حروف بھی یعنی ذکر سال و ماہ و روز و وقت بھی اس میں ہو اور اعداد حروف بھی حساب ابجد اس سال پر دلالت کریں جس میں وہ واقع ہوا ہے مثال اس کی جیسے یہ تاریخ استاد اول مولف خباب میر علی اوسط رشک مرحوم کی ہے۔

مرد سبحان علی خاں قائل یک الفنا و دو صد و شصت و چہار

یا جیسے یہ تاریخ شیخ تاریخ مغفور کی کہ کسی کی وفات کی ہے۔

جمع تاریخ سال تاریخ وفات گفت بست و ششم ماہ و حبیب

ولا یفناغے دو شنبہ پنجم ذی الحجہ اے واپے ولا یفناغے حیت مرد زاد دل ذیقعدہ بود۔ یا جیسے استاد دوم مولف مرزا محمد رضا برق مغفور مخاطب بہ فتح الدولہ بہادر کی یہ دو تاریخیں وفات مرزا الفیر الدین حمید بہادر و محمد علی شاہ بادشاہان بکشتوے وہ سال تاریخ روز حکومت نمودش۔ سے وہ روز و پنج سال حکومت نمودش۔

اور ایک قسم تاریخ صوری و معنوی کی یہ ہے کہ جس میں بجائے ذکر سال و ماہ و روز ذکر اسماء و مقامات و امراض و غیرہ لکھا جائے جیسا کہ خباب میر علی اوسط رشک مغفور اپنے والد ماجد مرحوم کے انتقال کی تاریخ فرماتے ہیں۔

این صوری و معنوی نوشتم تاریخ سید سلمان واسے و فاضل ہے۔ الیفا و لا

یہ ہونی انتقال کی تاریخ نوجواں خوشنویس سید ہائے

الیفا و لا سر دیش معرب تاریخ انتقال نوشت

فیقہ و عابد و زائد طبیب و فاضل آہ

الیفا و لا مرداد سلطان و ذات الحنف و ادیلہ دائے

الیفا و لا مرد نسیم زہرین ہے

خاصہ ضمیمہ ہے چند فائدہ دل پر۔ فائدہ لفظ اللہ کے چھ اسٹھ عدد لینا چاہیے۔ اس لیے کہ اس لفظ میں ایک الف اور دو لام اور ایک ہے مکتوبی ہے صاف اس معرب مشہور کے مع اللہ بود یک الف و دو لام اور دو سر الف جو بعد لام کے تلفظ میں آتا ہے وہ معتبر نہ کیا جائے گا کیونکہ تاریخ میں حروف مکتوبی معتبر ہوتے ہیں حروف تلفظی کا اعتبار نہیں کیا جاتا تا بنیہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اللہ کلام مشدد ہے اور دو سر الف بہ سبب تشدید کے پیدا ہوتا ہے یعنی تلفظی ہے پس اس کو اعتبار تاریخ میں کیوں کیا گیا اور اس کے عدد کیوں لیے گئے جواب اس کا یہ ہے کہ دو سر الف باعتبار تلفظ کے اللہ میں نہیں لیا جاتا بلکہ باعتبار کتابت کے لیا جاتا ہے کہ مکتوبی ہے یعنی بعد لام کے جابجائے شمشیر سارم الخط عربی میں لکھا جاتا ہے

بے ہے گفت ار خداش با احباب اسکن انت وزر جک الحبتہ

تلمے جتہ کے چار سیکڑے یہ ہیں یہ امر مولف ہیچیدالہ کی مدد کے ناقص میں مخدوش ہے اور پایہ اعتبار سے سافہ کیونکہ یہ تے صورتاً ہے (۵) ہے اور ہے ہونا ایسی تے کا ہر دلائل و براہین اپنے مقام پر ثابت ہو چکا ہے پس تلمے مدد تہ کے چار سو لینا کیونکہ جائز ہو گا ہاں چار سو لینا اس وقت جائز ہو سکتا ہے کہ جب کوئی اس امر کو ہر دلائل باطل کر دے کہ کتابت حروف کو تاریخ میں کچھ دخل نہیں اور رسم الخط کا بھی بطلان کے تو یہ محال ہے کہ بطلان ان دونوں امر دلائل کا ہو نہیں سکتا اور یہ دلیل اس پر لانا کا کثرتوں نے یہی تے کے چار سو لیے ہیں اور اس کے نظائر گذارنا ناممکن محض ہے کیونکہ خلاف قاعدہ اور قرار و ادل غن جو امر کسی سے وقوع میں آئے گا وہ کیونکہ مزاجیئے گا گو کثرت سے ہو چنانچہ قول مولف ہیچیدالہ کا موید یہ مقولہ صاحب تذکرہ خزانہ عامرہ میر غلام علی آزاد بلگرامی مرحوم کا بھی ہے کہ وہ تذکرہ خزانہ عامرہ میں ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ تاریخ مرزا قطب الدین مائل یعنی جبل جنتہ مشواہ لفظ نے فائدہ مورخ آل یعنی محاکات التلمے جتہ کہ آخر ادرا ملائے علیہ شکل بائیں سند چار صد گرفتہ حال آنکہ تاریخ باید گرفتہ زیر اگر معتبر نہ ذائل محل صورت کتابت باشد نہ تلفظ محمول از تذکرہ خزانہ عامرہ صفحہ ۳۳ مطبوعہ شیش نول کشور تبصرہ سنا گیا ہے کہ مولوی امام بخش صہبائی مرحوم دہلوی نے تاریخ میں تلمے مدد تہ مذکورہ کے چار سیکڑے اور پانچ احادیث کے میں ایک محاکمہ فرمایا ہے یعنی قول فیصل لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ تلمے مدد تہ موقوفہ کے تو پانچ احادیث کے چار سیکڑے اور مولف کے چار سیکڑے مثلاً برب الکعبہ کی تے کے تو پانچ احادیث جائیں اور کتبہ اللہ کی تے کے پانچ چار سیکڑے۔ یاد کیا خوب فیصلہ کیا ہے جس نے قاعدہ تاریخ ہی کو برہم کر دیا یعنی صورت کتابت کو کچھ دخل ہی تاریخ میں نہ رہا محض تلفظ پر کہ جس کا مطلق اعتبار تاریخ میں نہیں ہے دار و مدار رکھا گیا ہے یعنی برب الکعبہ میں جو در حالت وقف ہے (۵) محفوظ ہوتی ہے اس کے پانچ لیے جائیں اور کتبہ اللہ میں در حالت اصل جو تے محفوظ ہوتی ہے اس کے چار سو اس فیصلہ کو ان کے معقدین ہی تسلیم فرمائیں تو فرمائیں دوسرا کیونکہ مان لے کہ قاعدہ تاریخ ہی مٹا جاتا ہے فقط۔

فائدہ الف اصل کا عبارت فارسی میں جہاں لکھا جائے گا تاریخ میں اس کا ایک عدد لیا جائے گا اور جہاں بہ اعتبار مخدوش ہونے کے کتابت میں نہ آئے گا کوئی عدد اس کا نہ لیا جائے گا مثلاً لفظ است کے الف کا بہ ضرورت اعداد لکھنا اور بے ضرورت نہ لکھنا دونوں طرح جائز ہے۔ فائدہ الف معقورہ جو آخر الفاظ عربہ میں آتا ہے جیسے عینی۔ موسیٰ۔ مصطفیٰ۔ مرتضیٰ وغیرہ میں اس کی تاریخ میں دس عدد لیے جائیں گے کتابت اس کی بصورت پلے تھائی مقرر کی گئی ہے چنانچہ رشک مغفور نے مرزا غفل غافل ذاکر سید الشہداء کے اتعال کی تاریخ میں لفظ مصطفیٰ کے الف معقورہ کے دس عدد لیے ہیں۔ رخ ذاکر سبط مصطفیٰ ہے

فائدہ الف مدد تہ کا جوادل الفاظ میں آتا ہے تاریخ میں ایک عدد لیا جائے گا۔ اس لیے کہ کتابت اس کی ایک الف کے ساتھ ہے مثلاً لفظ احاد کے ۱۱۲ اور لفظ آزاد کے ۱۴ عدد لیے جائیں گے فائدہ ہلے ختہ جو الفاظ فارسی میں آتی ہے مانند ہائے بیان حرکت وغیرہ کے جہاں کتابت میں آئے گی اس کے پانچ عدد لیے جائیں گے اور جہاں نہ لکھی جائے گی۔ کوئی عدد اس کا نہ لیا جائے گا مثلاً کاف بیانیہ یعنی لفظ کہ جب علیحدہ لکھا جائے گا یعنی دوسرے لفظ سے نہ ملے گا تو ۲ عدد اس کے لیے جائیں گے۔ کاف کے ۲۰ کے ۵ یا جیسے شیخ ناتخ مغفور کی اس تاریخ میں ع افسوس کہ موت نے گھٹیا

اور جب کسی اور لفظ سے مل جائے گا جیسے لفظ کز کہ اس میں فقط کاف کے ۲۰ عدد لیے جائیں گے اور ۱ کے ۵ عدد نہ لیے جائیں گے فائدہ حمزہ جو خط منحنی سے عبارت ہے اس کا کوئی عدد تاریخ میں نہیں لیا جاتا اس لیے کہ یہ کوئی حرف حرف تہجی میں سے نہیں ہے تنبیہ کسی نے انشائے مادہ ورام کی تالیف کی تاریخ جو کہی ہے ۹

اتلمے گفت سال تاریخش کہ ذہے غشائت مادہ ورام

اس میں لفظ غشائت کے حمزہ کا بھی ایک عدد لیا ہے یا کسی نے اس تاریخ میں کوفات نواب منیار الدین احمد خاں مرحوم دہلی کی تاریخ ہے۔ رجاخی

کے ۲۰۶۱۔ عدد تاریخ میں لینا چاہیے فائدہ مصرع تاریخ کی موزونیت کے لیے جو زور دیا زیادہ مادہ تاریخ سے کچھ الفاظ لے آئے ہیں۔ مانند کاف پیار رکھتے دگھنتے۔ نوشت و نوشتہ دیکو دیکوان وغیرہ کے یا ہندی میں مانند کہہ اور پڑھ اور بولا اور کہا اور لکھا وغیرہ کے یا مثل لفظ طک ملک ہاتھ سردش دل طبع عقل خرد خلقت مورخ وغیرہ کے پس ان کے عدد مادہ تاریخ میں محسوب نہ ہوں گے۔ چنانچہ ان تاریخوں میں شیخ رحمہ کی صرت اس قبیل کے الفاظ موزونیت مصرع تاریخ کے واسطے آگئے ہیں اور مادہ تاریخ میں ان کے اعداد محسوب نہیں ہیں۔

دلا سال تاریخ جشنی بگو کہ این کشدانی ہمایوں بود

۱۲۳۱ھ

دلہ

گفت دل زیرین بادشہ کشور ہند

کہ خدا شد مرزا یم خجوت

بگو ناسخ کہ ظل اللہ گردید

بگفتا کوکب برج شرافت

بوسے ملک فریح قبول امام ہے

سال تاریخ پے رحلت شاہ عالم

سال تاریخ عردسی ناسخ

پے سال ہمایوں جلو سمش

پے سال ولادت طبع تاریخ

تاریخ اس فریح کی مطلوب جب ہوئی

فائدہ یہ جو مشہور ہے کہ واقعہ شادی کی تاریخ میں ایک عدد کا بڑھا دینا اور واقعہ غم کی تاریخ میں ایک عدد کا کم کر دینا جائز ہے محض غلط مشہور ہے۔ جن صاحبوں نے یہ مشہور کیا ہے ان کو سند اس کی مورخین ثقات کی تاریخوں سے دینا چاہیے۔

فائدہ۔ دہ سنین متعارف کہ جن میں تاریخ کہی جاتی ہے یہ ہیں۔ اہل سنہ ہجری اور دہ زمانہ ہجرت جناب رسالت سے مراد ہیں یعنی مکہ معظمہ زاد اللہ شرف سے حضرت کا ہجرت فرماتا اور مدینہ منورہ تشریف لانا اور یہ من مجوزہ خلیفہ ثانی کے ہیں اور انبیا ہیں ۲۔ سنہ غلی کہ وہ سنہ ہجری سے ۹ سال کے فاصلے کے بعد تجویز کیے گئے ہیں اور زمانہ اکبر سے تجویز ہوئے ہیں اور دہ اب ۱۱۹۳ ہیں۔ ۳۔ سنہ ہجری ہیں اور دہ زمانہ غیبت امام مہدی آخر الزماں سے لیے جاتے ہیں اور بعضوں نے زمانہ ولادت یا سعادت بھی لیا ہے اور دہ اب ۱۰۴۶ ہیں۔ ۴۔ سنہ عیوی ہیں اور انھیں کو مسیحی بھی کہتے ہیں اور دہ زمانہ غیبت حضرت عیسیٰ سے مراد ہیں اور اب ۱۸۸۵ ہیں۔ ۵۔ سنہ موسوی اور دہ بحساب کتب نواری زمانہ غری فرعون سے لیے جاتے ہیں۔ اور زمانہ حضرت عیسیٰ دہی مردوح ہے اور اب ۲۱۴۱ ہیں۔ ۶۔ سنہ بسنت بکرمان جیت ہیں کہ وہ اب ۱۹۴۲ ہیں فقط

تقریظ مع قطعات تاریخ طبع رسالہ ہذا

ارنٹاج افکار گہر بار شاعر شیراز زبان فصیح بیان جناب سید علی عبدالقادر شمس القادری عروت شاہ مرشد علی صاحب الحنفی البغدادی اصلاد المیدنی قری مولد المتخلص برعامی و جمال سلمہ اللہ المتعال ولد سید سندی مرشد ارشدی خوش ازلی محبوب باری حضرت سید شاہ مہر علی القادری البغدادی الحنفی الحنفی مولف رسالہ ہذا۔

بلاغت کا فصاحت کا ملاحمت کا متانت کا

ہر اک بین السطور اسمیں گہ جادہ اس طریقت کا

کلیم اللہ ہے مضمون ہر اک طور طاقت کا

دکھاتے ہیں معانی صلوہ اعجاز ذکر امت کا

قلم عالم دکھاتا ہے قلم کے دست قدرت کا

چھپا ہے نسخہ اکسیر الیہا جو خزینہ ہے

صراط منزل تحقیق سطر میں ہیں حقیقت میں

تجلی روشنائی شاخ نخل طور ہے خام

نقہ فکر طبع پاک کا الفاظ زیبا ہیں

جو اس کی روح میں لوح نہیں کی شان پیدا

جو نقطے ہیں وہ ہیں گرداب جو سطریں ہیں ہیں
جو صفحے ہیں رخِ خواں جداول چار بارو ہیں
خفاش کتر لک انکار منگو سے بری ہے یہ
جلال پیشوا سے شاعر اس کے معصوم ہیں
کیا ہر فن میں عالم حق نے اس کامل ہمہ دلی کو
ترش رو ہوں گے جگہ کر رشک کی تلمی کو طلب
خدا نے اس کریم النفس کو جامع بتایا ہے
کیا خلاق نے گویا مجسم خلق میں اس کو
وہم فکر سین طبع کلک طبع عامی کو
پکارا ہاتھ غیبی کہ سال طبع تم اس کے

جو صفحے اس صفحہ کے دریا ہے فصاحت کا
مرقع مائتہ نامی بھی ہے ہر سہ کجی کا
مٹانے سے کسی کے کب لکھا مٹانے سے کسی کا
ما ہے مرتبہ تحقیق میں جن کو امامت کا
عروج وقایہ تاریخ گوئی و طبابت کا
پہت کچ شور ہے شیریں سیاتی کی حکایت کا
شرافت کا نجابت کا سیادت کا کرامت کا
مروت کا فتوت کا عطف و الفت کا عنایت کا
جو تھا سودا سودا سال ہجری کی کتابت کا
لکھو اب چھپ گیا ہے کارنامہ پرمانت کا

۱۳۰۳ھ

ایضاً

طبع ابن نامہ شد بخوبی و حسن
ز در قسم سال طبع عمدہ جمال
مژدہ ادا بجا اہل کمال
چہ قواعد ازشت طرفہ جمال

۱۳۰۳ھ

ایضاً

شدند از حید و جہد و استقام
سین طبع عامی اینچنین گفت
قواعد و فن تاریخ مجموع
چہ دستور العمل شد پاک طبع

۱۳۰۳ھ

ایضاً

جلال نامور نے یہ رسالہ ایسا لکھا ہے
قواعد جتنے ہیں تاریخ گوئی کے صحت ہیں
یہ نسخہ نسخہ اکیر ہے تحقیق کے مس کا
دم فکر سین طبع بولی طبع عامی کی

کہ جس سے مادہ تاریخ کہہ لینے کا محل ہو
نہ لکھا تھا کسی نے یوں بشروح و بباطن کو
طلادیم کی کیا اس کے آگے اہل مشتاقو!
بجائے مادہ تاریخ کا تاریخ یہ کہہ دو

۱۳۰۳ھ

ایضاً

حضرت ضامن علی کے نسخہ مطبوع کا
عیسوی تاریخ عمدہ ہائے آئی یہ جمال
از نتائج افکار سخنور معنی شناس سید ذاکر حسین صاحب یاس شاگر دمؤلف رسالہ ہذا
نسخہ بے خلل استادم فوشت
سال طبعش یاس در منقوہ گفت

جس کے ظاہر ہونے کا ہر چار چرچا ہے آج
طرفہ قانون بس یہی تاریخ گوئی کا ہے آج
نقطہ نقطہ شاہد علم و کمال
فن تاریخ اس رفتم کردہ جمال

۱۳۰۳ھ

از نتائج افکار نگار شاعر بافت انتہائی جناب فشی و معنیت کے محقق لکھنوی
خوش طبع شد سال ضامن علی جمال
مطلوبہ و مسودہ و مفید مورخین

۱۳۰۳ھ

چھوکرہ

بہترین اور نفیس کوالٹی ہے
ہماری خصوصیات

کپڑا

اونی

گیبڈین
سوٹنگ

شال

سرج

پانامہ

پیشیا

کپڑا

سلکی پرنٹس

فرنج کوٹن

چھوکرہ کوٹن

سائن فلوئس

گولڈ کریپ

دل بہار

لنن

شٹون

کپڑا

سلکی پلین

جورجٹ

بجرگ

کریپ

سائن

ٹفٹ

بشرٹ کلاٹھ

شٹون ناکٹن

نٹون

ان کے علاوہ نفیس سوئی پچینٹ اونی دھاگہ

تیار کریں

دی امرتسرین اینڈ سلک ملز پرائیویٹ لمیٹڈ - جی ٹی روڈ امرتسر

ٹیلی فون نمبر 2562

تار کا پتہ: "رین" (RAYON)

اسٹاکسٹ

ٹراؤٹور رین لمیٹڈ - برائے سلکی دھاگہ ورمومی (سیلوفین) کاغذ

تاریخ لطیف

اکبر علی خاں

تاریخ گوئی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ بلاشبہ اس فن کے ذریعے ہم تک بے حد اہم واقعات و حادثات کے صحیح ترین حوالے پہنچے ہیں اور وقت میں بیش از بیش مدد ملی ہے۔ ممکن ہے کہ اس صفت کے موجد نے تو اسے صرف اپنی ہنرمندی اور بازیگری دکھانے ہی کے لیے ایجاد کیا ہو لیکن اس کی طبعی اور ذہانت نے ایک نہایت مفید اور کارآمد پہلو بھی اختیار کر لیا۔

فن تاریخ گوئی جس مہارت کا مطالبہ کرتا ہے اس کا پورا اکرنا عام طور پر بہت مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اچھی تاریخیں بھی حادثات ہی کہی جاتی ہیں اور اچھے تاریخ نگار کہنے والے بھی خال خال نظر آتے ہیں۔ تاریخ کی خوبی یہ ہے کہ کم سے کم الفاظ میں اظہار مطالب ہو جائے اور ان لفظوں کی مندرجہ نسبت اور نشست درست ہو۔ ان میں اتنی جان اور کشش ہو کہ بآسانی ذہن نشیں ہو سکیں اور بھلائے نہ بھلائے جاسکیں۔ سیدھی اور سچی تاریخیں شاذ و نادر ملتی ہیں۔ نتیجے اور تخریج کا جو طریقہ برتا جاتا ہے اسے ایک طرح کا بجز بیان ہی سمجھنا چاہیے۔

یوں تو اکثر شعراء کے دواوین میں تاریخیں پائی جاتی ہیں مگر باقاعدہ تاریخوں کے مجرے نہیں ملتے۔ صاحب عالم مارہروی نے دیوان تاریخ کے نام سے اپنی تاریخوں کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا۔ اس کے بعد دوسری کاوش ارام پور کے ایک گننام ادب دوست بزرگ کی توجہ سے ترتیب پائی۔ جس کا نام انھوں نے تاریخ لطیف رکھا ہے۔ اس کتاب کا ایک نقلی نسخہ جو بخط مولف ہے رامپور رمانا لائبریری میں محفوظ ہے۔ صاحب تالسین کا تعارف جناب عرشی صاحب نے فہرست مخطوطات میں اس طرح کر لیا ہے: "مولوی مہدی علی خاں بن سید علی خاں عسکری اختر ملند خاں رامپوری تخلص بہ ممتاز متوفی ۱۹۲۵ء" انھیں کی ایک اور تصنیف جو اردو رباعیات پر مشتمل ہے۔ رباعیات ارام کے نام سے شامل فہرست ہے۔ تاریخ لطیف میں مندرج ایک قطعہ تاریخ میں ارام تخلص نظم ہوا ہے۔ انتخاب یادگار میں مہدی علی خاں کا ذکر تخلص کے تحت آیا ہے اس لیے یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ ارام تخلص تذکرے کی ترتیب کے بعد اختیار کیا گیا ہوگا۔ تذکرہ کلیم نے مہدی تخلص کا اصرار کیا ہے۔ اور تاریخ وفات ۵ ستمبر کو بتائی ہے آئندہ صفحات میں ایک قطعہ تاریخ شریک کیا جا رہا ہے جس میں مہدی بطور تخلص استعمال کیا گیا ہے اس سے تذکرہ کلیم کی تصدیق ہوتی ہے۔

مہدی علی خاں امیر مینائی کے عزیز شاگردوں میں تھے چنانچہ خود استاد نے بڑی شفقت سے اپنے تذکرے میں ان کا ذکر کیا ہے اور تذکرہ لکھنے میں ان کی محنت اور دن رات مشقت کا اعتراف کیا ہے اس طرح مہدی علی خاں کو انتخاب کی تالیف و ترتیب میں معاون قرار دیا جاسکتا ہے۔

مہدی علی خاں اپنی عمر کا بڑا حصہ رامپور کی لائبریری ہی میں گزرا وہ یہاں تحویلدار کے عہدے پر ملازم تھے۔ اور کتابوں کے بڑے رسیا۔ چنانچہ اس عظیم الشان ذخیرہ کتب کے بارے میں ان کی نظر بڑی وسیع تھی وہ اپنی معلومات کے ذریعے لائبریری کے مہمانوں کی جس انداز پر پزیرائی کرتے تھے اس کا اعتراف ہمارے بہت سے صاحب علم مشاہیر نے کیا ہے۔

مہدی علی خاں کی تخلیق "مجموعہ رباعیات" کے علاوہ اور کوئی نہیں لیکن ان کی مرتب کردہ مختلف اسناد سخن پر مشتمل کتابیں بہت سی ہیں اور اس سے بھی زیادہ تعداد ان کتابوں کی ہے جس کے صرف ناقل مہدی علی خاں ہیں معلوم ایسا ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے تھے چاہے اپنے ذوق سے کوئی مجموعہ مرتب کر رہے ہوں یا کسی کی فرمائش یا کسی وقتی مصلحت سے کوئی کتابت غیرہ نقل کر رہے ہوں۔

مولانا حبیب الرحمن خاں شیروانی مرحوم رئیس حبیب گنج اس معاملہ خصوصی میں ان کے بڑے قدماء تھے اور ان کے کتاب خانے میں رامپور کے کتاب خانے کی کتابوں کی جو نقلیں ملتی ہیں وہ اکثر و بیشتر ہمارے مہدی علی خاں ہی کے قلم سے ہیں۔

کتاب خانہ رامپور میں مہدی علی خاں کی لکھی ہوئی جو کتابیں موجود ہیں ان میں سے صرف اردو مخطوطات کے نام درج ذیل ہیں اس سے اندازہ لگائیے کہ کتنے مختلف موضوعات میں انھیں دل چسپی تھی۔

(۱) ترجمہ رسالہ شیخ رئیس (دکبیا) ۲۔ رسالہ علم مغیبات (سمریزم) (۳) اخبار حسن (تاریخ روہیلہ) (۴) سیر گلپور بلک لٹی پستہ دستہ نہا (۵) الفاظ مختلف فیہ در تذکیر و تانیث (قواعد) (۶) رسالہ متردکات (زبان و بیان) (۷) کان تاریخ (بلاغت) (۸) کتاب قوانین جلال (عشر و نثر) (۹) مناظرہ تیغ و قلم (نثر مرصع) (۱۰) قصہ مہر و ماہ (دداستان و قصص) (۱۱) دیوان تسکین (نظم) (۱۲) دیوان حسن (مرزا حسن) (نظم) (۱۳) انتخاب نظام (نظم) (۱۴) مضامین رفیع (دیوان نواب کلب علی خاں) (۱۵) توفیق سخن (نواب کلب علی خاں) (۱۶) دیوان نمود۔
ان کتابوں کے علاوہ کتاب خانے کی فہرستیں تیار کرتے ہیں کبھی وہ شریک رہے موجودات اور صاڈبرآمد کے رجسٹروں وغیرہ کے علاوہ ان کتابوں کے نام جو مہدی علی خاں کی اردو تالیفات کہی جاسکتی ہیں یہ ہیں۔

۱۔ عقد ثریا (۲) جام جم (۳) کارستان سخن (۴) مذاق سخن (۵) قاضی حاجات (۶) محبوب کبریا (۷) گلزار حامدی (۸) مہر نہایت (۹) سلک گو (۱۰) راز و نیاز (۱۱) ارشاد خاقانی (۱۲) حواشی برفیہ السلام (۱۳) حواشی طوابع غم (۱۴) نشر غم (۱۵) دفر غم (۱۶) فہرست دواوین نواب (۱۷) مطالع دواوین ۱۹۔ رفعات بیگم (۲۰) انجمن مناظرہ (۲۱) انتخاب انتخاب یادگار (۲۲) بیاض عثمانی (جلد ۱) ۲۳۔ کہکشاں (جلد ۱)۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کہکشاں کی ۱۴ جلدوں کے صفحات کی مجموعی تعداد ۵ ہزار پینتیس (۵۰۳۵) ہوتی ہے۔ اس سے مہدی علی خاں کی طاقت تحریر کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

جن کتابوں کا میں نے ذکر کیا ان میں یوں تو بہت سی کتابیں ہیں اور مختلف ذوق کے لوگوں کے لیے اس میں دل چسپی کا بہت کچھ مواد نکل آئے گا۔ تاریخ لطیف کے بعد اگر کوئی کتاب اپنی طرف متوجہ کرتی ہے تو وہ رسالہ متردکات ہے۔ اس مختصر سے رسالے میں متردکات سے متعلق ان فیصلوں کا یکجا کیا گیا ہے جو نواب کلب علی خاں غلام شیاں کے عہد میں مصاحب منزل کی لکھنؤ میں زیر بحث آتے تھے۔ چونکہ رامپور کی ادبی تاریخ کا یہ دور سنہرے اور اس میں دہلی اور لکھنؤ کے اساتذہ سخن کا اجتماع رہا ہے اس لیے اس رسالے کی قدر و قیمت اور کبھی بڑھ گئی ہے۔

رامپور نے اصلاح زبان کے سلسلے میں جو مفید خدمات انجام دی ہیں ان کا ایک ہلکا سا اندازہ اس رسالے سے لگایا جاسکتا ہے۔ مہدی علی خاں کی زندگی کے حالات کا بہترین خلاصہ جناب عرشی صاحب کا دہلی اندراج ہے جو تاریخ لطیف کے تحت فہرست مخطوطات میں پایا جاتا ہے۔ جسے میں نقل کر چکا ہوں۔ اس پر تاریخی حیثیت سے کوئی اضافہ ممکن نہیں سوائے اس کے کہ انتخاب یادگار میں امیر مینائی نے ان کی عمر ۳۴ برس لکھی ہے۔

تاریخ لطیف میں ۲۳ اردو شاعروں کی تاریخ نامے وفات جمع کی گئی ہیں یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ یہ تاریخیں معیاری ہیں لیکن تاریخ کے معام پر جگہ جگہ کارنامہ خوبیاں ہی اہمیت نہیں رکھتیں بلکہ ان سے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر ان کی قدر و قیمت کا تعین کیا جاتا ہے۔ تاریخ لطیف بلاشبہ اس لحاظ سے بڑی قابل قدر کتاب ہے۔

چنانچہ ان میں سے کئی تاریخیں ایسی ہیں جن میں تاریخ وفات کے علاوہ دن وقت اور مقام کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ مرض و مدت مرض بھی بتائی گئی ہے۔ چند ایک میں متوفی کی زندگی کے بارے میں اور مفید معلومات بھی مل جاتی ہیں۔ مثلاً نواب غلام شہ سے متعلق قطعہ تاریخ میں پیدائش اور تخت نشینی کا بھی تذکرہ ہے۔ یاد داغ کے قطعہ تاریخ میں جو قاضی سید مقصود حسن حیرت شاہچہ نے لکھا ہے۔ داغ کے اکٹھے شاگردوں کے نام بھی گنائے گئے ہیں۔

بعض قطعہات بہت اہم بھی ہیں اور معتبر ترین بھی۔ جیسے جلال کا قطعہ تاریخ جو خود ان کے بیٹے میر مہدی کمال نے لکھا ہے۔

اس قطعے میں انھوں نے تاریخ اور دن دونوں کو نظم کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ بیٹے کا بیان حرف آخر کا حکم رکھتا۔ یہی حیثیت شاگردوں کے کہے ہوئے قطعات کی بھی ہے۔

ان میں سے بہت سے قطعات اُردو کے اہم شاعروں سے متعلق ہیں۔ کچھ کے کہنے والے معروف ہیں کچھ کے غیر معروف۔ ان میں سے اکثر کے دواوین یا طے نہیں یا چھپے نہیں اس لیے ان کی افادیت اور اہمیت کچھ اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

تاریخ لطیف کے اکثر اندراجات صاحب تالیف کے معاصرین سے متعلق ہیں اس لیے ان کی صحت شک نہ سے بڑی حد تک بلند ہے۔ اس کتاب کی ترتیب میں ذاتی یادداشتوں یا قصوں قلمی دواوین اور معاصر اخبارات و رسائل سے مدد لی گئی ہوگی۔ لیکن اس زمانے کے مداح کے عین مطابق کہیں بھی ماخذ کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی اُردو شعرا پر کام کرنے والوں کے لیے یہ کتاب بے حد مفید اور ضروری تھی اس لیے میراجی چاہتا تھا کہ اسے باقاعدہ ایڈٹ کیا جاتا اور جن لوگوں سے متعلق تاریخیں ملتی ہیں یا جن لوگوں کی کہی ہوئی تاریخیں اس میں شریک ہیں ان کے بارے میں کچھ اور معلومات فراہم کی جاتیں۔ اس خیال سے کام کا آغاز تفصیلی انداز سے کیا گیا تھا۔ لیکن میراجی دوسری مصروفیات کی وجہ سے حسب خواہش حواشی کی تکمیل نہ ہو سکی اور کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس بات کو گوارا کرنا پڑا کہ تنگ دامانی میں فریاد کا سہارا لیتے ہوئے فی الحال مکمل کتاب کی تلخیص ہی پر اکتفا کیا جائے۔ اس طرح کتاب کلبے حاضر درسی حصہ عام ہو جائے گا اور فاضل یا غیر ضروری اشعار پر صفحات ضائع نہ ہوں گے۔ موجودہ خلاصے میں بعض مستثنیات کے ساتھ صرف وہ اشعار انتخاب کیے گئے ہیں جن سے مادہ تاریخ نکلتا ہے لیکن قطعے کے کل اشعار کی تعداد بھی دے دی گئی ہے۔ چنانچہ پہلے شعر کے دواوین پہلو پر جو ہند سے لکھے گئے ہیں وہ قطعے کے کل اشعار کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں۔

عذرا بات اکثر جگہ بعینہ نقل کر دیئے ہیں۔ کیوں کہ اس بات کا امکان ہے کہ کسی صاحب کے مفید مطلب کسی شخص کے نام کا کوئی جز یا خطاب یا کوئی اور نقل نکل جائے۔ تو سین کے الفاظ حاشیہ کتاب یا فہرست اسماء سے مقلبلے کے بعد اضافے کیے گئے ہیں۔

کتاب کے کاغذ کا رنگ ہلکا بادامی۔ تحریر صاف اور پختہ اور سائز ۲۶ x ۱۶ ہے۔ عنوانات سرخ ہیں اور بیشتر مقامات پر حاشیے میں بھی اس شخص کا تخلص درج کر دیا گیا ہے جس کی تاریخ وفات پر قطعہ لکھا گیا ہے۔ اکثر جگہ مصرع تاریخ یا الفاظ تاریخ خط کشیدہ ہیں میں نے اس حد بندی کے لیے دواوین دگائے ہیں۔ محوطے میں مصرع کے نیچے اعداد تاریخ درج ہیں۔ کہیں کہیں شمار اعداد میں سہو بھی پایا جاتا ہے۔ حتی الامکان اسے درست کر دیا گیا ہے۔ مگر یہ بھی امکان ہے کہ کتاب کی منزل سے گزرتے گزرتے کچھ نئی غلطیاں راہ پا گئی ہوں۔ سطروں کی تعداد فی صفحہ گیارہ ہے۔ کل صفحات کی تعداد (۲۵۰) دو سو پچاس ہے ان صفحات کے علاوہ کتاب کے آغاز میں میں صفحات کی فہرست ہے جس میں مرنے والوں کے پورے نام درج ہیں ترتیب میں تخلص کا لحاظ رکھا گیا ہے اور انھیں اندر کی عام ترتیب کے مطابق حروف تہجی پر مرتب کیا گیا ہے۔

فہرست کا عنوان یہ ہے: "فہرست وفات شعراء و سائر اہل ان ملک و علماء و ادیباء اللہ کہ در سرزمین سخن ہم حکمرانی کردہ اند" مولف نے کسی قیاس یا قہید کی ضرورت بھی نہیں سمجھی ہے۔ خاتمہ کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ اردی اللہ ۱۳۳۵ھ کو یہ تمام ہوئی۔ رجسٹر در آمد کے واسطے سے ایک اندراج کتاب کے آغاز میں ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب ۱۲ دسمبر ۱۹۲۲ء کو کتاب خانے میں داخل ہوئی

غیر مناسب نہ ہوگا اگر صاحب تالیف سے متعلق انتخاب یادگار اور کتاب خانہ رامپور کی کتاب معائنہ کے اقتباسات دے دیئے جائیں کیونکہ جس شخص نے اپنی زیر بحث تالیف کے ذریعے اتنی شخصیتوں کی تاریخوں کو محفوظ کیا ہے۔ جی چاہتا ہے اس کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ یادگار متظر عام پر آجائے۔ نیز حسن اتفاق سے رضا لاہوری کے متفرق کاغذات میں ایک قطعہ تاریخ ملا ہے جو صاحب تاریخ لطیف نے دیسراے منہ کے دردد رامپور کے موقع پر لکھا تھا۔ یہ قطعہ بھی شریک اشاعت کیا جاتا ہے تاکہ ان کی تاریخ گزری پر بھی کچھ نہ کچھ مزید روشنی پڑ جائے۔

پہلے انتخاب یادگار کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

(۱)

ممتاز محمد مہدی علی خاں (ولد داخلہ) بلند خاں ملازم سرکار دولت مار۔ چونتیس برس کی عمر ہے نہایت عادت مند بڑے اہمیت شعار کبھی شعر بھی کہتے ہیں، راقم ہی کی صحبت میں رہتے ہیں۔ اس تذکرہ لکھنے میں راقم کے ساتھ انھوں نے بڑی محنت کی۔ دن رات مشقت کی یہ چند شعر ان کے لکھے گئے۔

در دہی کا جسے مزا نہ ہوا
خواب بھی کیا خیال تھا اس کا
ہے برابر وہ دل ہوا نہ ہوا
کہ شب غم میں آشنا نہ ہوا

آہی جاتا کبھی اُس قاتل بیدار کو رحم
یہ دفعتاً ادھر آیا ادھر گیا ممتاز
شام وصال آتے ہی آتے سحر ہوئی
بڑھا ہے اُنس ایسا درو سے ممتاز ان رفتہ

بسلوں کو تہ شمشیر پڑا رہتا تھا
بہار کا کوئی بھوٹکا یہ شام نہ تھا
نوبت بھی آسکی نہ سوال و جواب کی
کہ بڑھ جائے تڑپ اپنی جو دودل ذرا اٹھ

امیر مینائی انتخاب یادگار ص ۳۴۸

(۲)

اس کے بعد ان کا قطعہ تاریخ پڑھیے :-

تقریب تشریف آوری ہزار کستنی نواب علی القاب گورنر جنرل بہادر و میراے کشور سندھ دام القبا لہم
سارے عالم سے جو بہتر ہیں گورنر جنرل
وزرا اور سلاطین کے بھی ہیں پر اُن سے
جن کی دہشت سے محل جات ہے دم شیریں کا
کرتے ہیں نرم دلوں سے یہ نہایت نرمی
مدح میں مصرع تاریخ یہ مہدی نے کہا

آج مہمان سکندر ہیں گورنر جنرل
رتبے میں قدر میں برتر ہیں گورنر جنرل
وہ جسری ہیں وہ غضنفر ہیں گورنر جنرل
سخت دل کے لیے پتھر ہیں گورنر جنرل
”نیک اوصاف دلاور ہیں گورنر جنرل“

۱۳۲۳ھ

نذر گزرا سیدہ قدوی مہدی علی خاں تولیدار کتب خانہ ریاست رامپور ۶ اپریل ۱۹۰۵ء

اب کتاب خانے کا معائنہ کرنے والوں کی رائیں پڑھیے

(۳)

مہدی علی خاں صاحب کو اس قدر واقفیت اور تجربہ ہے کہ ایسے عظیم الشان دارالکتب کی ایک ایک کتاب کا نمبر و نشان اور اس کی حالت گویا ان کی
آنکھوں کے سامنے ہے۔
محمد شبلی پروفیسر مدرسۃ العلوم علی گڑھ ستمبر ۱۸۹۰ء

(۴)

منشی مہدی علی خاں صاحب ایسے عظیم الشان کتاب خانے کے لیے نہایت لائق ہیں کوئی کتاب ان سے منگائی جائے وہ فوراً لادیتے ہیں گویا دارالکتب
ان کے پاس ہی تھی۔
ذکار اللہ ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۰ء

(۵)

در عہد نواب کلب علی خاں بہادر خلد آشیانہ کے آتر میں..... اس ترقی خواہ دولت سے ترتیب فہرست کے واسطے ارشاد ہوا..... ترقی خواہ نے
مسبب فشار عالیہ نواب خلد آشیانہ چند اصول قائم کر کے تکمیل فہرست کا ارادہ کیا اور محمد مہدی علی خاں نے جواب تولیدار کتاب خانہ میں انہیں
اصول کے موافق ترتیب فہرست شروع کی۔ اس زمانے میں میراجانا وطن کی طرف ہوا مہدی علی خاں نے مرد جفاکش اور زمین میں میری غیبت میں نہایت
عرق ریزی سے فہرست کا ایک خاکہ تیار کر کے جناب نواب خلد آشیانہ بہادر کے حضور میں پیش کیا جس کو جناب نواب مدوح نے پسند فرما کر مزید تکمیل اور
خانہ پری نقشہ فہرست کا حکم دیا۔ اور مہدی علی خاں کی پرورش اور عزت فرمانے کا ہنگام تکمیل فہرست اظہار فرمایا۔ اس عہد دولت مہدی کا محقق تکمیل
نہونے پائی تھی کہ عہد نواب محمد مشتاق علی خاں بہادر عرش آشیانہ آیا..... مولوی محمد عبید اللہ صاحب کہ ایک مرد کامل اور جو ہر قابل میں ملازم ہو کر
خاں اسی کا رتھ سید و ترتیب پر مامور ہوئے..... ان کی جانفشانی اور مہدی علی خاں کی کاروائی سے فن و ادب فہرست گویا تکمیل کو پہنچی..... مختصر یہ

لے حاشیہ صفحہ گزشتہ: انتخاب یادگار کے اشعار کا ایک انتخاب مہدی علی خاں نے تیار کیا تھا اس میں انہوں نے اپنا صرف یہی ایک شعر درج کیا ہے۔

ہے کہ صورت کتب خانے کی اب ہے ایسی اس سے پیشتر کبھی نہ تھی۔ اور مظان کتب خانہ میں اولاً محمد مہدی علی خاں کی تحریر کاری اور ہوشیاری اور جفاکشی اور عرق ریزی اور ثانیاً مولوی محمد عید اللہ صاحب کی بانفشاری و مستعدی اور قابلیت نہایت قابل قدر ہے۔
امیر احمد (مینائی) عفی عنہ ۲۳ دسمبر ۱۸۹۲ء

(۶)

..... منتظم اس کے مولوی مہدی علی خاں صاحب جو میرے ہمنام ہیں درحقیقت زندہ فہرست ہیں ان کی قابلیت اور توجہ کتابوں کی ترتیب اور بوقت طلب فی الفور پیش ہونے سے ظاہر ہوتی ہے۔ میں نے ایسا عمدہ انتظام کسی سرکاری کتب خانے میں ریاست حیدرآباد کے نہیں دیکھا۔ وہ ہر طرح سے شکر ہے اور تعریف کے مستحق ہیں۔ اور کام کی ذمہ داری اور محنت اور قدامت اور قابلیت کے لحاظ سے ترقی کا استحقاق رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ کلید ان کو اپنے فیض عام سے محروم نہ رکھیں گے.....
محسن الملک ۱۲ دسمبر ۱۸۹۵ء

(۷)

میں نے آج اس کتب خانے کو دیکھا۔ اگرچہ بسبب علالت کے جس قدر چاہتا تھا اس قدر میں کتب خانے میں نہیں ٹھیر سکا۔ مگر مولوی مہدی علی خاں صاحب جو منظم کتب خانہ ہیں ان کی رہبری سے تھوڑی سی دیر میں کتب خانے کی ترتیب و تقسیم و انتظام اور ہر قسم کی کتابوں کی تعداد اور دیگر ضروری مراتب سے کسی قدر واقفیت حاصل ہو گئی..... امید ہے کہ..... مولوی مہدی علی خاں صاحب جو تمام لائبریری کی ناطق فہرست ہیں اور جن کی کارگزاری کے سب لوگ مداح و ثنا خواں ہیں سرکار دولت مداسے ان کی زیادہ قدر افزائی فرمائی جائے گی۔

الطاف حسین حالی عفی عنہ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۶ء

(۸)

..... مولوی مہدی علی خاں صاحب بہتم کتب خانہ کی نیک دلی اور وسیع واقفیت نے مجھ کو تعجب میں ڈال دیا انھوں نے تکلیف گزارا فرما کر مجھ کو نہایت نادر اور بے مثل چیزیں دکھائیں مثلاً بابا و شاہ کے ہانڈی لکھی ہوئی رباعیات اور اسی طرح کی اور دوسری چیزیں.....
سید اکبر حسین جج عدالت ضلع آباد ۱۶ اکتوبر ۱۸۹۶ء

(۹)

اس سے قبل کی رائیں جس قدر اس کتب خانے کی بابت لکھی ہوئی ہیں وہ ظاہر کر رہی ہیں کہ خادم دارالملکت مولوی مہدی علی خاں صاحب جو خلیفہ کے حسن واقفیت و حسن انتظام اس کے متعلق درخور توصیف و ثناء ہے۔

آثم ابو المعظم سراج الدین احمد خاں سائل دہلوی ۳۰ اکتوبر ۱۸۹۶ء مطابق ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ

(۱۰)

..... تھو لیڈر مولوی مہدی علی خاں صاحب نہایت متدین اپنی ڈیوٹی پر اس کبر سنی میں نہایت مستعد وقت کے ایسے پارہ کہ ہرے عرصہ قیام میں ماہ میں کبھی ۵ منٹ کا فرق میں نہیں پایا۔ دس بچے سے چار بچے تک اہل حاضر پایا۔ کتابوں سے ایسی محنت و لطف بھیجی کہ ان کی شاکہ کا اپنی مشوقہ کے سوا کسی کو ملنے نہ دیتا تھا۔ اس عرصہ میں مولوی مہدی علی خاں صاحب کی ناطق فہرست ہیں۔ اس دارالعلوم کی ایک ایک کتاب کا نمبر و نشان و حالت گویا ان کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ ماشاء اللہ حافظ بھی بہت قوی و زبردست ہے حال میں تھو لیڈر صاحب نے عربی فہرست کو حوزہ و فہرست پر جس ہوشیاری اور جفاکشی اور عرق ریزی سے ترتیب کیا ہے۔ عربی کا ذخیرہ تا بقائے فہرست ان کی مرہون منت رہے گا۔ ان کے حسن اخلاق و مناساری اور کارگزاری کے سب لوگ مداح و ثنا خواں ہیں۔ اس پر میں بھی بہت مذوروں سے صاف کرتا ہوں۔
منتظمین کتب خانہ کو ان کی زیادہ قدر افزائی کا خیال کرنا لازم ہے.....

خادم المحققین جاقظانندیر احمد کان اللہ لہ فی الدنیا والآخرہ ہ صدر مولوی ایشیا ملک سوسائٹی بنگال برائے تحقیقات کتب قلبیہ و تدبیر و غیبیہ از جانب گورنمنٹ انڈیا مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۹۶ء

میں اس کتاب خانے سے بارہا متمتع ہوا ہوں..... مہدی علی خاں صاحب تو خود ایک زندہ کتاب خانہ ہیں۔ (شلی نعمانی ۶ اپریل ۱۹۱۲ء)

ابجد اور اس کے اعداد

۱	ا
۲	ب
۳	پ
۴	ج
۵	چ
۶	د
۷	ڈ
۸	ر
۹	ز
۱۰	ژ
۲۰	ح
۳۰	ط
۴۰	ی
۵۰	ک
۶۰	گ
۷۰	ل
۸۰	م
۹۰	ن
۱۰۰	س
۲۰۰	ع
۳۰۰	ف
۴۰۰	ق
۵۰۰	ص
۶۰۰	ش
۷۰۰	ت
۸۰۰	ث
۹۰۰	خ
۱۰۰۰	ذ
۱۱۰۰	ض
۱۲۰۰	ظ
۱۳۰۰	غ

اور آخر میں موجودہ لائبریرین جناب عرشی صاحب کی رائے پڑھیے جو معارف اعظم گڑھ میں شائع ہوئی تھی۔

مولوی مہدی علی خاں مرحوم کتب خانے کے تحول دار تھے۔ فارسی کی تعلیم باضابطہ پائی تھی اردو میں شعر بھی کہتے تھے اور حضرت امیر مینائی سے تلمذ تھا۔ موصوف کوہ میں نے خود دیکھا تھا۔ آخر عمر میں صنعت کے باعث سواری میں کتاب خانے آتے جلتے تھے۔ لیکن حافظے کا یہ عالم تھا کہ کتاب کا حلیہ سن کر الماری میں سے نکال لاسکتے تھے ان کی متعدد تصنیفات کتاب خانہ درامپور میں موجود ہیں۔

ہجری سنہ رواں ۱۳۸۲

مہینوں کے نام اور ترتیب

- ۱۔ محرم
- ۲۔ صفر
- ۳۔ ربیع الاول
- ۴۔ ربیع الثانی
- ۵۔ جمادی الاول
- ۶۔ جمادی الثانی
- ۷۔ رجب
- ۸۔ شعبان
- ۹۔ رمضان
- ۱۰۔ شوال
- ۱۱۔ ذیقعدہ
- ۱۲۔ ذی الحجہ

دنوں کے نام اور ترتیب

جمعہ	منگل	سینچر	شنبہ
	بدھ	اتوار	یکشنبہ
	جمعرات	پیر	دوشنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ وفات خواجہ حیدر علی آتش (شاگرد مصحفی) از تدبیر الدولہ منشی مظفر علی خان صاحب جناب اسیر مرجم

۲ سرودش غیب چنین گفت مصرع فوتش
منوہ بزم جنان گرم جلیہ آتش
۱۲۶۳ھ

۲ حیرت پس آئینہ دل کرد سخن
ایضاً از جناب اسیر
"خاموش ابروئی گویا گردید"
۱۲۶۳ھ

۲ مردن او ایجاد قیامت اہل سخن رادل غمگین
ایضاً از اسیر علی اللہ مقامہ
"فیضی عرفی سعدی مجدی صائب حافظ بے دریا"
۱۲۶۳ھ

۵ دیکھ کر دیوان یہ تاریخ لکھ دی اے قبول
ایضاً از کپتان مقبول الدولہ بہادر مرجم قبول
"اب فنا آتش نہیں سوز زباں دنیا میں ہے"
۱۲۶۳ھ

۲ مہر مصرع دعائیہ بتاریخ نوشت
ایضاً از میر وزیر نور تخلص
"ارم و جنت و فردوس بود جائے مقام"
۱۲۶۳ھ

۵ آہ گل شد ز صرصر گردوں
نور مضطر بگو چراغ جہاں
۱۲۶۳ھ

تاریخ وفات شیخ امیر الدین آزاد بریلوی شاگرد میر غلام علی عشرت از نواب نیاز احمد خاں ہوش شاگرد اسیر

۲ "بہشت بریں کا ہے آزاد، سرور"
پے سال رضواں نے بڑھ کر کہا

تاریخ وفات مفتی صدر الدین خاں صاحب دہلوی آزردہ تخلص از مولوی ظہیر علی مخاطب شمس شعرا ظہور تخلص

۶ چراغش هست تاریخ ولادت
کنوں گفتم "چراغ دو جہاں بود"
(۲۲ ربیع الاول پنجشنبہ ۱۶ جولائی ۱۸۶۸ء)

۲ گفت نساخ مصراع تاریخ
ایضاً از عبدالغفور خاں صاحب نساخ ساکن کلکتہ
"صدر اسلام و دین امام بہشت"

۲ تاریخ وفات حاجی ناظر عبداللہ مرحوم آشفٹہ تخلص رئیس سلہٹ از عبدالغفور خاں نساخ
گفت نساخ سال ترحیلش
مرگ عین الکمال آشفٹہ

تاریخ وفات نواب میر محبوب علی خاں بہادر نظام الملک آصف جاہ شاہ کن آصف تخلص
شاگرد نواب فصیح الملک داغ دہلوی از مولوی مظفر حسین صاحب سلیمانی شاگرد معالج الدولہ
حکیم حاجی مولوی سید فرزند علی افندہ الاطبا۔

۱۔ تاریخی ذیلی تفصیلات کا یہ حصہ جو قوسین میں بند اور خط کشیدہ ہے قطعہ بالا کے محذوف اشعار سے ماخوذ ہے۔
۲۔ ی سے انتخاب یادگارک سے تذکرہ کا طمان پور تک سے تذکرہ کلیم مراد ہے جہاں کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔

”محبوب ملک واصل بارغ جناں ہوئے“

ہاتھ نے بہر سال مظہر یہ دی ندا

۵۳

(۱۳۴۹ سال بعارضہ فلک چارم شہر صیام بعد زوال روز سہ شنبہ) ۲۹ اگست ۱۹۷۷ مطابق ۱۳۲۹ھ

ایضاً از نواب جعفر علی خاں بہادر رئیس شمس آباد

۹ بگ جعفر پے نقل مکانش ”شہ ملک دکن سوئے جناں رفت“

۱۳۲۹ھ

تاریخ وفات نواب آصف الدولہ بہادر شاہ اودھ آصف تخلص از ندیم شاعر

۵ نقش بند کاف و نون بر تربت آصف زیشت ”ہا ہنار روح و ریحان و جنات النعیم“

۱۳۱۲ھ

ایضاً از شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

”بود با حیدر کرار محشور“

۱۳۱۲ھ

۲ نو شتم سال تاریخ وفاتش

ایضاً از مولوی عبدالغفور خاں نساخ

”مقیم گلستان فردوس عالی“

۱۳۱۲ھ

۱ پے سال ترحیل آصف نو شتم

تاریخ وفات حافظ عبدالرحمن احسان دہلوی از مفتی غلام سرور قریشی لاہوری

دولت و صل یافت از حق مفت

”جامع حسن فضل و احسان“ گفت

۱۳۶۷ھ

چونکہ احسان محسن عالم

۲ سال و صلش خرد بعد احسان

ایضاً از مولوی عبدالغفور خاں نساخ

”شمع دارا القرار احسان شد“

۱۳۶۷ھ

۲ سال ترحیل او زرق حساب

تاریخ وفات احسان علی خاں احسان شاہ جہاں پوری از مولوی عبدالاحد صاحب لکھنوی

”فردوس محل عزیز خاطر“

۱۳۳۲ھ

۵ شمشاد نوشت سال فوتش

(چار شعبان شب ووشنبہ)

تاریخ وفات مولوی محمد حسن صاحب (کاکوروی) حسن تخلص برادر خور و مولوی محمد حسن صاحب کاکوروی

نائب وزیر دیوانی ریاست بھوپال

مردہ در گورست حسن زندہ در گور من

۱۸۷۲ء

۹ گفت دل ہر گہ کہ آمد در زہاں آں آفتاب

تاریخ وفات آغا احمد علی احمد تخلص صاحب موبد برہان از مولوی انس

”کہا آغا احمد علی وائے حیف“

۱۲۸۰ھ

۲ فلک نے پے سال فصلی وہیں

تاریخ وفات واجد علی شاہ بادشاہ اودھ اخت تخلص از میرضامن علی جلال لکھنوی

”کہ آہ آہ بھایک بیک چراغ اودھ“

۱۳۰۵ھ

۲ کہی جلال نے اس کے زوال کی تاریخ

ایضاً از مرزا محمد زکی علی خاں صاحب زکی تخلص نبیرہ نواب سرفراز الدولہ حسن رضا خاں بہادر شاہ گروہ میر انیس مرحوم

کہ واجد بود قوم شاہ مظلوم

کہ ہجراد بوصل شاہ مغموم

کہ داخل ہو گئے اختر جناں میں

۱۳۰۵ھ

۶۲ ہوا ہے بانقط حرفوں سے معلوم

اُسی صورت سے پھر ہوتا ہے مفہم

زکی کیا فکر ہو آہ و فغاں میں

جمعہ ۲۷ ستمبر ۱۸۸۷ء (۱۳۰۵ھ)

ایضاً از شیخ محمد جان شاد بکھنوی

بے سر ہوش شاد لکھ تاریخ

۲

تاریخ وفات خواجہ عبدالغفار اختر تخلص رئیس ڈھاکہ از مولوی عبدالغفور خاں نساخ

قلم دل نگار اے نساخ

۲-

تاریخ وفات حیدر مرزا مرحوم ادب تخلص خلف عشق مغفور (بکھنوی) از کمال خلف میاں جلال کمال دل حزیں نے یہ بکھی تاریخ جلالت کی

۳

بعر ۳۷ سال جمعہ ۲۸ محرم

تاریخ وفات تدبیر الدولہ بدرالملک جناب منشی مظفر علی خاں صاحب بہادر اسیر بہادر جنگ بکھنوی (شاگرد مصحفی) از جناب مفتی منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی نور اللہ مرقدہ شاگرد حضرت امیر استاد نواب والا جناب سید محمد کلب علی خاں بہادر فرماں روا اے رام پور بکھنوی بکھنوی

۲۴

دیدم بغخان و نالہ می گفت امیر

سہ شنبہ ۴ فروری ۱۸۸۲ء ربیع الاول ۱۲۹۹ھ

ایضاً از سید غلام حسنین قدر بلگرامی

قدر تاریخ وفات آدر داند رقیب نظم شد ز سخن المومنین آزاد قدسی نفس امیر

۴

ایضاً از قدر بلگرامی در مثنوی

تازہ بازی گوہر سفت

قدر و دوتا تاریخ بگفت

۵

فات کلیم طاب ثراہ

فات سلیم طاب ثراہ

۱۲۹۹ھ

۱۲۹۹ھ

ایضاً از نواب نیاز احمد خاں ہوش بریلوی

امیر خوش سیر خوش وضع خوش فکر
تو ہاتھ نے برائے سال جہات
مگر گن کے دوا نگلی کے پورے
رہیں باقی جو دوان کا سر کبر
ہوئے راہی سوئے دار البقا جب
صدائے نراٹھا دیں انگلیاں سب
کہا لکھ لے انھیں اے ہوش تو اب
بھکا دینا کہ ہو جائے مودب

۴

ایضاً از مولوی عبدالحق حق و صفارام پوری

بند ہستی سے اسیر اب چھوٹے

سال فوت ان کا لکھا حق نے

۴

تاریخ وفات راجہ اشفاق علی خاں اشفاق تخلص تعلقہ دار محمدی از مولوی مظفر حسین صاحب سلیمانی

ہوا ان سے آبا د گلزار رضواں

سدا ہارے جوانی میں ملک عدم کو

۵

کہا جنتی راجہ اشفاق علی خاں

مظفر جو تاریخ ہاتھ سے پوچھی

تاریخ وفات نواب علی اصغر خاں مخاطب بہ ظفر الدولہ اصغر تخلص از مولوی عبدالغفور خاں نساخ شریک مصرع و تاریخ این چنین اے حال

۲

شنبہ ذی قعدہ ہے، آہ درد ہائے غم

۱۲۷۶ھ

۱۲۷۶ھ

تاریخ وفات از محمد اطہر حسین خاں اطہر (گورکھ پوری) خلف منشی اصغر حسین خاں صاحب گورکھ پوری از حافظ جلیل حسن صاحب جلیل شاگرد جناب امیر مینائی

دہن گور سے صدا آتی "تبر اطہر حسین خاں ہے یہ آہ"

ایضا از مولوی عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی

در جمادی اولیں بہ نہسم ۵

گفت شمشاد سال جلت اد "جاں بجای آفریں خدای سپرد"

تاریخ وفات میاں اطہر ارشاد از جناب تدبیر الدولہ بہادر لکھنوی

ہاتف غیب نے کہی تاریخ "آج اطہر ہو گئے پنہاں"

تاریخ وفات میرالم صاحب دہلوی متخلص بہ الم از مولوی عبدالغفور رحاں نساخ

سال ترجمیل الم چوں خواستم گفت ہاتف جائے ادب داغ نعیم

تاریخ وفات سید آغا حسن امانت (لکھنوی) از جناب تدبیر الدولہ اسیر لکھنوی

تاریخ وفات اور رقم کرد اسیر "جاں داد امانت بخدا بود این"

ایضا از سید حسن لطافت خلف آغا حسن امانت

دریں فکر بودم کہ رمضان فردوس "بگفتا رسیدند امانت بجنّت"

ایضا از میر وزیر نور تخلص لکھنوی

بہر تاریخ دفاتش گفت نور حیف بودہ آہ شاعر بے مثال

(سنہ شنبہ ۲۸ جمادی الاول بوقت شام)

تاریخ وفات منشی امانت اللہ امانت شاگرد نسخ از سید عصمت اللہ نسخ

پے لوح قبرش بہ صدر بخ و غم زہے تربت نور گورم رقم

تاریخ وفات سید محمد جعفر صاحب لکھنوی امید تخلص از سید محمد اسماعیل حسین منیر شکوہ آبادی

سال مرگش منیر محزون گفت "زیب قصر بہشت معنی باد"

ایضا از منیر

منیر ہاتف غیبی نے یہ کہی تاریخ "رہ عین خلعتیں ہیں آل مصطفیٰ کے پاس"

تاریخ وفات میاں امیر شاہ صاحب امیر تخلص رجمۃ اللہ علیہ خلف سید محمد جہانگیر شاہ مرید میاں غلام شاہ صاحب خلف

ملا فقیر آخون صاحب قدس سرہ العزیز از جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی مرید میاں امیر شاہ صاحب

سال رحلت فی البدیہہ ہر زبان آمد امیر صوفی کامل جنید وقت شبلی زمان

بم ۹۰ سال (دوشنبہ ۲۳ صفر بوقت عصر) ۱۲۹۰ھ بم ۲۱ اپریل ۱۸۷۳ء

تاریخ ہائے وفات جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی شاگرد جناب اسیر از حافظ علی حسن صاحب ماہر ہروی شاگرد

نواب فصیح الملک داغ دہلوی

نوشت سال وصالش ز جوش دل حسن "بخوردہ جام اجل آل امیر مینائی"

ایضاً از حسن

- ۲ حسن زروے ابجد مصرع سال گوید
ایضاً از منشی سلامت اللہ صاحب اسلم کانپوری بیجر اخبار ملک و ملت
گفت اسلم سال فوت اینک کہ شد
ایضاً از سید امیر اللہ صاحب امیر مدرسی مقیم دکن
”باد از فضل حق بہشت نصیب“
بہیں یک دعا بود ز منش
ایضاً از حکیم میرضامن علی صاحب جلال لکھنوی
جلال لکھ دو یہ تاریخ ان کی جلست کی
از حافظ جلیل حسن صاحب مانک پوری شاگرد امیر مینائی لکھنوی
گئے جو خلد بریں کو تو ان کی تربت پر
جلیل نے یہ لکھا روضہ جناب امیر

ایضاً از جلیل

- ۲ ”امیر کشور معنی امیر مینائی“
ایضاً از نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی
”قصر عالی پائے جنت میں امیر“
ہے دعا بھی داغ کی تاریخ بھی
(عارفہ صحت صفر و چن سال در حیر)
ایضاً از داغ
مل گئی تاریخ دل سے داغ کی
”آہ لطف شاعری جاتا رہا“
ایضاً از داغ

- ۲ آج اس غم کی یہ کہی تاریخ
ایضاً از حافظ ساجد علی کا کوردی ساجد تخلص وکیل عدالت صوبہ اورنگ آباد دکن
کنوں آں کجا آب و تاب سخن
”کہ شاعر جلیل المراتب بہرہ“
ایضاً از منشی اودھم سنگھ سردار تخلص ساکن امرتسر شاگرد حکیم میرضامن علی جلال لکھنوی
لکھ دے اے سردار تاریخ وفات
”آگیا ہے نظم اردو کو زوال“
ایضاً از مولوی سید ضامن حسین کنٹوری ضامن تخلص فرزند حبیب کنٹوری
مومن پاک تھا وہ مرد بزرگ
پنچتن کا تھا دل سے شیدائی
پے تاریخ پانچ بار کہو
ضامن آہ اے امیر مینائی

ایضاً از ضامن

- ۲ اس کی رحلت کی کہی ہم نے یہ ضامن تاریخ
ایضاً از راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر شاد تخلص پیشکار وزیر افواج سرکار نظام شاگرد جناب آصف جا آصف تخلص
گفتیم دعائیہ چن سال وفات
”محمد بود آخرت ادا ہے شاد“
ایضاً از کلیم لکھنوی شاگرد لٹن صاحب خورشید
لکھی ہجری کلیم نے تاریخ
”مکی قضا کل من علیہا فان“

ایضاً از کلیم

۵ سال ہجری پے تاریخ رقم کرد کلیم
"چہ درآمد بجنال منشی امیر احمد امیر"
(۱۳ اکتوبر ۱۹۰۰ء، ۱ جمادی الثانیہ شب یکشنبہ)
۱۳۱۸ھ

۴ ایضاً از کلیم میر مہدی کمال لکھنوی خلع میر ضامن علی جلال
ان کی رحلت کا سال لکھ دو کمال
"جل کے کیسی بھی یہ شمع سخن"
ایضاً از سید مولوی رضی الدین حسن کیفی شاگرد سجاد علی شاہ صاحب میکش حیدر آبادی
از سریاس میں نے لکھا سال
"بخشے اللہ امیر احمد کو"
ایضاً از شمس الحق سجاد علی شاہ صاحب میکش حیدر آبادی
از مرہام فنا لکھ سال مرگ
"خلد میں آرام سے ہے اب امیر"
ایضاً از میکش

۳ جس کو میکش ایک عالم کہتا تھا نازک خیال
"اشک گیا وہ شاعر صنعت طراز دے بیل"
ایضاً از منشی نوبت رائے نظر مہتمم خدنگ نظر
۱۳۱۸ھ

۲ از مرآہ است ابی مصراع سال
تاریخ وفات نواب میر محمد حسین خاں صاحب امیر تخلص از کلیم لکھنوی
ارم راجہ کافی شہر دزیب دزیں
"شاعر جاوید بیاں خاموش شد"
نواب سید محمد حسین
۱۳۱۸ھ

۲ تاریخ وفات میر ابو تراب انسخ تخلص از جناب اسیر لکھنوی
تاریخ گفت دل تاریخ گفت دل
"اے دای بو تراب اے دای بو تراب"
۱۳۲۰ھ

۲ تاریخ وفات انشا اللہ خاں انشا تخلص از منشی بسنت سنگھ نشاط
سال تاریخ اوزجان اجل
"عرفی دقت بود انشا گفت"
ایضاً از مفتی غلام سرور
۱۳۳۳ھ

۲ از خرد آمد عیاں تاریخ اد
تاریخ وفات میر بہر علی انیس (مرثیہ گوی) لکھنوا از جناب اسیر لکھنوی
در راہ پور این خبر آمد اسیر گفت
"خوش لہجہ آہ بلبل بزم عزمانند"
عزت شعرائے ہندی پاکال [۹]
۱۳۲۱ھ

دسمبر ۱۸۷۴ء ذی قعد
۱۳۹۱ھ

۲ ایضاً از میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی
سال مرگش نوشت کلک جلال
"مرد ہے ہے سخن پر کامل"
ایضاً از جلال
۱۳۹۱ھ

۲ جلال مصرع تاریخ انتقال نوشت
ایضاً از شیخ محمد جان شاد لکھنوی
"انیس بودہ بعالم چہ شاعر یکتا"
۱۳۹۱ھ

۲ بیسرد پا تمام شد پے سال
فرد مصرعہ چہ مرثیہ چہ سلام
۱۳۹۱ھ

ایضاً از سید حسن لطافت خلف سید آفا حسن امانت

جو میر برہلی ہیں انیس ذاکر شاہ
فصح کامل و حسان وقت قبل عصر
قریب شام ہوئے آہ وہ کمال تمام
سنایہ واقفہ جا مکاہ جب کہی تاریخ
بیان مصرع آخر کے اب صنایع ہوں
شروع مصرع تاریخ جو کہیں دو حرف
سنین بھی ہیں عیاں اس عیسوی ہری
وہ مرثیے نہ وہ پڑھتا نہ وہ بڑے مجھے
عجیب مصرع تاریخ ہے ملا لیتا

حیدر دہر سب اہل جہاں کے اس ورس
جناں میں جلکے ہوئے ساتھ حوریں کے جلوس
اخیر چاند تھا گزرتے تھے آہ دن آتیس
کہ جس میں لفظ ہیں آئے مناسب و سلیس
بفکر سمجھیں لطافت جسے حساب نویس
مہینا ایک ہے اور دوسرا ہے ہر نویں
جو بینات نہ ہوں رقم بطور نفیس
اداس مجلس ماتم ہے سامیں دس بیس
”یہ سچتیں کلہ ہے لوح انیس ہائے انیس“

۱۲۹۱ھ

(۹ دسمبر ۱۸۷۲ء چار شنبہ ۲۹ شوال)

ایضاً از میر ذریعہ نور تخلص

نور بہر سال ہائے زوہدا
تاریخ وفات مرزا (محمد جعفر) اوج صاحب خلف میرزا دیر صاحب از نواب سید محمد جعفر علی خاں صاحب
شمس آبادی جعفر تخلص

چشم انصاف سے اے معترض ذکر حسین
بلبل سدرہ مورخ سے ہریوں گرم سخن
تصویر دوش میں دیکھ اوج محمد جعفر
تیرے ہمنام کی تاریخ ہے سب بہتر
ایضاً از سید شفا الحین مودج تخلص رئیس زبید پو ضلع بارہ بکی

رقم زدموج بہر سال رحلت
ایضاً از مرزا ہادی صاحب دی تخلص
یگوسہ بار اوج صد عالم

کک شیعون زائے ہادی سال تاریخش نوشت
منبر بزم ذبیح الکربلا ہے اوج شہر را

تاریخ وفات ابوالنصر سلیمان جاہ نصیر الدین حیدر بادشاہ تخلص وہیں بادشاہ ملک اودھ خلف غازی الدین حیدر بہادر
از فیض شاگرد مرزا قتل لکھنوی

ہاتھ گفت از سرافسوس
تاریخ وفات شیخ امداد علی (لکھنوی) بحر از جناب اسیر لکھنوی
گفت دل ”بحر بیک مودج بکوثر رسید“
ایضاً از شیخ محمد جان شاد لکھنوی

مہارے کے حرف مصرع بحر
چھوڑ دہائی سے جو پڑھیں آعاد
ہو چکیں ضرب جب وہ سات اعداد
رحلت بحر کی یہ ہو تاریخ
بحر کے یوں سنیں شاد لکھو
ضرب وہ سات پانچ میں کر لو
سیکڑے پھر سہ چہر کیجیے تو
آشنا تھا غریب رحمت ہو

۱۲۹۵ھ

تاریخ وفات برشتہ از منشی لال چند انس لکھنوی

- ۲ بوم در فکر بہرہ تاریخ وفات
تاریخ رحلت (فتح الدولہ) مرزا محمد رضا خاں (بہادر) برق لکھنوی (شاگرد ناسخ) از منشی اسماعیل حسین منیر
منیر انشانودہ سال مرگش
۲ ایضاً از میر وزیر نور شاگرد برق
۳ بہر سال فوت ہاتف زندا
ایضاً نیاز احمد خاں ہوش بریلوی
۲ ہاتف نے ان کہہ تھے ہی ہوش بہر سال
تاریخ وفات میر بادشاہ علی بقا تخلص خلف میر وزیر صبا از سید امیر حسن فروغ لکھنوی مقیم حیدر آباد وکن
۹ بگہ فروغ من فوت حضرت استاد
ایضاً از کلیم لکھنوی
۲ کلیم از پے سال فوتش بہ ہجری
تاریخ وفات منشی خواجہ غلام غوث صاحب خان بہادر ذوالقدر بے خیر تخلص میر منشی لفظی از شاہ محمد شفیع صاحب پیرزادہ صفی پور
ضلع اونا د قیس تخلص
۳ چوں رفت خود پیای ادب قیس گفت سال
تاریخ وفات شیخ علی بخش صاحب بیمار تخلص از میر عابد حسین صاحب ادج رام پوری خلف میر احمد علی صاحب سا
۲ رفیقہ بہر سید اے ادج سال
۲ تاریخ وفات کنور جیونت سنگھ پروانہ پسر راجہ بینی (پر شاد) بہادر از ناسخ
تاریخ چنین رقم نمودم ناسخ
تاریخ وفات نواب شاہ جہاں بیگم صاحبہ کرزن آٹ انڈیا رئیسہ ولادر اعظم طبقہ اعلائی ستارہ ہند والیہ ملک بھوپال تخلص تاجورو
شیریں از مولوی علاء الدین جلال آبادی فرخ تخلص استاد نواب احتشام الملک عالی جاہ سلطان دولہا بہادر
فرخ بسال رحلت ادوین دعا بخوانہ
تاریخ وفات مرزا جہان پیش تخلص از میر غلام حسین شایق
۳ ناگاہ صدائے زدا در دو بکا ہاتف
۲ شاہ جہاں بخند باد دوار جندہ
۱۶ جون ۱۹۰۱ء - ۱۳۱۹ھ
۲ حالاً بکسوف آمد ماہ سنجن اردو
۱۲۶۴ھ

تاریخ وفات میر حسین تسکین دہلوی از نواب غلام حسین صاحب رئیس شاہ جہاں پور حسین تخلص صاحب دواوین

۲ مردن انداختہ احباب را در اضطراب
”آہ تسکین رفت از دل“ سال تاریخش بود

مقام رام پور بجر ۵۰ سال ۱۷ شوال (دی)

تاریخ بابت وفات مرزا زین العابدین خاں عارف و میر حسین تسکین و حکیم مومن خاں مومن از مرزا قربان علی بیگ ساکت دہلوی شاگرد لب

۳ کہا دل نے کہ داخل ہو گئے سب
”ارم میں عارف و تسکین و مومن“
تاریخ وفات منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی از محمد شریف خاں آزاد ہتم جلدہ یار شہر میرٹھ
۳ رقم تاریخ رحلت کرد آزاد
”مکان زیب گلشن در جہاں یافت“

بجر ۳۳ سال بوقت ۵ بجے شام بمقام لکھنوی یک شنبہ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ ۲۸ مئی ۱۹۱۰ء

ایضاً از منشی عاشق حسین بزم

۴ ہاتے دنیا سے اٹھ گیا اے بزم
”شاعر خوش کلام فرد جہاں“

ایضاً از سید قدرت علی قدرت شاگرد میاں امیر اللہ تسلیم لکھنوی
۹ کہا رو کے قدرت یہ میں نے دہیں
”گئے باغ عالم سے وہ کامیاب“
ایضاً از شاد میرٹھی

۲ ہے دعا شاد کی تہ دل سے
”داخل حلد ہوا الہی اب“
تاریخ وفات منشی انوار حسین صاحب تسلیم سہسوانی از سید فرید احمد و فراد آبادی
۱۲ کہتے تھے وہ مرتے دم کہ یارب
تسلیم کو آج بخش دے تو

مقام مراد آباد ۲۳ مئی ۱۸۹۲ء

ایضاً از وفادار صنعت تو شیخ

۲ میرایں پنج بہم کردہ نوشت
”قلق در پنج و غم و حیف دالم“

۱۳۰۹ھ

دیشنبہ ۱۹ شوال

تاریخ وفات نواب شبیر علی خاں تنہا تخلص رئیس اعظم مراد آباد از سید فرید احمد و فراد آبادی

۳ روتا ہوں و نایہ پڑھ کے مہرے
”تنہا نہیں، لطیف شاعری کیا“

تاریخ وفات شاہزادہ بشیر الدین توفیق تخلص ابن شاہزادہ شکر اللہ ابن ٹیپہ سلطان از عبدالغفور خاں نساخ رکن ملک
۲ سال ترحیلش کر اے نساخ جتم ناہاں
”رہتی فردوس توفیق“ از فلک گفتا روش

تاریخ وفات خواجہ حسن ثابت سوداگر از شیخ امام بخش نساخ

”خواجہ حسن مردہ امروز“

۱۲۳۶ھ

نساخ سال وفاتش گفت

تاریخ وفات نواب شہاب الدین احمد خاں بہادر ثاقب تخلص رئیس دہلی خلت نواب ضیاء الدین احمد خاں بہادر وزیر تخلص از نساخ

”حیف شہاب ثاقب نہیں“

۱۲۸۹ھ

سال لکھا فلمے نے وائے

ایضاً از میرزا قربان علی بیگ ساکت دہلوی

- ۲ تاریخ وفات ادچنیں پالک گفت "روز ششم نہ محرم صد ۵۰" ۱۲۸۶ھ
- ۲ تاریخ وفات میر کاظم علی ثامن تخلص برادر خورد میر ضامن علی جلال از جلال "ہواں مر گئے میر ثامن علی ۵۰" ۱۲۸۶ھ
- ۵ تاریخ وفات سید مہدی صاحب جدید تخلص برادر رشید (صاحب) نواسہ میر انیس اندرزا احمد ہادی عزیز لکھنوی "زیب مجلس رفت از دنیا بہنگلم شباب" ۱۲۸۶ھ
- ۲ تاریخ وفات قلندر بخش جرات تخلص (دہلوی) از شیخ ابام بخش ناسخ لکھنوی "ہائے ہندوستان کا شاعر ہوا" ۱۲۸۵ھ
- ۱ بے فوت قلندر بخش میں نے کہا "تاریخ جرات دہلوی جرات" ۱۲۲۵ھ
- ۵ تاریخ وفات مرزا محمد عباس علی خاں صاحب جگر تخلص خلف آغائی صاحب ناظم (لکھنوی) از صفی لکھنوی "ہائے گل ہو گیا چراغ اودھ" ۱۳۲۸ھ
- ۲ گفتم این مصرع تاریخ بہ انداز سبج "رفت در بزم جاناں نزد محمد عباس" ۱۳۲۸ھ
- ۵ سال تاریخ رقم زد محشر "رفت عباس حزیں پیش حسین" ۱۳۲۸ھ
- ۲ ایضاً از نواب سید محمد جعفر خاں بہادر جعفر تخلص رئیس شمس آباد "مجلس شاہ ہے عباس سے خالی ہے ہے" ۱۳۲۸ھ
- ۱۳ تاریخ انتقال کہوں حسن ادر کیا "تاریخ انتقال کہوں حسن ادر کیا" ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۹ بمقام لکھنؤ (ک)
- ۹ تاریخ سن کے مطمئن حسن نہ کیوں ہوں سب "ضامن علی ہوا ہے عدم میں جلال کا" ۱۳۲۴ھ
- ۲ گفتم سال وفات سیف حزیں "ہای ضامن علی جلال ببرد" ۱۳۲۴ھ
- ۲ اے صفا اندو گئیں تو مصرع سال وفات ایضاً از مولوی عبدالحق صفارام پوری "لکھ ادٹھے" سرآمد اہل کمال استاد آہ" ۱۳۲۴ھ
- ۲ تازہ یہ ادر دل کو تھل ہوا طلق ایضاً از سید تھیل حسین جلال پوری تھیل تخلص مقیم بمبئی "آخر جہان میں نہ ہے اک جلال بھی" ۱۳۲۴ھ
- ۳ کمال آنکھوں سے پنہاں ہیں جلال آج ایضاً از حکیم میر مہدی کمال خلف حضرت جلال "چھپا ہے شاعری کا مہر تیا بان" ۱۳۲۴ھ

ایضاً از کمال

صد آئی "پھپھا ہے ماہ تابان سخن کیسا"

کمال زار نے جب فکر کی تاریخ طلت کی

۱۲

تاریخ وفات مولوی جمیل الدین جمیل تخلص فرخ آبادی از نواب نیاز احمد خاں ہوش بریلوی

کہا بادل ہوش رضواں نے تب

۲

تاریخ وفات حکیم محمد حسن علی خاں جوش بریلوی از نواب نیاز احمد خاں ہوش بریلوی

ہوئے تیغ فرقت سے بے سرح جود

۲

"طبابت سخن، خلق خلق و رحم و نگوئی"

تاریخ وفات منشی جواہر سنگھ جوہر لکھنوی از راجہ عنایت سنگھ

تاریخ وفاتش در ہجری چوں جست عنایت ملہم غیب

۲

"جوہر بسواری اسپ اجل شد سوئے ارم صد آہ بگفت"

۱۳۱۱ھ

(چام محرم)

تاریخ وفات منشی جواہر سنگھ جوہر از راجہ عنایت سنگھ

"شمشیر زباں آرائی کا لومٹ گیا جوہر آہ الم"

۱۹۵۰ ہجری

۱۲ جوہر کا جو سال وفات لکھا دل ہائے عنایت کا ڈوٹا

تاریخ وفات مرزا جہاندار شاہ ولیعہد شاہ عالم بادشاہ متخلص جہاندار از نساخ

"رضی اللہ عنہ" گفت سرزش

۲

تاریخ وفات خواجہ الطاف حسین حالی شمس العلماء مرحوم از مرزا دولہ جالب دہلوی یادگار مرزا نوشہ صاحب غالب

گویش "حالی گزشت از دور گیدوں جہاں"

۱۳۳۳ھ

کس چو پرسد سال تاریخ وفاتش حالیا

۲

۱۱ صفر

۶ دسمبر ۱۹۱۲ء

تاریخ وفات مولوی حامد علی خاں صاحب حامد امرہوی بیرسٹرایٹ لکھنؤ از محمد عافز حسین سرسوی مفتوں

"بے فردوس میں حامد علی خاں"

کہو یوں مصرع تاریخ مفتوں

۱۱

۱۳۲۶ھ

۱۱ ستمبر ۱۹۱۸ء

تاریخ وفات مرزا جعفر علی حسرت لکھنوی از مولوی عبدالغفور حنا نساخ

"مرد ہے میرزا حسرت" بگفت

بہر سال فوت حسرت ہا تنم

۱

تاریخ وفات میر حسن صاحب ثنوی از میاں مصحفی

"شاعر شیریں زباں" تاریخ یافت

بسکہ شیریں بود نطقش مصحفی

۲

تاریخ وفات نواب غلام حسین خاں صاحب شاہ جہاں پوری حسین تخلص از حافظ بدھن خاں ضا تائب

ہا تفت نے یوں کہا کہ "ہوا گل چرغ ہے"

۱۳۸۱ھ

اندھیر ہے جہاں ہیں وفات حسین سے

۲

ایضاً از نواب عبدالعزیز خاں صاحب عزیز بریلوی

"پرد از کردہ از چین این عندلیب بوستان"

۲ جستم چو سال وفات او بر خواند ہا تفت مصرعی

۱۲۸۱ھ

- تاریخ وفات آغا محمد حسین صاحب کہاچی صاحب غیب البیان حسین تخلص از جناب اسیر لکھنوی
سال تاریخ فوت گفت اسیر ۲
"ہاے دیندار و ذاکر و عابد" ۱۲۹۵ھ
- تاریخ وفات حکیم مرزا باقر حشم تخلص شاگرد ناسخ از میر و نیر نور
گفت "مرزا باقر شیریں مقال" ۳
دل سر آہ کشیدہ بہر سال
(بست و چارم ماہ سیام) ۱۲۹۱ھ
- تاریخ وفات مرزا غلام فخر الدین دہلوی حشمت تخلص از نساخ
سال ترحیل حشمت اے نساخ ۱
"حشمت حق شناس" باتف گفت ۱۲۶۴ھ
- تاریخ وفات حکیم (رحمت الدولہ) غضنفر علی خاں صاحب غضنفر الدولہ خلف شاگرد جناب اسیر از کلیم لکھنوی
سن فوتش بہ علیوی است کلیم ۲
از جہاں گل شدہ چراغ اسیر ۱۹۰۱ء
- ایضا از کلیم
- کلیم از بہر تاریخش بگفتم ۳
و گریہم مصرع تاریخ خوانم
تاریخ وفات حاجی مولوی سید عبدالحمید مرحوم حمید تخلص از اسنخ شاگرد نساخ
سن فوتش دل اسنخ بصد غم ۶
"دریغ و ایسے دادیلا" بگفتا ۱۲۸۹ھ
- تاریخ وفات دلیر الدولہ مرزا حبیب صاحب بہادر حیدر تخلص از جناب اسیر
بتاریخ فوتش نہا کردہ باتف ۲
کہ "جایافت حیدر بقرب پیہر"
- تاریخ وفات مولوی نجف (علی) خاں خستہ تخلص اوستاد لواب صاحب و ناظم باشندہ ہجرات مولوی عبدالغفور خاں
صاحب نساخ
- مرد و نساخ سن ترحیلش ۲
تاریخ وفات مرزا ظہور (علی) خلیق تخلص (لکھنوی) (مرثیہ گو) از نساخ
سال ترحیل خلیق اے نساخ ۱
خامہ ام بزرگداشت صد مہ سخت ۱۱۹۹ھ
- تاریخ وفات (میر) خلیل شاعر مرثیہ گو از منشی آل احمد
سر شاعر از زوال آمد بیک سال
یکے آن غالب استاد و سنانین
دوم را ہنہا سرور استاد دارد
سوم شاعر خلیل مرثیہ گو
ہمہ عالم ز فوت این سہ شاعر
زیر بابینہ از بہر تاریخ ۶
- تاریخ وفات سید (میر) باقر حسین صاحب خندان تخلص از کلیم لکھنوی
کلیم این سال ہجرتش گفت ہجری ۲
"سہیل نیک پیوستہ بر حمت" ۱۳۱۸ھ
- تاریخ وفات مولوی عبدالعزیز تخلص خواجہ باشندہ کلکتہ شاگرد عصمت اللہ اسنخ

تاریخ وفات محمد عابد علی خاں خورشید تخلص از نواب سلیمان خاں اسد شاگرد جناب امیر لکھنوی

در چہنیں اندوہ از روی الم کلک اسد
"حشمت دین یافتہ" تاریخ سالش زورقم

تاریخ وفات سید محمد اصطفی عرف لدن میاں خورشید (لکھنوی) اود تا و کلیم لکھنوی
لکھ دی بھری میں سن مرگ کلیم

تاریخ وفات محمد علی میاں خیال تخلص رئیس شاہ جہاں پور شاگرد جناب امیر بینانی از مولوی مظفر حسین صاحب سلیمانی

چو جست سال مظفر سر و شش دادند
"بسوی ملک عدم شد خیال سید پاک"

ایضاً از مولوی مظفر حسین سلیمانی
از سر جہاں بگو کہ رفت خیال

فکر تاریخ چوں مظفر ہست
ایضاً مادہ تاریخی

"ہو گیا ہائے ہائے خواب خیال"

تاریخ ہائے وفات استاد السلطان خان بہادر بلبل ہندوستان ناظم یار جنگ نواب مرزا خاں صنا

داغ امیر الدولہ فصیح الملک دہلوی اود تا حضور بندگان عالی آصف جہاں (خامس) نظام دکن

از آزاد صاحب شیخ پوری شاگرد جناب امیر مرحوم

داغ کا داغ اور امیر کا داغ
دل آزاد داغ داغ ہوا

مصرعہ سال کہہ کے "دم" نکلا
"آج راہی جہاں سے دلغ ہوا"

ایضاً از حسن صاحب مارہروی شاگرد جناب داغ

احسن نے جو سال فوت ڈھونڈا
پایا نواب میر زاد داغ

ایضاً از سید محمد اختر صاحب اختر لکھنوی شاگرد داغ

اختر برائے رحلت اوسال عیسوی
گفت ست آہ آہ شدہ اتر قال داغ

ایضاً از حکیم بدرالدین صاحب بدر شامی

تاریخ سر و شش نے سنائی
"مہیات اے وائے میر زاد داغ"

ایضاً از مولوی نجم الدین صاحب شاقب سہواری

سن لو شاقب سے داغ کی تاریخ
"تمری بوستان جنت ہے"

ایضاً از میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

گفت جلال حزیں سال وفاتش چنیں
"بست بفر دوس پاک بیل ہند آشیان"

ایضاً از جمیلہ اہلیہ خان بہادر مولوی خدا بخش خاں سی آئی ای ساکن بانگی پور شاگرد داغ صاحب

داغ دل میں صورت اختر نمایاں ہو گیا

اے جمیلہ خوں رلایا ہے غم اوستا دے

۹

ایضاً از مولوی حسن رضا خاں صاحب بریلوی شاگرد جناب داغ

مرگ استاد کی حسن تاریخ

۱۰

داغ نواب میرزا کہیے

ایضاً از قاضی سید مقصود حسن حیرت شاہ جہاں پوری سررشتہ دار عدالت محمی خفیفہ گوالیار شاگرد نواب

مرزا صاحب داغ دہلوی

حیرت و نختہ ختم شاعری

سال زبرد بینہ میں اور لکھ

۹۱

دیگر از حیرت شاہ جہاں پوری

آج راہی جہاں سے داغ ہوا

مردم نکلتا ہے سن کے یہ تاریخ

دیگر از حیرت

بلبل کو خدا نے کیا داغ

کیا شان کرم ہے دیکھ حیرت

۲

جنت کو نواب میرزا داغ

دریا کو گہر فلک کو انجم

دیگر از حیرت

قضا کی ہے فصیح الملک نے آہ

جگر شوق کیوں نہ ہو اس غم سے سب کا

۳

دیگر از حیرت در صورتی و معنوی

تیرہ سو بائیس کہو سال موت

حیرت و نختہ یہ تاریخ ہے

۲

ایضاً از حفیظ صاحب جو پوری شاگرد امیر مینائی

شاعری داغ کے گئی ہمراہ

سال غم پڑھ کے خون ناب بہا

۹

(بعارضہ فلج ۹ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ ۱۴ فروری ۱۹۰۵ء تدفین یوم عید

ایضاً از رشید احمد صاحب رشید تھانہ بھون

حضرت داغ اے رشید مرگے آج آہ آہ

سال وفات کے لیے ہاتھ غیبی نے کہا

۲

ایضاً از شیخ محمد حنیف صاحب رعب قریشی انصاری شکوہ آبادی

آہ داغ دہلوی مرد آہ آہ

گفت تاریخ و فاقش رعب زار

۲

دیگر از رعب

ہو گیا زیر زمیں پنہاں سپہر شاعری

رعب سے تاریخ جب پوچھی تو رو کر کہا

۲

ایضاً از منشی ریاض احمد صاحب ریاض خیر آبادی شاگرد جناب امیر مینائی لکھنوی

اے خدایا داغ لاکھوں دل میں ہے

کہہ رہا ہے مصرعہ سال وفات

۱۳

ایضاً از زوار صاحب الہ آبادی

بلبل ہند داغ ملک عدم

چلا ہائے ہائے دنیا سے

۲

ایضاً از ابوالمعظم مرزا سراج الدین احمد خاں سایل دہلوی برادرزادہ جناب داغ دہلوی کہ بر فراش کندہ شدہ است

دفن شد روز عید سامی ہند

شد فاقش بشام یوم الحج

۵

مدفن پاک داغ نامی ہند

آہ دل بر کشید و سایل گفت

۱۳۲۲ھ

- ایضاً از منشی اودھم سنگھ سردار امرتسر
عیسوی سردار لکھ دے سال مرگ ۵
"داغ مرگ بلبیل ہندوستان"
- ایضاً راجہ راجایان مہاراجہ سرکشن پرشاد شاہ صاحب بہادر بمین السلطنت پیشکار مدار المہام سرکار عالی تلمیز جناب
آصف فرماں رواے سابق حیدر آباد دکن
شاد نے لکھی یہ تاریخ وفات ۹
"کعبہ جاں بلبیل باغ جناں" ۱۳۲۲ھ
- دیگر از شاد صاحب بہادر
دل سے کہی شاد نے یہ تاریخ ۷
دلی کا چراغ بجھ گیا آہ ۱۳۲۲ھ
- (مدت علالت یک ہفتہ)
دیگر از شاد صاحب بہادر
شاد نے موزوں کیا یہ مصرع سال وفات ۷
"چھپ گیا آنکھوں سے اب وہ آفتاب شاعری" ۱۳۲۲ھ
- دیگر از شاد صاحب بہادر
بکالو شاد دو لفظوں میں تاریخ ۲
پے اردو زبان تھے "داغ نفی" ۱۹۰۵ء
- ایضاً از شاعر صاحب شاگرد داغ
شاعر لکھے کس دل سے بھلا مصرع تاریخ ۲
جس شخص کی نظروں میں ہو "گلزار جہاں داغ" ۱۳۲۲ھ
- ایضاً منشی ارتضیٰ علی صاحب شرر کا کوہی شاگرد داغ دہلوی
تھے چرخ سخن کے دو ہی نیر
عبرت کہتی ہے تربتوں پر ۵
اک مہر تھا اور دوسرا ماہ
یہ داغ ہے یہ امیر ہے آہ ۱۳۲۲ھ
- ایضاً دیگر از شرر صاحب کا کوہی
دلم خواست تاریخ رحلت زہاتف ۲
بگفتا "نہاں زیر خاک دکن شد" ۱۳۲۲ھ
- ایضاً از قاضی شوکت حسین خاں صاحب شوکت رئیس اعظم مراد آباد شاگرد داغ دہلوی
سن فوت ڈھونڈھا تو ہاتف نے شوکت ۱۰
کہا غیب سے "واے داغ مکرم" ۱۳۲۲ھ
- ایضاً از ضیا صاحب دھلوی
کی ضیا نے جو مغفرت کی دعا ۲
"داغ بخشا گیا" ص ۱۹۰۵ء
- ایضاً از محمد حسین صاحب ظاہر فرخ آبادی
ظاہر بخستہ نے داغ کی رحلت کی سن ۱۹
رو کے کہی "آہ آہ دل میں ہے داغ نہاں"
- ایضاً از سید ظفر حسین صاحب تعلقہ دار رسول پور
"شاعری ہو گئی یتیم افسوس" ۱۳۲۲ھ
- ایضاً از محمد عہد الدین صاحب عالم امر دہلوی
ربودہ عقل و ہوشم مرگ استاد ۳
"فیض الملک استاد جہاں داغ" ۱۳۲۲ھ
- ایضاً از خواجہ عبدالرؤف صاحب عشرت بھنوی
سنیہ سال وفات برجستہ ۹
"داغ نواب میرزا کہیے" ۱۳۲۲ھ

ایضاً از امیر حسن شروع لکھنوی

آئی ندائے غیب دم فکر سال فوت
 داغ اے فروغ دل کو بڑا داغ دے گئے

۲

ایضاً از منشی فیاض احمد صاحب فیاض تخلص شاگرد داغ دھسکوی

فیاض گر تلاش ہے سال وفات کی
 کہہ لعل دہلی نذر زمین دکن ہوا

۱۸

ایضاً از سید احمد اللہ صاحب قیصر وکیل عدالت العالیہ حیدر آباد دکن

کس نے سوچ اس قدر قیصر
 کہہ دے "علم سخن یتیم ہوا"

۱۵

ایضاً از کلیم صاحب لکھنوی شاگرد لطافت

سال ہجری کلیم کرد رقم
 داغ سوے جہاں بود بپاس

۵

عیسوی سال وفاتش چہ ہجری است کلیم
 داغ در لالہ جنت بود از لطافت ازل

۱۲

ایضاً از حکیم میر مہدی صاحب کمال خلف جناب جلال لکھنوی

کمال حسنین نے لکھا سال مرگ
 اجل دے گی آہ داغ جگر

۹

ایضاً از منشی چراغ الدین صاحب لائق تخلص لاہوری اہلکار مطبع ریاست جھوپال

مصرع تاریخ لائق نے کہا
 داغ دے کے عید کے دن چل بسے

۶

ایضاً از مولانا مبارک صاحب اپنیچہ بانگی پور

"کب لب بام آفتاب نہ تھا"

۲۲

از جناب محمود خاں صاحب محمود تخلص سائن رام پور شاگرد نواب فصیح الملک بہادر داغ

داغ دنیا سے کیا گئے محمود
 گل ہوا گویا شاعری کا چراغ

۴

دیگر از جناب محمود خاں صاحب

جن کی تھی محمود اک عالم میں دھوم
 چل بسے صد حیف وہ داغ آج آہ

۳

دیگر از جناب محمود خاں صاحب

فرما دیا خدا نے محمود ہم نے بخشا
 نواب میرزا خاں سیدھا جہاں میں پہنچے

۳

ایضاً از حکیم مولوی غلام غوث خاں صاحب منت دہلوی یادگار حنا ندان جناب شیفتہ

مصرع تاریخ منت نے کہا بے ساختہ
 آج وہ تاج سر ہندوستان بھی چل دیا

۱۵

ایضاً از چھوٹو لال صاحب موج

کہا ہاتھ نے مصرع تاریخ
 چل بسا حیف داغ بیل ہند

۴

ایضاً از شیخ حافظ محمد سلام الدین صاحب نادر تخلص ریس اجمیر

لکھیہ نادر مٹا کے "دلی" کو
 آج راہی جہاں سے داغ ہوا

۷

ایضاً از وجاہت صاحب صدیقی

ہے یہ تاریخ رحلت استاد
 آہ کیا داغ دے گئے دل پر

۱۰

ایضاً از عزیز جنگ صاحب دلا، شاگرد داغ صاحب

- ۶ مصرع سال سے فغان ولا
تاریخ وفات مولوی وجہ اللہ خاں بہادر داغ تخلص ڈپٹی مجسٹریٹ پورنہ از نسخا
جوہیں پوچھا خروئے سال وفات
- ۲ "ہاے وہ داغ دے گئے دل پر"
تاریخ وفات مولوی وجہ اللہ خاں بہادر داغ تخلص ڈپٹی مجسٹریٹ پورنہ از نسخا
"مر گیا داغ آہ آہ" کہا
- ۵ اسیر از غیب تاریخ بخش شنیدم
تاریخ وفات مرزا سلامت علی صاحب دبیر (مرثیہ گو لکھنوی) از جناب اسیر لکھنوی
دبیر از ہند سوتے کر بلا رفت
- ۲ لکھی جلال نے تاریخ انتقال دبیر
ایضا از میر ضامن علی صاحب جلال
فلک پہ اوٹھ گئے مرزا دبیر وادیلہ
- ۲ از پے سالش بھنع تخرجہ شد مصرعہ
ایضا از سید حسن صاحب لطافت خلف امانت
"خار بی طوخی چمن برہم قلم دے دبیر"
- ۹ ہاں الم سے سراٹھا کر لکھ دے تاریخ وفات
بارغ بے بلبل ہے ہندستان لطافت بے دبیر
(سہ شنبہ وقت صبح سلخ محرم)
ایضا از منشی اسماعیل حسین صاحب منیر شکوہ آبادی
- ۳ سال ہجری مسیحی نظم کردم اے منیر
ایضا از میر وزیر نور لکھنوی
"بے نظیر دہر" یکتا بود آل استاد فن
- ۲ از فلک نور ندا بہر سنیش آمد
دیکھ از نور
"شہ افلیم سخن بود بدینا اے آہ"
- ۲ سروش غیب بلوچش نوشت از سر دل
تاریخ وفات خواجہ میر درد علیہ الرحمہ دہلوی از نسخا
"مزار پاک جناب دبیر خلد مکاں"
- ۱ سال ترحیل درد اے نسخا
خامہ ام برنگاشت "صد مہ سخت"
جنوری ۱۸۹۵ء جمعہ ۲۲ صفر ۱۱۹۹ء
- ۲ گفت ہاتھ اسیر تاریخ بخش
تاریخ ہائے وفات شیخ ابراہیم صاحب ذوق دہلوی (استاد بہادر شاہ ظفر)
از شاہزادہ محمد قادر بخش صابر دہلوی
- ۵ سر بریادی فن نے سخن میں نخل جب پایا
"لباس حرف سے معنی نے پہنا جامہ ماتم"
پنجشنبہ ۲ نومبر ۱۸۵۳ء ۲۲ صفر ۱۲۷۱ء
- ۳ نظم کی میں نے یہ تاریخ منیر
ایضا از منشی عبد الغفور نسخا
"نر ہا ذوق زباں دہلی میں"
- ۲ کی طلب میں نے جو تاریخ وفات
"ذوق ہے فردوس میں" دل نے کہا
۱۲۷۱ء

تاریخ وفات مولوی عبدالرحمن راسخ دہلوی (شاگرد مولوی محمد حسین فقیر) از آغا شاعر قزلباش دہلوی
مصرع تاریخ شاعر کیا لکھے
ہاتے راسخ فرد کامل گم ہوا“

۱۳۲۵ھ

۵ لکھا ہے سال یہ تدرسی نے لوح تربت پر
ایضاً از مولوی عبدالقدوس صاحب قدسی برادر ماموں زاد مولانا راسخ دہلوی
”ہے قبر راسخ طوطی ہند زاد دلا“

۱۳۲۵ھ

۳ گفت فیاض سال تاریخش
ایضاً از فیاض صاحب فاروقی دہلوی مقیم جودھ پور
”ثانی میرزا مرد آہ“

۱۳۲۵ھ

۲۲ لکھ دے فیاض مصرع تاریخ
دیگر از ایضاً
”بجھ گیا ہے چراغ دلی کا“

۱۳۲۵ھ

۱۳ منیر اب ان کا سال فوت لکھے
از منیر الدین صاحب منیر دہلوی
”ہوئی شعبان میں بس ان کی رحلت“
تاریخ وفات نواب ظفر یاب خاں راسخ (بریلوی) از نواب سلیمان خان اسد شاگرد جناب اسیر
عیسوی گفتمش، نیک تاریخ

۱۸۵۷ء

۱ سال فوت راسخ فخر جہاں
تاریخ انتقال شیخ غلام علی راسخ عظیم آبادی از نساخ
”گفت ہاتھ راسخ شیوا نہیاں“

۱۳۳۸ھ

۲ بہر تاریخ رحلتش نساخ
تاریخ وفات شاہ رفعت احمد زلفت مجددی از نساخ
شدر تم ”قدودہ جنت رافت“

۱۶ اپریل ۱۸۳۴ء بمصر ۶۵ سال ۲۵ ذی قعدہ ۱۲۴۰ دی ۱۲۴۹ھ

۵ تاریخ وفات خواجہ بدر الدین عرف خواجہ امان (دہلوی) مترجم بوستان خیال راقم تخلص از مرزا قربان علی بیگ صاحب لکھنوی
میرس از من آشفستہ ورقومی پرسی
”نیافت خواجہ امان آہ از اہل سال ست“

۱۲۹۶ھ

۲ قدر نے تاریخ کا مصرع کہا
ایضاً از غلام حسنین صاحب قدر بلگرامی
”آہ بدر آ یا خسوف گور میں“

۱۲۹۶ھ

۲ تاریخ وفات جناب شیخ وجیہ الزماں خاں سفیر خاص دارالریاستہ رام پور رحیق تخلص کہ در عہد جناب نواب
محمد یوسف علی خاں بہادر (ناظم تخلص) طاب ثراہ بہ عہدہ سفارت مقرر بودند از جناب ناشی امیر احمد صفا امیر عینائی لکھنوی
رحلت کی امیران کی کہی میں نے یہ تاریخ
”باسد ملک تھے وہ لباس بشری میں“

۹ جولائی ۱۸۷۲ء بمصر ۷۴ سال ۲ جمادی الاول دی ۱۲۸۹ھ

ایضاً از جناب اسیر لکھنوی

۱۶ شعبان روز چہار شنبہ قبل از نصف النہار ۱۶ شعبان ۱۲۸۹ھ شہداء مصنف نے خواجہ امان کا تخلص راسخ لکھ دیا ہے۔ یہ تخلص خواجہ عبدالرحمن کا ہے جو خواجہ امان کے بیٹے ہیں۔

- ۲ کبھی اسیر یہ تاریخ رحلت مرحوم
تاریخ وفات حسین علی خاں رزم فرخ آبادی شاگرد میاں منیر ازمنیر
"جناب شیخ ذریعہ الزماں جہاں کیسے"
۱۲۸۹ھ
- ۳ منیر مصرع تاریخ رحلتش گفتم
تاریخ وفات سید ناصر علی خاں بہادر ذوالقادر زریں تخلص از جناب منیر
"بود حسین علی داد دزدین بہشت"
۱۲۸۵ھ
- ۵ مصرع سال وفاتش نظم کردہ لے منیر
دیگر از جناب منیر
"آسمان راے صاحب بند میں افتادہ دلے"
۱۳۸۲ھ
- ۳ بنوشت منیر آہ چنیں سال وفاتش
تاریخ وفات حکیم مرزا شبیر علی خاں صاحب (لکھنوی) رساوشوکت تخلص از کلیم لکھنوی
"افسوس رزین الشعرا صاحب من ہائے"
۱۳۸۳ھ
- ۴ بنوشت کلیم از سن فوتش بہ مسیحی
تاریخ وفات منشی رستم علی رستم تخلص شاگرد مولوی عصمت اللہ نسخ از نسخ
"شبیر علی خاں بیباں زیب ارم شد"
۱۹۰۶ھ
- ۲ کلک نسخ نے بہر سال وفات
تاریخ وفات میر علی اوسط رشک تخلص شاگرد و نسخ از جناب اسیر
"لکھ دیا" انتقال رستم آہ
۱۳۸۸ھ
- ۲ گفت تاریخ سر اسیمہ دلم
ایضا از شیخ محمد جان صاحب شاد لکھنوی
"شد کجا میر علی اوسط رشک"
۱۳۸۷ھ
- ۲ الف بر شک فرزند سنین مرگش گیر
ایضا از صغیر صاحب لکھنوی
"چہار مرتبہ بے روے شک کن تکرار"
۱۳۸۷ھ
- ۳ ہاتھ غیب نداد ادب لے تاریخ
ایضا از منشی سید اسماعیل حسین منیر
"دیدار باب جہاں میر علی اوسط رشک"
۱۳۸۴ھ
- ۵ یافت از غیب چنیں مصرع تاریخ منیر
ایضا از جناب منیر شاگرد رشک
"عابد کامل و خاقانی عالم افسوس"
۱۳۸۳ھ
- ۲ گفتم بسنیں عیسوی سال وفات
تاریخ وفات نواب محمد علی خان بہادر رئیس جہانگیر آباد رشکی تخلص (ریونیو نمبر ریاست راپور) برادر
نواب اسحاق خاں صاحب بہادر رابق مدار المہام ریاست رام پور از میر مجروح دہلوی
"شاہنشاہ ملک نظم پودہ حق"
۱۳۸۴ھ
- ۴ پے منین وفاتش خرد بن فرمود
تاریخ وفات سید محمد مصطفیٰ عرف پیارے صاحب رشید تخلص مدارج اہلبیت از سید نہدی حسن لکھنوی
"بگوی رفت ز دنیا امیر ابن امیر"
۱۳۱۴ھ
- ۲ صدائے ہاتھ غیب است از سر بالیں
ایضا از مرزا کاظم حسین صاحب محشر لکھنوی
"فراق مدح میرای رسول و آل رسول"
۱۳۳۶ھ
- ۱۴ سن وفات پہ محشر سے کہہ اٹھا رضواں
"ہر ایک بیت پہ اک پاک گھر (میں ملا"
۱۳۳۶ھ
- ۳ تاریخ وفات مرزا شمشاد علی بیگ رضوان تخلص برادر خور و مرزا قربان علی ساک دہلوی شاگرد وغالب
از عالم ہمدار بگزشت
۲۹۸ھ
۱۳۳۶ھ
۱۳۹۳ھ

تاریخ وفات نواب واجد علی خاں رضوان تخلص دہلوی شاگرد میاں منیر
منیر این چنیں سال گزشتہ نوشتہ
تاریخ وفات مولوی غلام جیلانی صاحب رخصت ہام پوری مولف جنگ نامہ دہوڑا
از عنبر شاہ خاں عنبر و آشتہ

۵ ازاں بہر حساب سال نوشتہ بتاریخ دل خلد بریں شد

بہر ۸۰ سال بوقت چاشت دوشنبہ ۲۴ ذی الحجہ (ی) ۱۲۳۲ھ

تاریخ وفات نواب سعادت یار خاں رنگین دہلوی رنگین تخلص از نساخ
مرد رنگین سال ترجمہ

بہر ہشتاد سال (۱۸۳۵ء) ۱۲۵۱ھ

۵ ایضا از شاہ نصیر دہلوی تاریخ وفات رنگین دہلوی
کن قلم ادل سرید باز بے پاک این بگو
تاریخ وفات (مولوی) حبیب احمد رویت تخلص (رامپوری) استاد نواب شاہ جہاں بگیم صاحبہ
والیہ بھوپال از نساخ

۲ ملہم غلیبی پے سال وفات "رویت مرحوم بفر دوس" گفت

سہ شنبہ ۲۴ مارچ ۱۸۴۶ء بمصر سہیفہ ۲۵ جمادی الاول ۱۲۶۲ھ

تاریخ وفات مرزا مغل سبقت تخلص از شیخ امام بخش ناسخ

نوشتہ سال تاریخ ترجمہ "کہ مرد امنوس ہی امنوس سبقت"

۲ تاریخ وفات امیرالدولہ سعید الملک سر راجہ امیر حسن خاں بہادر ممتاز جنگ سحر تخلص کے سی ایس ۲۰ بی
دالی ریاست محمود آباد از میر مہدی صاحب کمال خلف میر ضامن علی جلال

۶ لکھ دواس طرح کمال ان کے سین حلت "بادۃ موت سے لبر نیوے یوں جام حیات"

بہر ۵۴ سال ۸ بجے صبح ۳۰ مئی ۱۹۰۳ء (شنبہ ۲ ربیع الاول) ۱۳۲۱ھ

تاریخ وفات مرزا حبیب علی بیگ سرور بکھنوی از منشی دیبی پر شاد سحر بدایونی

ہست جاری بزبان ہر کس "ہامی آمد الم درنت سرور"

تاریخ رحلت نواب معین الدولہ باقر علی خاں بہادر نافر جنگ سحر تخلص از منیر

نواب میں ہاتھ لگا مصرع تاریخ منیر "دارد گلشن فردوس گرامی نواب"

تاریخ وفات مرزا قربان علی بیگ سالک (دہلوی) شاگرد غالب از منشی غلام حسنین قدر

۲ مصرع تاریخ وصال اندر رجز بڈاں "نواب قربان علی سالک ہزار امنوس مرد"

تاریخ وفات مولوی نصیر الدین حمید مرحوم سامی تخلص منصف سلہٹ از مولوی عبدالغفور خاں بہادر نساخ

۲ پی سال ترجمہ اواز حساب بگفتا حسرت سامی بی نظیر

تاریخ وفات نواب نصر اللہ خاں بہادر سلطان تخلص کہ در عہد ریاست نواب (سید) احمد علی خاں بہادر مرحوم

سابق رئیس رام پور نائب ریاست بودند از مولوی عنبر شاہ خاں عنبر

یک ہزار و دو صد بیست و پنج
ماہ شوال بود بست و ششم
۲۲ نومبر ۱۸۱۰ء بم ۶۴ سال شنبہ (دی) ۲۶ شوال ۱۲۲۵ھ

ایضاً از اکبر شاہ خاں مسرت رام پوری
کہا ہا قف نے ندی افسوس
تاریخ وفات مرزا رفیع السودا سودا تخلص از شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی
گفتم سال وفاتش ناسخ
"شاعر ہندستان دادیلا"

۲۸ جون ۱۷۸۱ء پنجشنبہ ۲۴ رجب ۱۱۹۵ھ

ایضاً از مولوی عبدالغفور خاں بہادر نساخ
پی تر حیل سودا بے تردد
تاریخ وفات میر وارث علی سیفی تخلص از مولوی نساخ
نساخ برای سال تر حیل آہ
"وارث علی دقیقہ رس گفت سر دوش"

تاریخ وفات شیخ محمد جان (لکھنوی) شاد تخلص پیر و میر از منشی تجمل حسین تجمل استاد راجہ امیر حسن خاں بہادر
والی محمود آباد

تجمل سال رحلت کرد تحسیر
(بعارضہ قالج یک شنبہ ششم ربیع الآخر ۱۳۱۷ھ تدفین تاریخ ہفتم)

ایضاً از راجہ عنایت سنگھ عنایت لکھنوی
لکھنؤ خالی ہوا جاتا ہے جنت آباد
لکھو سمت میں عنایت زمر آہ و بکا
عیش کے بعد گئے شاد بھی اس عالم سے
"عیش ہی جب نہیں تو شاد یہاں کیا کرتے"

۱۹۵۶ء

ایضاً از کلیم لکھنوی

سال مرگش درین ہجری نو شتم ای کلیم
تاریخ وفات شاداں تخلص مرزا حسین علی خاں دہلوی ابن مرزا زین العابدین خاں مرحوم (دہلوی) عارف تخلص
از محمد عبدالغفور خاں بہادر نساخ

برفت آہ شاداں زدنیایے دہل
برای سن رحلتش خامہ ام
خدا یا مقامش بفر دس باد
رقم کرد شاداں فرخ نہاد

۱۲۹۶ھ

پنجشنبہ ۱۸ ستمبر ۱۸۷۹ء بم ۳۰ سال یکم شوال

تاریخ وفات منشی سید فضل حسین صاحب تعلقہ دار جلال پور شاعر تخلص صاحب دیوان از مولوی مظفر حسین صاحب سلیمانی
مظفر جو ہی فکر سال وفات
رقم کر ملا آج باغ ارم

تاریخ وفات آغا مرزا صاحب شاعری مرحوم (دہلوی) برادر (خورد) نواب فصیح الملک داغ دہلوی از محمود خاں صاحب
محمود تخلص شاگرد حضرت داغ مقیم رام پور

۴

غوش ہوا ای دوران بہشت

”آئے مرزا آغا خان“

۱۳۱۵ھ

۱۰۴۰ سال نصف شب جمعہ ۴ فروری ۱۸۹۸ء ۱۲ رمضان

تدفین بردار شنبہ اعظم مزار مولانا جمال الدین صاحب رام پور

ایضا

- ۲ کیا کوچ دنیا سے جب سوئے عقیقی
فرشتوں کی یہ بات محمود سن کر
تاریخ وفات (مولوی) عبدالرحمن خان صاحب مالک مطبع نظامی (کامپور) شاکر تخلص از منشی امیر اللہ صاحب کلیم لکھنوی
۲ رقم کرد تسلیم تاریخ فوت
تاریخ وفات جناب مفتی میر محمد عباس صاحب شاکر تخلص لکھنوی از میرضامن علی صاحب جلال
۳ خاک بر سر کرد و سال جلالتش گفہ جلال
”عالمی بمثل ادیبی بودنی ہمتای این“
۱۳۰۶ھ

تاریخ وفات جناب صاحبہ سید مصطفیٰ علی خان صاحب بہادر شہر تخلص (رامپوری سابق ہوم سکریٹری ریاست کامپور)
خلف صاحبہ سید محمود علی خان صاحب بہادر خلف عالی جناب نواب محمد یوسف علی خاں صاحبہ پورناظم
سابق فرمانروای رام پور از خواجہ صادق حسین صاحب صادق تخلص

۵ صادق خستہ دل نزد سال وفات نظم کر
”خلد میں ہی بجاہ اب روح لطیف مصطفیٰ“

بہر ۴۵ سال ۵۱ بجے شام شنبہ ۲ مارچ ۱۹۱۷ء ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ

تاریخ وفات منشی خیراتی لال شگفتہ تخلص لکھنوی از راجہ عنایت سنگھ

۲ فصلی میں یہ لکھے ہیں عنایت نے سال مرگ
”کہلایا پھول عمر شگفتہ کا ہاں اب“

تاریخ وفات مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی از کلیم لکھنوی

۵ سن جلالتش گفت ہجری کلیم
”شدہ درجنان شوق کامل بشوق“

بہر ۴۴ سال جمعہ ۲۵ نومبر ۱۹۰۴ء ۱۷ رمضان ۱۳۲۲ھ

تاریخ وفات مولوی قدرت اللہ شوق (رام پوری) از حکیم احمد خان صاحب فاحسر رام پوری

۲ دلم تاریخ گفت از روی افسوس
”سراج شاعری از بزم شدای“

تاریخ وفات شیخ الہی بخش اکبر آبادی شوق تخلص از ناسخ صاحب

۱ پنی سال وفات شوق ناسخ
”رقم زد غلام ام“ شوق سخن خیم

۱۳۲۱ھ

تاریخ وفات جناب مولوی غلام امام شہید صاحب (الہ آبادی) شہید تخلص کہ در مولود خوانی یکتے دہر بودند

و خاص عاشق رسول مقبول میرزا قربان علی بیگ سالک دہلوی

۵ آہ آریاب دہد پردہ طاری
”بہر ہوا ماتم امام شہید“

بہر ۱۰۰ سال چہار شنبہ بعد عصر ۱۲ شوال ۱۲۹۶ھ

- ۲ تاریخ وفات مولوی محمد بخش لکھنوی شہید تخلص از میر وزیر نور لکھنوی
نور تاریخ رحلتش بنوشت "در جہاں بود شاعر بیکتا"
- ۱ تاریخ وفات منشی کرامت علی شہیدی بریلوی، شہیدی تخلص از ڈپٹی عبدالغفور خاں بہادر نساخ
پے سال فوت کرامت علی "نہ شتم" شہیدی شاعران
- چار شنبہ ۱۸ اپریل ۱۸۲۰ء ۲ صفر ۱۲۵۶ء
ایضاً از عبدالغفور خاں
- ۲ گفت ہاتف مصرع سال وفات "جامع حسنات و ممتاز الزمان"
- ۲ تاریخ وفات نواب محمد مصطفیٰ خان بہادر دہلوی شیفتہ و حیرتی تخلص (دہلوی) از نساخ صاحب
نساخ مصرع از پے تاریخ نہ در قم "صد حیف حیف دای صدافسوس حیرتی"
- ۲ تاریخ وفات میر حسن صاحب (لکھنوی) صابر تخلص از کپتان مقبول الدولہ قبول
تاریخ ابن مصیبت غلطی قبول گفت "در چہلم حسین حسن رفتہ یاری دای"
- ۲ تاریخ وفات شاہزادہ محمد قادر بخش صابر دہلوی از محمد ناصر الہام تخلص
بتاریخ بالفتح و الہام می گفت "شہ شاعران زماں مرد ہی ہی"
- ۳ تاریخ وفات میر وزیر علی صبا لکھنوی شاگرد خواجہ حبیب علی اسد علی از منشی اسماعیل حسین انیس
مجھ سے رضواں نے کھی تاریخ رحلت انیسیر "مثل بوئے گل اجی پھنچی صبا ز دوس ہیں"
- ایضاً از غلام حسین تدر بلگرامی ۱۲۷۱ھ
- ۳ اشہب کل قدر سالش یافت "اد قتادہ صبا ز اسپ خود"
- ایضاً از جناب اسیر لکھنوی ۱۲۷۱ھ
- ۲ تاریخ وفات امین گشت رقم "اقتاد از اسپ شد صبا سوی ارم"
- از مرزا حاتم علی صاحب بہتر ۱۲۷۱ھ
- ۳ مصرع تاریخ سنو ہر سے "دور صبا گلشن جنت میں ہے"
- از مولوی عبدالغفور خان نساخ ۱۲۷۱ھ
- ۲ بے تردد بہر سال رحلتش خامہ من "دای درد غم مگشت"
- تاریخ وفات خواجہ عبدالرحیم معروت بہچامیاں صبا تخلص رئیس ڈھاکا از مولوی عبدالغفور خان نساخ
مصرع تاریخ خود نے کہا "داخل فردوس برین ہو گئے"
- ۲ تاریخ وفات نواب اشارت علی خان صدق رئیس میرٹھ از مولوی
عبدالجلیل خان صاحب صبور تخلص ۱۲۸۸ھ
- ۵ سن رحلت ادچہ پر سی صبور بگو "اد بجلد برین شد کمین"
- تاریخ وفات جناب صاحبزادہ سید محمد صفدر علی خان صاحب بہادر در خلف نواب جنت آرا مگاہ والی رامپور
شاگرد جناب امیر عینانی لکھنوی از منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی
- ۱۵ بگفتم زیاران چو اصرار رفت "ز دنیا امیر نکو کار رفت"
- ۱۳۱۰ھ

تاریخ وفات سید فرزند احمد صغیر بگرامی از حکیم میر ہمدی کمال خلف جلال
کلمہ نے لکھ دیا کمال اُن کی وفات کا یہ سال
۲

۱۱ مئی ۱۸۹۰ء دوشنبہ ۲۱ رمضان ۱۳۰۷ھ

تاریخ وفات مولوی عبدالباری فرید پوری صید تخلص شاگرد مولوی رشید البنی صاحب وحشت از مولوی عبدالغفور خاں نساخ
ایسی حالت میں ہوئی مجھ کو جو تاریخ کی فکر
۲

تاریخ وفات سید مظفر حسین ضمیر تخلص مرثیہ گو (لکھنوی) از جناب اسیر لکھنوی
گفت سال وفات او دل من
۳

۶ اکتوبر ۱۸۵۵ء شنبہ ۲۳ محرم ۱۲۷۲ھ

ایضا از مرزا حاتم علی صاحب مہر
ہجری و عیسوی لکھی تاریخ
۵

تاریخ وفات میر ضیاء الدین ضیا تخلص دہلوی از نساخ صاحب
سال نقل ضیا زردی حساب
۱

تاریخ وفات حافظ اکرام احمد مرحوم ضیغم تخلص (رام پوری) کہ مع اہل و عیال خود غرق شدند
از مولوی عبدالغفور خاں صاحب نساخ

میں نے لکھا مصرع سال وفات
بعر ۸۳ سال بمقام ڈھاکہ دک
۲

بہر تاریخ مرگش ای نساخ
دیگر تاریخ از نساخ
۲

تاریخ انتقال سید طاہر علی طاہر تخلص (فرخ آبادی) متوطن فتح گڑھ شاگرد صغیر از توابع جعفر خاں صفا
بہادر شمس آبادی

۲ روز یکشنبہ و سوم شعبان
۲

تاریخ وفات محمد سعادت علی خاں رسالہ طلعت تخلص (رام پوری) از حشمت علی خاں موجد خلف شان
دلیل نجاتش ہمیں است موجد
۲

پنجشنبہ ۲۷ مئی ۱۸۶۹ء بعمر ۶۲ سال ۱۴ صفر (ی) ۱۲۸۶ھ

تاریخ وفات سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہ دہلی ظفر تخلص شاگرد ذوق دہلوی
از محمد عبدالغفور خاں بہادر نساخ

سال ترجمہ لک از آسمان
ناگہاں "بخشایش اللہ" گفت
۲

۷ نومبر ۱۸۶۲ء جمعہ ۱۴ جمادی الاول ۱۲۷۹ھ

ایضا تاریخ وفات بہادر شاہ بادشاہ دہلی ظفر تخلص

سراج دین ابو ظفر مسافر دہ سوئے جنت ہوئے روانہ
کہ جس کے باعث منہ خوشی سے پھلک ہاتھ ایاغ دہلی
جلوس کا سال ہے سو اب مطابق اوسکے
سرش غیبی نے سال رحلت کہا "بجھا ہے چراغ دہلی"

تاریخ وفات مولوی ظہور علی ظہور (دہلوی) شاگرد احسان دہلوی از منشی منور علی صاحب رئیس قصبہ گنگوہہ مناسطہ بہ شمس اشعرا تلمیذ ذوق مرحوم

مولوی ظہور علی شاعر، میثال حیف خود بہ اجل چھاں چھاں سچے جاناں رسیدہ اند

۲۷۰ ۲۵۰ ۲۵۰ ۱۰۲۰۶

۲۰ یکہ ز دست بے سری وز غم ہجر جاوید شعر بخن ہنر فنون جو د بچان رسیدہ اند

تاریخ وفات راقم الدولہ سید ظہیر الدین ظہیر دہلوی شاگرد ذوق دہلوی از اختر سہارنپوری

۱۲ لکھنؤ مصرع سال اختر یہ کم کہ استاد ملک سخن چل دیے

ایضاً از غلام محمد خاں دانش تخلص عرف جاگیر دار شاگرد ظہیر

۱۱ سال رحلت لکھا یہ دانش نے اندون خلدیں سہ روح ظہیر

ایضاً از منشی پیارے لال صاحب رونق دہلوی

گفت تاریخ رحلتش رونق "آہ مرگ ظہیر نکتہ دان"

تاریخ وفات سید ظہیر حسین (قدوائی) از شیخ نظیر حسین قدوائی تعلقہ دار گدیہ ضلع بارہنچی

۲ برائے سال وفاتش نظیر قدوائی بگفت "جای خمد ظہیر مینو باد"

تاریخ وفات مرزا زین العابدین خان عارف دہلوی از مرزا قربان علی بیگ سالک دہلوی

۳ یوں کھی سالک نے تاریخ وفات "روئے دل پرداغ ہجر اں چھا گیا"

۱۸۵۲ اپریل جمادی الثانی ۱۲۶۲ھ

ایضاً از مولوی عبدالغفور خاں صاحب نسخ

۲ سال مرگش چو از خرد جستم "خلد اعلا مقام عارف" گفت

تاریخ وفات مرزا مچھو بیگ عاشق تخلص (کھنوی) از کلیم لکھنوی

۳ کلیم گفت بمن سال فوت او بنویس "ہزار و سہ صد ہجری ز عہد یازدہم"

تاریخ وفات مرزا دالاجاہ عاشق تخلص لکھنوی از میر ضامن علی جلال

جستم چو سال از تحال آمد صدک دل جلال "پیک اجل زود آمد برداشت دالاجاہ"

۲۸ نومبر ۱۸۷۲ پنجشنبہ ۲۶ ماہ صیام ۱۲۸۹ھ

ایضاً از سید حسن صاحب لطافت لکھنوی

۹ بوقت این غم جانکاہ سال ہجری بود "ہزار و صد و ہشتاد و نہ ماہ صیام"

(بعد نصف شب) ایضاً از منشی اسمعیل حسین صاحب منیر

۵ مصرع تاریخ مچھتا ہوں میں حق حق اے منیر "ما تم نواب دالاجاہ زخم دل ہے آہ"

ایضاً از میر وزیر لکھنوی

۲۰ حیف دالاجاہ بے دست و ششم ماہ صیام نا کہاں از دار دنیا مایل فردوس شد

نور تاریخ وفاتش چوں ز رضوان خواہم گفت با صوت خزین او داخل فردوس شد

تاریخ وفات جناب مولانا قلندر علی صاحب زبیری پانی پتی متخلص بہ عالم از خواجہ امداد حسین مرحوم تخلص بہ مظہر برادر مولوی الطاف حسین جالی

- ۶ گفت سال وفات او مطلعہ
تاریخ وفات منشی غلام عباس متخلص عباس شاگرد منشی اسماعیل حسین منیر
۱۲۹۳ھ
- ۳ ہو گئی غیب سے الہام یہ تاریخ منیر
تاریخ وفات میر تقی عباس متخلص از شیخ امام بخش ندخ
۱۲۹۱ھ
- ۲ تاریخ وفات او نوشتم یا رب
عباس بفرود بس کندش مدام
۱۳۰۳ھ
- ۱۵ تاریخ وفات مولوی عبید اللہ مرحوم میدنی پوری عبیدی متخلص سپر ٹنڈنٹ مدرسہ سٹوڈنٹس ہاؤس از مولوی عبدالغفور خاں بہادر ندخ
رفت ناگہ ز دہرا از سر آہ
۱۳۰۶ھ
- ۱ عدیل میر عوض علی صاحب خوشنویس اوتاد نواب خلد اشیاں طاب ثرا ہا از سید قاسم علی خواہان ساکن بریلی
۲ آہ سید عوض علی صاحب
قطع بخور نمود خوشنویسی را
- سال تاریخ ز درقم خیاں
تاریخ وفات منشی احمد حسن خاں صاحب عروج (رئیس کانپوری) از مولوی عبدالحق صفا وحقی متخلص
۱۲۹۸ھ ساکن رام پور
- ۴ ای صفا لکھ مصرع سال وفات
دسمبر ۱۸۹۲ء بر بھکان داماد خود بمقام آگرہ
۱۳۱۲ھ
- تاریخ وفات عزیز مرزا عزیز متخلص (لکھنوی) از خواجہ عزیز الدین عزیز لکھنوی
دار داین لوحہ بر زبان ہالت
۹ آہ جان ناگہان ز تن ہارفت
- تاریخ وفات نواب عبدالعزیز خاں عزیز بریلوی (رئیس بریلی حاکم رحمت خانی) فی البدیہ بعد دفن گفتہ شد
از نواب نیاز احمد خاں پوشش بریلوی
- ۲ "عزیز مصر سخن چل دیے علم جو آج
برائے سال تو اسے ہوش پہلے مصرعے
تو رنج و غم ہوا اتنا شمار جس کا نہیں
مٹا دے شرط کہ اس وقت کا اکل نہیں
- تاریخ وفات نواب عبدالعزیز خاں بریلوی خود شاعر کے ایک شعر کے مصرعہ ثانی سے مادہ تاریخ تخریج سے نکلتا ہے
جس کو حاکم رحمت خاں بہادر رئیس بریلی کے مقبرہ کے قریب عبدالرشید خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر فنڈ شاعر موصوف
نے قبر پر کندہ کرایا ہے
- ۱ ابراہیم برتبت من گمید و گمید
تاریخ وفات نواب عبدالعزیز خاں صاحب عزیز بریلوی از نواب سلیمان خان اسد شاگرد جناب اسیر
۱۳۰۹ھ
- ۲ تاریخ وفات آن عزیز دلہا
گفتہ "بود اور مقیم در خلد بریں"
۱۳۰۹ھ
- ۱۳ بنو شتم ز رزی بیستانی
بمصرن اہمال
۶۱۸۹۱
- تاریخ وفات مرزا یوسف علی خاں عزیز متخلص (دہلوی) از مرزا قربان علی بیگ سالک دہلوی
۵ بفکر سال ہی بودہ ام کہ سالک گفت
"عزیز یوسف مصر سخن" بگو سالش
۱۲۹۰ھ

تاریخ وفات میر غلام علی (بریلوی) عشرت مخلص (مصنف پرباوت) از کرم خاں کرم رلم پوری
بی خامہ کرم نے اس کی تاریخ
۲۹ جولائی ۱۸۲۱ء یک شنبہ (۲۸ شوال ۱۲۳۶ھ)

تاریخ وفات مرزا عظیم بیگ دہلوی عظیم مخلص از مولوی نساخ
از برائے سال تحصیل عظیم
تاریخ وفات شاہ محمد علی صاحب مجددی عمر مخلص ابن شاہ احمد سید صاحب از نساخ
سین رحلت اور کہ خواستہ نساخ
بگفت ہاتھ غیبی برفت شاہ عمر
۱۲۹۸ھ

۵ دسمبر ۱۸۸۰ء یک شنبہ ۲ محرم (تک)
تاریخ وفات مرزا عوض بیگ عوض مخلص شاگرد منشی اسماعیل حسین منیر
منیر اس کی لحد پر لکھ یہ مصرع
تاریخ وفات فدا علی عیش مخلص لکھنوی شاگرد میر کلوعرش از محمد جان شاد
شاد بز وچن پای قضا شد سال وفات چارمشت
نخل طوبی حلقہ جنت حور بہشتی عیش جان
بعر ۴۲ سال مارچ ۱۸۹۹ء (دو ذی قعدہ) بتاریخ ہشتم ۱۳۱۶ھ
ایضا از ایچ عنایت شاہ لکھنوی

تاریخ مرگ گفت عنایت بہ معجز
تاریخ وفات مرزا اسد اللہ خاں غالب (بہادر) دہلوی (استاذ نواب صاحب بہادر ناظم والی رام پور) از مرزا
قربان علی بیگ سالک (۱)

تاریخ ہم بحال چکے پڑھ بغیر فکر
حق منہرت کرے عجب آزاد مرد تھا
دوشنبہ ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء ۱۲ بیاب ۲ ذی قعدہ (ی) ۱۲۸۵ھ
تاریخ وفات مرزا غالب از منشی دیبی پر شاہ سحر بدایونی

ہے سحر یہ مصرع مرے لب پہ جاری
"دنیا سے آج چل دیا غالب بھی"
ایضا از عہدی حسین مجروح دہلوی شاگرد غالب
دیکھا جو مجھے فکر میں تاریخ کی مجروح
ہاتھ نے کہا "کنج معافی ہے تہ خاک"
۱۲۸۵ھ

ایضا از مرزا حاتم علی مہر
گفت ہاتھ پے تاریخ ای مہر
"بجناں غالب نامی آمد"
۱۲۸۵ھ

تاریخ وفات از منشی اسماعیل حسین صاحب منیر
تاریخ وفات اوچنین گفت منیر
"آہ افصح عہد و حیف ثانی حزمین"
ایضا از مولوی عبدالغفور خاں بہادر نساخ
۱۲۸۵ھ

(۱) یہ قطعہ تاریخ مرزا قربان علی بیگ سالک سے مؤلف کتاب نے غلط منسوب کر دیا ہے۔ دراصل یہ مولانا حالی کا کہا ہوا
ہے اور دیوان حالی مع مقدمہ مطبوعہ نامی پریس کاپنور ۱۸۹۳ء کے صفحات ۲۲۰ - ۲۲۱ پر درج ہے۔

- ۲ نسخہ من کہ جسم تاریخ انتقالش
گفتا سرور شفیق "مین الکمال غالب" ۱۲۸۵ھ
- ۲ ایضاً از میر وزیر نور صاحب لکھنوی
پے سال آن شاعر بے نظیر
فلک زندہ "آہ غالب بمرود" ۱۲۸۵ھ
- ۲ ایضاً از نواب نیاز احمد خاں ہوش بریلوی
کہا ہاتھ نے ہوش اب ہو ہے وہ
اسد بیشہ سخن سنجی ۱۲۱۵ھ
- ۱ تاریخ وفات میر فخر الدین دہلوی فخر تخلص از نسخہ
سال فوت فخر از ردی حساب
گفت ہاتھ "فخر دریائے کمال" ۱۱۹۶ھ
- ۲ تاریخ وفات منشی شکر دیال فرحت لکھنوی از راجہ عنایت
از ردی بکابل ہجری
گفت "شکر دیال فرحت" ۱۲۰۵ھ
- ۲ تاریخ وفات فیروز شاہ خاں فیروز تخلص ساکن رام پور شاگرد داغ دہلوی از تسلیم صاحب
ہمیں است تسلیم تاریخ فوت
"بیاض ارم باد ما دلے او" ۱۳۱۸ھ
- ۲ تاریخ وفات حکیم حافظ علی احسن صاحب قاصر تخلص (قادر علی وحشتی) ساکن رام پور از حکیم غلام حیدر خان صاحب
خلف ارشد حکیم صاحب مغفور
۲۴ اگست ۱۹۰۰/۲۴ ربیع الثانی (تک) ۱۳۱۸ھ
- ۲ بود وقت عصر دو شنبہ دہم ماہ صفر
تاریخ وفات مرزا مہدی علی خان قبول الدولہ بہادر (پشتان) مصاحب واجد علی شاہ بادشاہ اودھ اختہ تخلص
از مولوی عبدالغفور خان بہادر نسخہ
رفت از عالم حکیم عقلمند دے عدیل ۱۲۲۳ھ
- ۲ مصرع تاریخ نسخہ خزینے یوں کہا
"وای ہے ہے مر گیا مہدی علی خاں قبول"
۲۶ جمادی الاول ۱۲۷۶ھ
- ۳ تاریخ وفات منشی غلام حسنین (بلگرامی) قدر تخلص از غلام حیدر ارشد بلگرامی تلمیذ قدر
سند رحلت ادارہ منعم نوشت
"شہرردان قدر لبوے ارم اتا اللہ" ۱۲۷۶ھ
- ۵ تاریخ وفات سید غلام حسنین صاحب قدر از حسد لکھنوی
دیگر از ارشد صاحب شاگرد قدر
سال رحلت بدعائیز بگوائے ارشد
"بگلستان ارم قدر بود با حسنین" ۱۳۰۱ھ
- ۱ زدرقم سال وفاتش حمد صوری معنوی
تاریخ وفات سید غلام حسنین صاحب قدر از حسد لکھنوی
"در ہزار در صد یک قدر اند نیابند" ۱۳۰۱ھ
- ۱ بہار آخر ہوئی ہے قدر کی تربت پہ میلا ہے
خود قدر کے ایک شعر کے مصرعہ آخر سے مادہ تاریخی ملتا ہے اور وہ یہ ہے۔
"یہاں بیڑی بڑھلے کو ہر اک دیوانہ آتا ہے" ۱۳۰۱ھ
- ۱ تاریخ وفات شاہ قدرت اللہ دہلوی قدرت تخلص از نسخہ صاحب
سال تاریخ قدرت اے نسخہ
"داخل گلشن نعیم" بگفت ۱۲۰۵ھ

تاریخ وفات آفتاب الدولہ مہر الملک خواجہ ارشد علی خاں شمس جنگ قلعہ تخلص لکھنوی (شاگرد وزیر)
از راجہ عنایت سنگھ لکھنوی

۲ چو در خلد شد گفتم از روی ۵۲ "بہ مرگ قلعہ شد جہان را قلعہ"

۲۷ ذی قعدہ ۱۲۹۶ھ پنجشنبہ ۱۳ دسمبر ۱۸۷۹ء ۱۲۸۷ء

تاریخ وفات حکیم غلام مولانا بخش قلعہ ساکن میرٹھ از منشی گلاب سنگھ مشتاق

۲ بولامشتاق بے سرامید "حیف ہے اب سخن قیم ہوا"

۱۷ جولائی ۱۸۸۰ء ۱۲۹۷ھ

تاریخ وفات مولوی محمد عثمان خان صاحب بہار در (رامپوری) قیس تخلص کہ در عہد ریاست جناب نواب

کلب علی خان بہار در طاب ثراہ مدارا ملہام ریاست بودند از جناب امیر لکھنوی

۳ خواستم تاریخ سال فوت او گفت ہاقت "گشتہ شد بے جرم آہ"

بم ۲۳ سال ۱۱ ربیع الاول ۱۲۹۰ھ

ایضا از مولوی حبیب الدین سوزان دہلوی

۴ در تعلق عالم از سرور در بکا در آوازہ در قتاد کہ عثمان شہید شد

از مولوی عبدالغفور خاں بہار در شاخ

۲ سال فوتش چو از خرد جستم "۲ عثمان شہید شد گفتم"

تاریخ وفات نواب باقر علی خاں کامل تخلص (دہلوی) خلفہ نواب زین العابدین خاں عارف

برادر تسبی نواب ضیاء الدین بہار در نیرو خشان دہلوی از سالک دہلوی

۵ یہی نو جس ہے یہی تاریخ سن نوجوان باقر علی خان حیف ہے

تاریخ وفات مولوی سی علی میاں کامل تخلص لکھنوی از حکیم میر محمدی کمال لکھنوی

۱۰ کمال سال وفات علی میاں لکھ دو "خزان کا دور ہے کیا کل من علیہا فلان"

۱۳۲۲ھ

ایضا از حکیم صاحب لکھنوی

۵ سال فوتش نظم کردہ در سن ہجری حکیم بچوں مہ کامل بود کامل بعیش با دقلد

تاریخ وفات کرم خان صاحب کرم رام پوری (شاگرد غفلت) از احمد خان غفلت اخون زادہ

۷ طلب اس خدمہ و ثانی کا کیا سال وصال آئی ہاقت کی یہ آواز کہ "خوش فکر ہوا"

۲ مارچ ۱۸۳۸ء (۶۷ برس ضیق بمرا ۶ سال بوقت ظہر یکشنبہ ۷ ذی الحجہ ی) ۱۲۵۳ھ

تاریخ وفات خواجہ کرامت اللہ پانی پتی کرامت تخلص از سالک دہلوی

۵ بہ سالک گفتم این سال وفاتش "کرامت از جہان شد آہ امرو"

تاریخ وفات نواب محمد کریم اللہ خاں کریم تخلص (رام پوری) از اکبر شاہ خاں در حث

۲ کبھی تاریخ دل نے کھینچ کر آہ "کریم اللہ خاں نواب انوس"

۱۲۳۷ھ

۱۷ یہ اعداد سہو غلط درج ہوئے ہیں۔ معرغ سے ۱۲۹۳ھ نکلتے ہیں اور یہی صحیح تاریخ وفات ہے۔ عرشی (حاشیہ مخطوطہ)

تاریخ وفات صاحبزادہ کفایت اللہ خان کفایت (رام پوری) ابن نواب نصر اللہ خان بہادر از عمیر شاہ خاں صاحب عمر
بیک ہزار و دو صد سال ہجریست و ہشت
بہ بست پنجم ماہ صفر بہ جنت رفت
بمقام رام پور ۲ فروری ۱۲۲۸ھ
بمقام رام پور ۲ فروری ۱۲۲۸ھ

تاریخ وفات سید محمد مہدی صاحب کمال خلع میرضامن علی صاحب جلال از نواب
جعفر علی خان صاحب بہادر جعفر تخلص رئیس شمس آباد
رفت چو زیریں گفت مورخ چنین
”باہ صفر بادوم گشتہ زوال کمال“

۱۳۲۹ھ

بمقام رام پور ۲ فروری ۱۲۲۸ھ (تک)

از سید انوار حسین صاحب عرف منجو صاحب لکھنوی شاگرد جلال

اس کش مکش میں آبی صدا سے سرش غیب
”بعد جلال ہو گیا حاتم کمال باے“
ایضا از مولوی سید محمد حسن صدیقی محسن تخلص بدایونی

۱۳۲۹ھ

تاریخ یہ ہوئی ہے وفات کمال کی
تاریخ وفات خواجہ اسد اللہ کوکب تخلص ہاشندہ ڈھاکا از مولوی عبد الغفور خاں شاخ
”عہد کمال شاعری دنیا سے اٹھ گیا“

۱۳۲۹ھ

بہر سال انتقالش از فلک
گفت با تفت خواجہ شیریں کلام

تاریخ وفات محمد تفضل حسین خاں کوکب تخلص (پہلوی) از سالک دھلوی

گفتش سال وفاتش چیست گفت
چون نویسم سال آن خاتم لبر

۱۲۹۰ھ

دیگر از مرزا قربان علی بیگ سالک

گفت سالش بگو دیگر یان باش
گفتم از دی کہ ”سخت ببردی“

۱۲۹۰ھ

تاریخ وفات کوکب شاعر (لکھنوی) از منشی لال چنداں لکھنوی

انس تاریخ وفاتش چو ز با تفت پرسید
گفت ادب ادب دل صبر دار غروب کوکب

۱۲۹۰ھ

تاریخ وفات شیخ فضل احمد کیف لکھنوی شاگرد و دانش از منشی اشرف علی اشرف لکھنوی

اشرف زبان پہ مصرع تاریخ آگیا
کیف شراب موت سے ہے آنکھ بندھائے

۱۲۹۲ھ

ایضا از خواجہ عزیز لکھنوی

فضل احمد چو رفت با تفت پرسید چو رفت و تو اے کیف لکلا
گفتا کہ بامت گنگا ”فضل احمد بد بہر کیف“

۱۲۹۲ھ

ایضا از تسلیم صاحب لکھنوی

گفت تسلیم بہر سال وفات
”با محمد خدا ہے حشر کند“

تاریخ وفات فقیر محمد خاں گویا تخلص (ملیح آبادی) از نواب غلام حسین خان شاہ جہان پوری

روئے دل از سخن نہفت حسین
”ہاے گویا دریغ“ گفت حسین

۱۳۲۶ھ

موجود گویا بہفت از عالم

لیک سال وفات آن مرحوم

تاریخ وفات سید حسن صاحب لطافت تخلص (لکھنوی خلع امانت) از جناب منشی امیر محمد صاحب امیر بیانی لکھنوی

پے سال رحلت بہر سو دید
ہم از مصرع سال افادت کشید

خرد چوں وفات لطافت شنید

گزشت از شمار جود و نقاط

- ۳ پس آنکہ بگفتا کہ بشنوا میر لطافت . بحد لطافت رسید
ایضاً از سید عباس حسن فصاحت کھنوی
(۱۳۲۸ھ تا ۱۳۰۱ھ)
- ۶ ناگہ دل گفت سال ہجری "بودہ جان سخن لطافت"
ایضاً از مرزا محمد حسین صاحب فراست خلف لطافت
لکھ فرست یہ مصرع تاریخ "مر گیا آہ بادشاہ سخن"
(۱۳۰۱ھ)
- ۲ رقم کر پے سال ہجری کلیم "فت آج بمثل شاعر ہوا"
تاریخ معرثیہ در حالات وفات میر ہدی حسین مابہر کھنوی شاگرد جناب امیر کھنوی از مولوی مرزا محمد ہادی صاحب عزیز کھنوی
سال فوتش را بحسن تعمیم دام نشان
داخل خلد بریں شد مابہر معجز بیان
(یوم النہیس یا نذرہ ربیع الآخر) (۱۳۲۵ھ)
- ۲ تاریخ وفات مولوی محمد حسن صاحب کاکوروی از مولوی حسن رضی شفیق عماد پوری تلمیذ جناب امیر مینائی کھنوی علیہ الرحمۃ
از حردت معجمہ گفتم شفیق "شاعر شیریں سخن جا دو کلام"
(۱۳۳۳ھ)
- ۷ شر رہے مخبر سال وفات یہ مصرع "چراغ کعبہ سے پر نور یہ لحد ہے آج"
تاریخ دیگر از شر صاحب کاکوروی
(۱۹۱۵ء)
- ۲ گفت ہاتھ از پے سال وفاتش آشر "مولوی حسن وکیل و شاعر دربار پاک"
تاریخ وفات مرزا حسین علی محنت تخلص (کھنوی) شاگرد شیخ امام بخش ناسخ از ناسخ
(۱۳۳۴ھ)
- ۲ دلا تلمیذ من محنت تخلص ز دنیا کرد رحلت والے افسوس
نو شتم سال تاریخ رحلتش کہ شد بر باد محنت والے افسوس
(۱۲۳۵ھ)
- ۲ تاریخ وفات مولوی محمد علی مخور تخلص شاگرد نساخ از نساخ مصرع سال نقل یون لکھا
"داخل جنت نعیم ہوئے"
تاریخ وفات حکیم اشرف علی مست تخلص رئیس سہٹ از نساخ
(۱۲۷۹ھ)
- ۲۷ شدن این واقعہ از صبر گاہ؟ حیف ز اشرف علی مست آہ
دیگر از نساخ صاحب
(۱۳۰۲ھ)
- ۲ سال رحیل خامہ نساخ دلفگار "مست مے طریقہ توحید زورقم"
تاریخ وفات میر سید فرزند علی مسلم تخلص ساکن کلکتہ شاگرد ضعیف از نساخ
(۱۳۲۰ھ)
- ۲ میں نے یہ تاریخ کہی ہے "مسلم ہے اب داخل جنت"
تاریخ وفات حکیم مسیح الدولہ بہادر در کلکتہ مسیح تخلص (کھنوی) از جناب امیر مرحوم
خبر منتشر مرگ مسیح الدولہ
تاریخ ہجری ۱۲۷۹ھ
- ۲ سال تاریخ ہمان وقت برآمد زولم "آہ آہ از خبر مرگ مسیح الدولہ"
(۱۲۷۵ھ)

دیگر از جناب اسیر لکھنوی

- ۲ آمدند اے غیب بتایں قوت او
تاریخ وفات نواب باقر علی خاں عرت نواب بنے میاں مرحوم مشاق تخلص (لکھنوی) از سید محمد علی کمال لکھنوی
کمال لکھ دو یہ مشاق کے سنین وفات
۱۳۲۲ھ
- ۳ ایضاً از کلیم صاحب لکھنوی
مصرع سال وفاتش سن ہجری ست کلیم
تاریخ وفات سید حسین مطہر تخلص برادر سید اسماعیل حسین منیر از منیر
حاجت نہیں ہے مصرع تاریخ مرگ کی
تاریخ وفات سید محمد جمال شاہ صاحب مظلوم تخلص کہ در ریاست رام پور باغی خرمابہ در مرزا ارشد کندرہ است
از مولوی محمد کریم اللہ خان خوش نویس ریاست رام پور کریم تخلص
بہ تسخیر ملک یقین ای کلیم
۱۱ اگست ۱۸۷۹ء (دوشنبہ ۲۸ شعبان) ۱۲۹۶ھ
- ۲ تاریخ وفات مرزا منظر صاحب جاجانان رحمۃ اللہ علیہ (دہلوی) از مرزا فیض السودا
تاریخ زردی در دیہ من کے کھی
سودا نے کہ "ہاے جان جانان مظلوم"
تاریخ وفات خواجہ امداد حسین منظر (پانی پتی) از منشی مولوی الطاف حسین حالی پانی پتی
سلام علی عباده الذین اصطفی
- ۱ تاریخ وفات مرزا وحی علی خاں منظر تخلص لکھنوی کہ در ریاست رام پور در عہد عالی جناب معالی القاب نواب
سید سر محمد حامد علی خان صاحب بہادر و دام اقتبالہم و ملکہم ملازم بودند از عزیز لکھنوی
بنوشت سال رحلت او خامہ عزیز
"مرزا وحی علی بہ جنان رفتہ از جہان"
۱۳۲۷ھ
- (بلوقت صبح ۲۷ رجب)
- ۵ ایضاً از عالم لکھنوی
گفت عالم سال ہجر آن جناب
"رفتہ عرفی جہان عالی نسب"
۱۳۲۷ھ
- ۷ ایضاً از سید اعجاز حسین اعجاز لکھنوی
گفت اعجاز سنین وفاتش
تاریخ وفات نواب الہی بخش خان صاحب معروف دہلوی از ناسخ
۱۳۲۷ھ
- ۲ گفت تاریخ وفات او ہالفت
تاریخ وفات میر نظام الدین سوئی پتی متخلص ممنون از ناسخ
"ساکن جنت برین معروف"
۱۳۲۷ھ
- ۲ برائے سال تاریخ وفاتش
ایضاً تاریخ میر ممنون دہلوی نام تاریخ گو معلوم نشد
"شاعر شیریں زبان ہند" تاریخ وفات
۱۳۲۰ھ
- ۲ مزہب عقل بر دم گفت آنکہ پیر عقل

تاریخ وفات مرزا بیگ صاحب منہتی تخلص شاگرد خواجہ حیدر علی آتش از نواب میر خیرات علی خان صاحب
بہادر سخی تخلص رئیس حیدر آباد دکن تلمیذ رشید منہتی صاحب مرحوم
دھیان تاریخ کا آیا جو سخی

تاریخ وفات مولوی منصب علی خاں صاحب منصب تخلص رئیس شاہ آباد شاگرد مولوی امیر علی صاحب
شہید معرکہ اجودھیا از مولوی مظفر حسین صاحب مظلوم
منظف بہر تاریخش نہادش

تاریخ وفات (مولوی) سید منصور علی صاحب منصور تخلص (راہپوری) از مولوی عبدالحق صفا و حق تخلص
مصرخ تاریخ لکھ دو تم صفا
"بجنت رفت دانا فی زمانہ"

تاریخ وفات سید اسماعیل حسین صاحب منیر شکوہ آبادی شاگرد رشک
از مولوی مظفر حسین صاحب سلیمانی مظفر تخلص
انتقال منیر عالی قدر

مقام رام پور بعارضہ ہیضہ جمعہ ۱۳ اگست ۱۸۸۰ء ۵۶۱۸۸۰ رضا ۱۲۹۷ھ
ایضا از مولوی عبدالحق صفا و حق تخلص

صفا صامت بنوشت سال وفات
تاریخ وفات میر فرزند علی موزون تخلص از عبد الغفور خان بہادر نساخ
چو موزون مرد تاریخ وفاتش
تاریخ وفات حکیم مومن خاں صاحب مومن دہلوی از نساخ
نساخ فکر سال تاریخ میں نہ رہ تو
دیکر تاریخ وفات حکیم مومن خان صاحب از نساخ

بہر سال حلتش کلک قضا
تاریخ وفات مرزا زین العابدین خان عارف و میر حسین تسکین و حکیم مومن خان دہلوی
از مرزا قربان علی بیگ سالک دہلوی
کہا دل نے کہ داخل ہو گئے سب

تاریخ وفات میر نواب مونس لکھنوی از سید حسن صاحب لطافت خلف امانت
بہر سال اعداد مونس را بغیر صفر گیسر
داد کن مقلوب بیم دلون بہم سین را دچندر

۱۱ دسمبر ۱۸۷۵ء بعارضہ جمع القلب شب جمعہ ۱۲ شوال ۱۲۹۲ھ
ایضا از منشی اسماعیل حسین منیر شکوہ آبادی

میں نے یہ تاریخ پائی اے منیر
"ذکر نامی مولا افسوس ہاے"

ایضاً از حکیم لکھنوی

گفت بوده مدح خوان بادشاہ کر بلا

۱۲۹۲ھ

تاریخ وفات حکیم محمد بخش مہجور لکھنوی مصنف نورتن از نساج

گفت دل بساکن باغ مینو

تاریخ وفات مرزا حاتم علی صاحب مہر تخلص اوستاد تسلیم سہسوانی از تسلیم سہسوانی

اے غم مہر تو ہے سال وفات

۱۲۹۶ھ

ایضاً تاریخ وفات مرزا حاتم علی مہر از سید محمد ہادی وحید تخلص خلف کلان خواجہ حید علی آتش

وحید از سر آہ تاریخ گفت

۱۲۸۷ھ

تاریخ وفات میر محمد تقی میر تخلص (دہلوی) از میان مصحفی مرحوم

"حق میں اس کے موافق آج"

۱۲۲۵ھ

ایضاً از شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

"دادیلا مرد مشہر شاعران"

۱۲۲۵ھ

ایضاً از مولوی عبدالغفور خاں بہادر نساخ

"مقیم گلستان جنت ہوے"

۱۲۲۵ھ

تاریخ وفات صاحبزادہ سید محمود علی خان بہادر نادر تخلص (راہ پوری) کہہ رتدن (انتقال فرمودند) خلف علیجناب

نواب متلی القاب نواب سید محمد یوسف علی خان بہادر سابق والی رام پور از نواب

محمد جعفر علی خان بہادر رئیس سہس آب و عرفیہ صاحب

"شہر رتدن یوم شنبہ ماہ ذی الحجہ نہم"

۱۳۲۶ھ

ایضاً از نواب جعفر علی خان بہادر

"نواب دین پناہ فرشتہ خصال ہلے"

۶۱۹۹

جعفر بگفت مصرع تاریخ رتدن

(۲ جنوری)

تاریخ وفات مرزا عباس بیگ نادر تخلص ملازم نواب صاحب باندہ از منیر

مصرع تاریخ گفت اے منیر

۱۲۹۲ھ

تاریخ وفات مولوی سید نجم الدین نادر تخلص رئیس آٹ گانون ضلع ممبسنکہ از

عبدالغفور خان نساخ

رفت چون از جہان بسوی عدم

تاریخ وفات شیخ امام بخش ناسخ تخلص (لکھنوی) از شیخ کرامت علی اظہر

"شاہ زلفیم سخن آمدہ"

۱۲۵۲ھ

ایضاً از میر علی اوسط رشک تخلص شاگرد نساخ

"مرقد ناسخ اعجاز بیان دادیلا"

۱۲۵۲ھ

رشک تاریخ پے لوح مرادش گفت

ایضاً از کتاتان مقبول الدولہ مقبول شاگرد نسخ

"رفت از جهان استاد ما"

۱۲۵۳ھ

ایضاً از مرزا حاتم علی مہر ساکن آگرہ

"ناسخ ازل سے بندہ شاہ تجار ہے"

۱۲۵۳ھ

ایضاً از مولوی عبدالغفور خان نسخ

"درد و غم گفت ہا تف غیبی"

۱۲۵۳ھ

ایضاً از میرزا نیر شاگرد مرزا فتح الدولہ برقی

"ہم استاد و سخن بیان بودہ"

تاریخ وفات عالی جناب علی القاب نواب سید محمد یوسف علی خان بہادر فردوس مکان

طاب ثراہ سابق فرمان رواے دارالریاستہ رام پور از جناب منشی امیر احمد صاحب امیر بیانی لکھنوی

"مسند آراے جنان شد یوسف دوران من"

۲۱ اپریل ۱۸۶۵ بم ۵ سال ۸ ماہ ۲۵ دن برص سرطان ۲۲ ذی قعدہ / یوسف نصف انہارہ (ی) ۱۲۸۱ھ

ایضاً از میرزا من علی صاحب جلال لکھنوی

جلال خسرو جان نے گی رقم تاریخ رحلت کی

"جہان سے آہ سبیل ہنر کا قدروان اودھا"

۱۲۸۱ھ

ایضاً از نیا ز احمد خان ہوش بریلوی

"ہوے ہیں ناظم ملک بقادہ"

تاریخ وفات میرزا محمد علی صاحب نجف تخلص شاگرد میرزا محمد علی صاحب صبا ساکن شاہ آباد

ضلع اودھ دوست جناب امیر بیانی لکھنوی از مولوی مظفر حسین صاحب سلیمانی مظفر تخلص

"گفت والا منزلت جنت نصیب ہل کمال"

تاریخ وفات صاحبزادہ سید مہدی علی خان بہادر نجف تخلص (رام پورہ) از میان منیر

"امیر سخنی کی یہ ہے قبر آہ"

۱۲۸۹ھ

۲۹ نومبر ۱۸۷۲ بم ۱۲ سال جمعہ ۲۴ رمضان (ی)

ایضاً از عبدالغفور خان بہادر نسخ

"رقم زدہ" مقاشش میان بہشت

۱۲۸۹ھ

تاریخ وفات مولوی تدر احمد صاحب نذیر محمد (دہلوی مترجم قرآن شریف) از سید قمر الدین احمد قمر سندی

"بے سرو پا ہیں علم و فضل داثرہ"

۱۳۳۰ھ

بعارضہ فالج جمعہ یوقت شب ۳ ربیع الثانی

تاریخ وفات مرزا اصغر علی خان صاحب نسیم دہلوی از منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

شاگرد نسیم دہلوی

"ناظم ملک معافی ہے ہے"

۱۲۸۲ھ

پنجشنبہ ۱۲ رمضان

منہ سے نکلی دم شیون تاریخ

۵

۵

۱

۲

۶

۲

۵

۵

۵

۲

۱۲

۲

تاریخ وفات مولوی شبیر حسین نسیم بھرپوری شاگرد نواب مرزا خان داغ دھلوی
از ابوالفتح سیما صاحب صدیقی دارائی اکبر آبادی
پہلے تو خوب رد کئے وہ پھر سینہ کوٹا کر
بقیہ یہی ہے قبر نسیم بھرپوری
اقتباس از مصنف صاحب

۱۳۲

سیما بکل ہوا جو مراکب جگہ گزر
پوچھا جو میں نے اس سے یہ کس کا مزار ہے
تاریخ وفات شاہ نصیر دھلوی از شاہ بہار الدین متخلص بشیر سجاده نشین درگاہ نبیرہ شاہ نصیر دھلوی
مصرع تاریخ گفت آنگہ بشیر
تاریخ وفات میان نظام شاہ صاحب نظام تخلص (رام پوری) از محمود خان صاحب محمود تخلص
شاگرد نواب نصیح الملک داغ دھلوی
ہذا معاملہ گزنی کا خاتمہ محمود
میاں نظام گئے ہاے ہاے نیاسے

۲

۲

۳

۱۲۸۹ھ

۲۵ شعبان ۵۰ ہجری ۱۸۸۲ء

ایضاً از مولوی مظفر حسین صاحب سلیمانی مظفر تخلص

نظام نام آدھ

۱

۱۲۸۹ھ

تاریخ وفات نظیر اکبر آبادی از مفتی غلام سرور لاہوری قسری
ہم بخوان "بی نظیر والا جاہ"

۲

۱۲۱۹ھ

۱۲۱۹ھ

تاریخ وفات حافظ نعمت اللہ اعظم مشہور کلکتہ نعمت تخلص شاگرد رشید مولوی عصمت اللہ
از محمد عبدالغفور خان نساخ

۲

پے سال ترحیل نساخ مخزون
تاریخ وفات میر خورشید علی نفیس تخلص (لکھنوی) خلف انیس از سید محمد مہدی ضاکر
لکھ دو تاریخ مرگ تم یہ کمال
رقم کرد "وا حسرتا نعمت اللہ"

۶

۱۳۱۸ھ

۵ مارچ ۱۹۰۱ء

ایضاً از کلیم صاحب لکھنوی شاگرد لدن صاحب خورشید
بھری کلیم کرد سن جلالتش رقم
تاریخ وفات عالی جناب مستطاب غفران پناہ نواب سید محمد کلب علی خان بہادر
ملقب بہ خلدآشتیان طاب ثراہ سابق فرمان رواے دارالریاستہ رام پور
از جناب نشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی اوستاد حضور ممدوح الصدر

۲

در هزار و دویست و هشتاد و یک مندر نشین
بست دهم چارشنبه بود ساعت چارمین
ذوق دین می داشت از دنیا برانداخته متین
خواجه طایفه ای اسلام امیر المومنین
۱۳۰۴ هـ

در هزار و دویست و پنجاه پیرا گشت شد
در هزار و دویست و چار از جمادی الاخره
ناگهان زد کوس رحلت سوسه دار آخرت
نقش کن از خامه حسرت سر لوح قزار
۲۳ مارچ ۱۸۸۷

۳۱

ایضا از حکیم میرزا من علی صاحب جلال لکهنوی
جلال این مصرع تاریخ سال انتقالش گفت
تاریخ وصال شاه نیاز احمد صاحب بریلوی رحمه الله علیه از شاعر ایران
سال وصالش هاتقی گفت از غیب
۱۰ اکتوبر ۱۸۳۲ جمعه
۶ جمادی الثانی ۱۲۵۰ هـ

۲

۶

تاریخ وفات ابضیاء الدین احمد خان صاحب بهادر در نیر و خشان تخلص (دلهوی)
از میر محمد سراج دلهوی

آب پانی دمی ده رفتی شهر دلی
ایضا از مولوی الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی
بهر تاریخ به گیاره خوب به هاتف کاتال
۱۳۰۲ هـ

۸

حداد که ضیاء الدین احمد برست
از طاق دزایوان و بزم و جلسا
۹۲ ۳۹ ۶۸ ۸۰
۶۹۲

۲

ایضا از مولوی عبدالغفور خان بهادر نساخ
کمره عطاء و نوا غمزه نساخ را
نیم قدسی تزار رفت بعد از سال
۱۳۰۲ هـ

۷

ایضا از میرزا من علی صاحب جلال لکهنوی
لکھ دو به جلال سال رحلت
تاریخ وفات قاری میر محمد رضا نیسان تخلص از کلیم لکهنوی
۱۳۰۲ هـ

۴

لکھ مصرع سال پیری کلیم
تاریخ وفات مولوی منشی فیصل رسول صاحب تعلقه داره دانه پیری استثنیٰ کشتن
و مجسٹریٹ سندیل و اسطی تخلص از تدبیر الموده مدبر الملک جناب منشی سید ظفر علی صاحب بهادر جنگ
اسیر لکهنوی استاد و اسطی
۱۳۰۲ هـ

۲

حسرت تاریخ بهر جان دین گفت
تاریخ دیگر از جناب اسیر لکهنوی
که رنگ از لاله بود از گل بدر رفت
۱۲۹۲ هـ

۷

تاریخ سال عیسوی گفت اسیر
تاریخ وفات مولانا حافظ رشید النبی (مجددی) مرحوم و حشت تخلص ساکن رامپور مفتی عدالت دیوانی
هوگی از مولوی عبدالغفور خان بهادر نساخ
۱۳۰۴ هـ

۲

- ۲ فکر تھی تاریخ کی کلک نے مصرع لکھا
تاریخ وفات خواجہ وزیر لکھنوی شاگرد شیخ تاسخ از جناب اسیر لکھنوی
۱۲۷۲ھ
- ۲ کی رقم کلک نے صفحہ پر تاریخ وفات
خواجہ عالم امداد پوری جان فانیہ
۱۲۷۰ھ
- ۶ بے سرو پا تمام شہر بے سال
ایضاً از مولوی عبدالغفور خان تاسخ
۱۲۷۰ھ
- ۲ یوں کہا میں نے مصرع تاریخ
داخل جنت نعیم ہوا
۱۲۷۰ھ
- ۵ گداشت ادب و جہان را نوشت سال قبول
ایضاً از کپتان مقبول الدولہ بہلول قبول تخلص
۱۲۷۰ھ
- ۵ کرتا ہوں نالے پڑھ کے یہ مصرع سال فوت
ایضاً از سید ہادی علی صاحب بنحو لکھنوی شاگرد خواجہ میر وزیر
۱۲۷۰ھ
- ۳ عیش میں شعر و غزل سوگ میں تاریخ مرگ
تاریخ وفات سید خواجہ ناصر وزیر تخلص دہلوی از مولوی الطاف حسین صاحب حالی
غیب سے آئی ندا "خلیق میں ناصر وزیر"
۱۲۹۰ھ
- ۱ سین رحلت و سعت کرم گفت
سین زادل جمادی معبدش خلد
۱۲۷۶ھ
- ۷ دیکھ کر منہ اہل ماتم کا کہا سالک نے سال
تاریخ وفات محمد سرفراز علی صاحب و صفی از مرزا قربان علی بیگ سالک دہلوی
۱۲۹۵ھ
- ۲ آرام کو دی سر و دشمنی نے مصداق
دنیا سے گئے حکیم عہد الہادی
برہم ہوئی اہل علم کی محفل آج
جنت میں ہوئے جا کے قافل آج
۱۳۳۲ھ
- ۲ تاریخ وفات گفت تاسخ
تاریخ وفات حید علی ہاتف تخلص از شیخ امام بخش تاسخ
۱۳۳۲ھ
- ۵ انوس ہلال از میں جہاں رفت
شیریں تخی بشاعران بود
جستیم چو اسے صغیر تارین
بنویس دد حیرت از سرو پا
اعداد حروف چون دہشتم
۱۳۳۲ھ
- دل در غم ادب اضطراب است
دیوان کہ از دست خوش کتاب است
دل گفت حیات چوں حباب است
پانی ز حباب عنبرق آب است
یک یک گم شد ہیں حباب است
۱۳۳۲ھ

تاریخ وفات نواب نیاز احمد خان ہوش بریلوی شاگرد جناب منشی مظفر علی خاں نقاش بہادر
اسیر لکھنوی از راجہ عنایت سنگھ
از ردی الم کہو عنایت تاریخ
۰۲ "جنت کو گئے نیاز احمد خان دے"

۱۳۰۹ھ

تاریخ وفات آغا جوح صاحب ہندی تخلص ساکن لکھنؤ بنیرہ نواب شجاع الدولہ
کہ در عہد عالی جناب نواب سید کلب علی خان بہادر خلد آشتیان سابق
فرمان روائے رام پور ملازم ریاست پور وندہ از حکیم میرضامن علی صاحب جلال لکھنوی
تاریخ جلال نے لکھی رحلت کی
آغا جوح گئے جہاں کو صید و بے

تمام شد

۱۰ ذی الحجہ

۱۳۳۹ھ

در سٹڈیونگ اور ہوٹری یارن

کی

ضروریات کی تکمیل کے لئے یاد رکھیے

حرف آخر

کیپور پن KAPUR SPUN

ہی جے

تیار کر رہا

کیپور پنٹنگ ملز، ڈاکھانہ ران، اینڈ سلک ملز، امرتسر